

معصومین کے علم غیب پہ خمسہ مجالس عزا

الحمد لله

سلطان العلماء

علامہ غصنفر عباس ہاشمی تونسوی







نام کتاب	:	الغیب
مقرر	:	علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی
مرتب	:	فرقان حیدری
ناشر	:	ون ٹین بکس
کمپوزنگ	:	عمران شیخ
مطبع	:	تنویر رضا
پروف ریڈنگ	:	میر حسین حیدر تھکم
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	Rs: 230/-
سال اشاعت	:	November 2013
پیشکش	:	منور حسین (سلطان العلماء اکیڈمی)



ONE TEN
BOOKS

www.onetenbooks.com

One Ten Books

Head Office: B-8, 4th Floor, Ali Centre, Block 13-C, Plot No. SB-7,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi, Pakistan

Phone: +92 213 481 9283 +92 213 481 9284 Fax: +92 213 482 1053

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
jabir.abbas@yahoo.com

انتساب

إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا
وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ

مُبِينٍ

کی حقیقت کے نام

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
jabir.abbas@yahoo.com

فہرستِ مجالس

01 پہلا خطاب

23 دوسرا خطاب

48 تیسرا خطاب

71 چوتھا خطاب

91 پانچواں خطاب

www.ziaraat.com
Sabeel-e-Sakina
jabir.abbas@yahoo.com

عرض ناشر

بسم الله الرحمن الرحيم

لاکھ احسان ہے بقیۃ اللہ کا کہ جس نے حقیر کو اس قابل بنایا کہ وہ آپ کی خدمت میں ایک اور کاوش لاپایا۔ یہ اُس کا کرم ہی ہے کہ حقیر کے قلم کو اتنی وسعت حاصل ہوئی کہ اس نے العلم کے تذکرے کی جسارت کی۔

اور آپ سب کا بھی تہہ دل سے مشکور و مشکور ہوں کہ آپ نے حقیر کی دیگر کاوشات کو سراہا اور خاک کر بلا و حقیقت بیت اللہ کو بے انتہاء پسند فرمایا

سلطان العلماء کی تقاریر مرتب کرنے کا جو یہ سلسلہ میں نے شروع کیا ہے یہ کتاب اُس کی چوتھی کڑی ہے یہ نمسہ ”الغیب“ جو آج سے آٹھ سال پہلے ایک مجموعہء مجالس میں شامل رکھتے ہوئے شائع کیا گیا تھا اسے دوبارہ تہا چھاپ کر منظر عام پر لانے کی وجوہات تو بہت ہیں مگر اُن میں سے ایک ہی بیان کروں گا جو سب سے اہم بھی ہے اور بطور قاری آپ کو بتانا مقصود بھی ہے وہ یہ کہ جنہوں نے ۲۰۰۴ میں پانڈو سٹریٹ میں سلطان العلماء کا یہ نمسہ سنا وہ آگاہ ہوں گے کہ اس

خمسے کی پہلی اشاعت کتنی ناقص ہے

میں کسی بھی قسم کی تشخیص اشخاص سے گریز کرتے ہوئے بس اتنا ہی کہوں گا کہ نہ صرف جملوں کی ترتیب بدلی گئی بلکہ نص کو بھی تبدیل کیا گیا اور نہ صرف یہ بلکہ کثیر ایسا حصہ بھی ہے جسے اُس کتاب میں شامل ہی نہ کر کے غیر ذمہ داری اور غیر امانت داری کا ثبوت دیا گیا مجھے افسوس بھی ہے کہ اس کتاب کی دوسری اشاعت کے آٹھ برس بعد جب ہم نے اس کتاب کی دوبارہ اشاعت کے لیے مطبوعہ کتاب کے متن اور سلطان العلماء کی پڑھی گئی مجالس کا موازنہ کیا تو ہم پر یہ منکشف ہوا اور ہم حقیقت سے دوچار ہوئے اگر پہلے ہو جاتے تو شاید کچھ کر پاتے۔۔ خیر! دیر آئے درست آئے۔۔ یہ جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے میرا دعویٰ ہے کہ سلطان العلماء کے بیان کی من و عن تحریری تصویر ہے زیادہ کچھ نہ کہتے ہوئے آخر میں شکر یہ ادا کرنے کا جی چاہتا ہے منور حسین کا کہ جس نے حقیر پہ یقین رکھا اور مجھے یہ کام سونپا اور اظہارِ تشکر سے گریزاں بھی ہوں کہ یہ نہ صرف میرے ناصر ہی نہیں بلکہ میرے دوست بھی ہیں اور اپنوں کے لئے شکر یہ کیسا؟

میری دعا ہے کہ مالک ہمیں غیر امانت داروں سے بے نیاز رکھے

فرقان حیدری

جی۔ ایمون ٹین گروپ

۳۱۔۰۱۔۰۱

پہلا خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

وما شهدنا الابما علمنا وما كنا للغيب حافظين

(سورہ یوسف - ۱۸)

سورہ یوسف سے ایک مختصر سی آیت تلاوت کی ہے میں نے، یہ موضوع نہ تو بھائی شاکر نے انتخاب کیا ہے اور نہ میں نے، درحقیقت جو گذشتہ عشرہ میں نے آپ حضرات کے سامنے پڑھا تو آخری مجلس میں علم غیب کے بارے میں ایک چٹ بھیجی گئی تھی تو اس وقت میں نے وعدہ کر لیا تھا کہ جو آئندہ خمسہ ہے وہ پوری پانچ کی پانچ مجالس اس مسئلہ پر پڑھ دی جائیں گی۔ ظاہر ہے جب پانچ دن گفتگو ہے اس پر اس کے اکثر و بیشتر پہلوؤں پر تبصرہ ہوگا۔ آج کی مجلس میں آپ کو صرف علم غیب کی تعریف بتاؤں گا! کہ غیب ہے کیا؟ اور پھر فیصلہ اپنے سامعین پر چھوڑوں گا کہ اگر یہ غیب ہے تو کیا اسے محمدؐ و آل محمدؐ جانتے ہیں یا نہیں؟ (پوری ایک مجلس اس خمسے میں ان آیات کی تشریح پر بھی

ہوگی کہ جس میں علم غیب کی نفی جھلکتی ہے اور ایک پوری مجلس میں حقیقت غیب پر بھی گفتگو ہوگی۔)

جب آپ علماء سے پوچھتے ہیں بس میں نے بات شروع کر دی کہ غیب کیا ہے؟ تو اس کی دو تعریفیں علماء کے قلم سے نقوی صاحب سامنے آتی ہیں کہ الغیب ماغاب عن الأبصار غیب وہ ہوتا ہے وہ حقیقت ہوتی ہے جو آنکھوں سے اوجھل ہو۔ پہلی تعریف، اس سے زیادہ ترقی کی جن علماء نے انہوں نے فرمایا نہیں یہ ناقص تعریف ہے۔ الغیب ماغاب عن الحواس غیب وہ ہوتا ہے جو حواس خمسہ سے اوجھل ہو، پہلی تعریف جو آنکھوں سے پنہاں ہو۔ دوسری تعریف جو حواس خمسہ سے پوشیدہ ہو۔ پہلی تعریف مخلوق کی طرف لے کر چلتی ہے دوسری تعریف کی روش کبریائی کی جانب۔ بہر حال میں اس پر تبصرہ نہیں کر سکتا نہ ہی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تعریف کامل ہے یا ناقص، صحیح ہے یا غلط۔ چونکہ مجھے درس یہی دیا گیا ہے قرآن سے پوچھو مگر چودہ کی تائید لے کر، تو ظفر بھائی یہی پوچھنا ہے قرآن سے، شاہد بھائی چونکہ کبھی بھی قرآن کائنات کے کسی بندے کو ہدایت نہیں دے سکتا وہ چاہے آدم ہو یا غنفر، جب تک قرآن کے کسی نہ کسی وارث سے نہ پوچھیں کہ آیت کا مزاج کیا ہے، تو میں نے جب قرآن سے پوچھا تو قرآن نے چھ ظاہری حقیقتوں کو غیب بتایا اور تین باطنی حقیقتوں کو۔ وہ چھ ظاہری حقیقتیں میں عرض کرنا چاہ رہا

ہوں قرآن کی روشنی میں۔ اگر میرے سامعین کی طبیعت چاہ رہی ہے تو، پہلی پہلی یہی آیت جو سورہ یوسف سے میں نے پڑھی سبھی جانتے ہو جو جانتے ہو اس کے لیے میں آپ کا وقت ضائع کرنا ہی نہیں چاہتا کہ جب بنیامین کو حضرت یوسفؑ نے پیالے کی گمشدگی کے عذر سے روک لیا تو جو کچھ حضرت یعقوبؑ کو بیٹوں نے جا کے کہا وہ قرآن میں مندرج ہے شک ہو تو قرآن منبر پر لے آؤ۔ باپ کے سامنے ہاتھ جوڑ کے کہہ رہے ہیں یا اُبانَا اُن ابْنِک قد سرق و ماشهدنا اَلَا بما علمنا و ما کنا للغیب حفظین (ترجمہ) بابا جانی آپ کے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی گواہی دی جسے ہم جانتے ہیں ہم غیب کے نگران نہیں ہیں یعنی جب پیالہ چوری ہو رہا تھا ہم موقع کے گواہ نہیں کہ واقعی اس نے چرایا یا نہیں، تو مجھے نہیں خبر کہ کس کے سر سے گذرا ہے کس کے صحنِ دل میں اُترا۔ اب قرآن نے یہ درس دیا ہے ما کنا للغیب حفظین ہم وہ حافظ نہیں غیب کے کہ جب پیالہ چھپایا جا رہا تھا اگر ہم موقع کے گواہ ہوتے تو بتاتے کہ واقعی یہ چور ہے یا کوئی دوسرا۔ تو قرآن نے بتایا کہ گواہی کے موقع پر موجود نہ ہونے کو غیب کہتے ہیں (اللہ اکبر) اور یہی وجہ تھی چونکہ وہ موقع کے گواہ نہیں تھے، حجت خدا نے ان کی گواہی رد کر دی یہ کہہ کر کہ بل سولت لکم أنفسکم اُمرافصبر جمیل (سورہ یوسف - ۳۸) تمہارے نفس نے ایک بات گھڑ لی ہے میرا بیٹا چور نہیں، سمجھ میں آگئی بات

دوستو، گواہی کے موقع پر ڈاکٹر صاحب نہ ہونا غیب۔ یہ پہلی قرآنی تعریف ہے۔ آگے چلیں، وہ بھی جعفر صاحب سورہ یوسف میں ہی ہے جب حضرت یوسف کو زندان سے بلارہا ہے عزیز مصر کہ میں تمہیں اپنا مقرب بنانا چاہتا ہوں وزارتِ عظمیٰ کا منصب دینا چاہتا ہوں۔ بلکہ خود میں تخت چھوڑ کر تمہیں تخت نشین کرنا چاہتا ہوں تو یوسفؑ نے پیامبر سے کہا کہ جا اپنے بادشاہ سے کہو پہلے زنانِ مصر کو جمع کرے ان سے میری بریت لے پھر زندان چھوڑ دوں گا چونکہ جب تک الزام لگانے والیاں بھی میری عصمت کی گواہی نہیں دے دیتیں منصب سنبھالنا میرے منصب کی توہین ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر العظمتہ للہ۔ تو اس وقت کے لئے جب وہ بریت ہو چکی حضرت یوسفؑ کی تو جو کچھ یوسفؑ نے کہا کہ اے بادشاہ میں نے یہ سارا کچھ اس لئے کیا تمہیں پریشان کرنا مقصد نہیں تھا۔ تمہیں تھکانا مطلوب نہیں تھا۔ یہ کیا کیوں؟ لیعلم انی لم أحنہ بالغیب تاکہ زلیخا کا شوہر یہ جان لے کہ میں نے غیب میں اس کی خیانت نہیں کی (اللہ اکبر) اب سارے کا سارا مجمع سمجھ گیا ہوگا کہ یہاں غیب سے مراد کیا ہے؟ پیٹھ پیچھے ہونا، کہ میں نے عزیز مصر کی پیٹھ پیچھے اس کی خیانت نہیں کی تو قرآن نے بتایا جو پیٹھ کے پیچھے ہو، وہ غیب ہوتا ہے

عالم الغیب والشہادۃ تیسری تعریف و هو الحکیم الخبیر، و هو العليم الخبير، و هو العزيز الحکیم، یہ سورہ آل عمران میں، سورہ توبہ

میں، سورۃ جمعہ، سورۃ زمر، سورۃ مومنون میں، عالم الغیب والشہادۃ۔ اللہ نے اپنے آپ کو کہا ہے کہ میں غیب کا بھی عالم ہوں اور شہادہ کا بھی عالم، یعنی جو نظر آتا ہے وہ بھی جانتا ہوں جو دکھائی نہیں دیتا اس کا بھی عالم ہوں۔ تو تیسری تعریف لاہور والو جو نظر نہ آئے وہ بھی غیب، بس پانچ منٹ نہیں تھکنا پھر اس کے بعد آپ کے فیصلے کے لحاظ شروع ہو جائیں گے، چوتھی تعریف! نقوی صاحب پورے تین مقامات پر اللہ نے جب اپنے حبیبؐ پر قرآن اتارا یعنی کہیں انبیاء کے واقعات بیان کر رہا ہے، کہیں مریمؑ کا قصہ ہے، کہیں یوسفؑ کی بات ہے، کہیں کوئی تذکرہ یعنی جب بھی ظفر صاحب آیتیں اتریں تو اللہ نے نثار عباس کہا یہی ہے کبھی یوں کہا سورہ آل عمران میں ذلک من انباء الغیب نوحیہا الیک (۴۴) اے میرے حبیبؐ جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں یہ غیب ہے۔ کبھی سورہ ہود میں کہہ رہا ہے۔ تلک من انباء الغیب نوحیہا الیک (۹۴) اے میرے حبیبؐ جو آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے یہ غیب کی خبریں ہیں۔ اسی طرح سورۃ یوسف میں ذلک من انباء الغیب نوحیہا الیک (۲۰۱) آخری بندے تک جو باہر بھی کھڑے ہو لکھو لوح دل پر جو بات میں اپنی طرف سے کہوں دیوار پر مارو میں تو تمہیں کفر و ایمان کے شکنجے میں جکڑ کر بات کروں گا ایک طرف ایمان ہوگا دوسری طرف کفر پھر اختیار کی ڈور تمہارے ہاتھ میں، جو چیز پسند آئے اسے اپنا لینا، اب ان تین

آیتوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ قرآن بھی غیب، بات بھول تو نہیں گئی گواہی کے موقع پر نہ ہونا؟ غیب، پیٹھ پیچھے؟ غیب، قرآن؟ غیب، جو نظر نہ آئے؟ غیب، یہ چار تعریفیں، بس دورہ گئیں۔ آسان ہو گئی آپ کی مشکل، سورہ کہف ہے اصحاب کہف کا ذکر کر رہا ہے اللہ، لوگ تبصرے کر رہے ہیں۔ وہ جو غار میں لوگ تھے کتنے تھے؟ گتے کا نمبر کونسا تھا؟ جاگنا جاگنا اہلیانِ لاہور، جس جس دل کی بستی میں بسیرا ہے چودہ کی ولاء کا ان کے لئے ہے یہ جملہ، اللہ فرما رہا ہے سيقولون ثلثة رابعهم كلبهم ويقولون خمسة سادسهم كلبهم رجما بالغيب ويقولون سبعة وثامنهم كلبهم (سورہ کہف-۲۲)۔

میرے حبیبؐ یہ کہیں گے کہ وہ تین تھے ان میں کا چوتھا ان کا گٹا تھا اور یہ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے ان میں کا چھٹا ان کا گٹا تھا، نہیں نہیں، اگر یہاں کوئی سنی بھائی تشریف رکھتے ہیں تو وہ اپنے علماء کے پاس غصفر کا پیغام لے کر جائیں اور کل جواب لانا اور شیعہ حضرات اپنے علماء سے رابطہ کر کے کل غصفر کو جواب دینا پوچھنا یہ ہے، گن رہا ہے انسان اور عام انسان نہیں اس دور کے صاحبانِ ایمان۔ بس ایمان جعفر نقوی یہی تھا کہ جو اس غار میں ہے غار کے باہر ایمان کا وجود نہیں یا دقیا نوس ہے یا اسی کے ہم مذہب بس یہی ہیں تین ہیں پانچ ہیں سات ہیں جتنے بھی ہیں بس یہی ہیں صاحبانِ ایمان، تو اللہ صاحبان

ایمان کی گنتی میں کئے کو کس خانے میں فٹ کر رہا ہے تین! ان میں کا چوتھا۔
پانچ! ان میں کا چھٹا۔ سات! ان میں کا آٹھواں۔

جس طرح کئے کو ان میں کا چھٹا گن کر اللہ نے کئے کی جنس کو کتا اور انسان کی جنس کو انسان رکھا اسی طرح تم میں، تم میں سے رسول بھیج کر کہنے کے باوجود اللہ نے محمدؐ کو محمدؐ رکھا ملا کو ملا رکھا (دادو تحسین)۔

و یقولون خمسة اور کہہ رہے ہیں کہ وہ پانچ تھے سادسہم کلہم ان میں کا چھٹا ان کا کتا، آگے اللہ کہتا ہے رحما بالغیب یہ غیب میں اٹکل لڑا رہے ہیں۔ نہیں سمجھ میں آئی میرے سامعین کو بات! کسی واقع کا صحیح علم نہ ہونا یا تعداد کا صحیح پتہ نہ ہونا غیب کہلاتا ہے۔ منبر سے کہہ رہا ہوں لاہور والو۔ جو آپ کا نیاز مند آپ کو تعریف غیب کی بتائے گا اس سے ہٹ کر کوئی ایک تعریف پیدا کر دے میں بیعت ہو جاؤں گا۔ انشا اللہ آپ کی دعاؤں کا صدقہ ہے جو بتاؤں گا بس وہی ہوگا۔ اور پھر اسی کی تشریحیں تائیدیں تو ملیں گی کوئی نئی بات نہیں ہوگی۔ اب آخری تعریف، سلیمانؑ بن داؤدؑ کو تو آپ لوگ جانتے ہوں گے نبی تھے، شہنشاہ تھے، جہاں جہاں حدیں ہیں زمین کی وہاں وہاں حکمرانی تھی حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کی، سورہ سبا ہے! نقوی صاحب محل تعمیر کروا رہے ہیں حضرت سلمانؑ۔ بات لمبی ہے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اپنے مقصد کی طرف بڑھنا چاہ رہا ہوں۔ اور تعمیر انسان نہیں کر

رہے جنات کر رہے ہیں، جی ہاں یہی تو حجت خدا کے اقتدار ہوتے ہیں جنات نے تغاریاں اٹھائی ہوئی ہیں معمار بھی جن، مزدور بھی جن، کام کر رہے ہیں، حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ میں عصا بلا تشبیہ ٹھوڑی ٹکائے عصا پر کھڑے نگرانی کر رہے ہیں اچانک سامنے نقوی صاحب کوئی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نظر آیا چونکہ روئے زمین کا شہنشاہ تھا جلال میں آگیا۔ کون ہے تو، بغیر اجازت کے تمہیں ہمارے قصر میں داخل ہونے کی ہمت کیسے ہوئی؟ کہا حضور میں جہاں بھی جاتا ہوں بغیر پوچھے جاتا ہوں۔ یہ کون تھا بھلا؟ ملک الموت، آپس کی بات ہے ذرا پوچھو تو اللہ کے نبی کو تڑی لگا رہا ہے کہ جہاں جاتا ہوں بغیر اجازت کے جاتا ہوں اور علیؑ کے ایک موٹے لباس والے نوکر سلمان سے جھڑکیاں کیوں کھا رہا ہے (نعرۂ حیدری)۔ بہر حال یہ جملہ معترضہ تھا اچھا اچھا میں پہچان گیا کہ تم عزرائیلؑ ہو۔ کیوں آئے؟ یہ بھی آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں آتا ہوں اچھا تو ہمارا وقت آن پہنچا؟ جی حضور! نخوت شاہی، آگے سے ہٹو ہم چار پائی پر لیٹیں گے روح نکال لینا۔ ابھی بھی دماغ میں شہنشاہیت سمائی ہوئی ہے ہاں اگر التماساً کہا ہوتا تو مان جاتا معصوم ہو، نبی ہو، اللہ کی حجت ہو، رسول ہو لیکن یہ جو رعب سے کہہ رہے ہونا کہ آگے سے ہٹو، سیڑھی تک نہیں اُترنے دوں گا یہیں کھڑے کھڑے نکالوں گا رُوح، بس اتنا کرم کیا ظفر صاحب اس نے کہ حضرت سلیمانؑ نے عصا بغل

کے نیچے لیا، روح نکالی یہ جاوہ جا۔ اب اللہ نے سورہ سبا میں اکرام بھائی جو کچھ کہا وہ میں اپنے سامعین کو سنانے لگا ہوں۔

فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ ألا دآبۃ الارض تا کل من سآتہ فلما خر تبینت الجن أن لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین۔

فرمایا: جب ہم نے سلیمان پر موت کا فیصلہ جاری کر دیا تو سوائے دیمک کے کسی نے نہ بتایا کہ یہ مر چکا ہے۔ دیمک نے کیسے بتایا؟ تا کل من سآتہ اس کے عصا کو دیمک لگی کھاتے کھاتے جب عصا گل گیا، نکلا بغل سے اور میت گر پڑی۔

یہ حجرے کی سرگوشی نہیں منبر کا ڈنکا ہے جاؤ پوچھو اپنی مرضی کے عالم سے کہ یہ مدت کتنی تھی شا کر بھائی ایک سال، پورا ایک سال لگا دیمک کو عصا کھا کے گرانے میں! اور قرآن کہہ رہا ہے فلما خر تبینت الجن جب عصا گرا تو جنوں کو پتہ چلا ارے یہ تو مر چکا ہے۔ نہیں نہیں..... زمین پر بیٹھ کر بھونک لینا بہت آسان ہے کہ ہم محمد جیسے، اوبازاریو، محمد بعد میں بننا پہلے محمد کے غلام جیسا بنو۔ (دادو تحسین)۔

تمہارا بڑے سے بڑا علامہ مرجائے گرمی کا موسم ہو بیٹے نے امریکہ سے آنا ہوا انتظار نہیں کرتے کہ محلے میں وہاں پھوٹ پڑے، یہ جو سال میت کھڑی

رہی ہے بدبو کیوں نہیں پھیلی؟ اچھا نفوی صاحب! فقط اتنا ہی نہیں یہ جو سال دن رات کھڑا ہے اور جن سمجھ رہے ہیں زندہ ہے تو اکرام بھائی جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ اسے نیند کیوں نہیں آتی اسی لئے کہتا ہوں قرآن تلاوتوں کے لئے نہیں اُتر اہدایتوں کے لئے اُتر رہا ہے، جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ بیت الخلاء کیوں نہیں جاتا۔ جنات نے یہ کیوں نہیں سوچا کہ یہ کھانا کیوں نہیں کھاتا۔ اب قرآن کو افسانہ کہہ کے شرک کا تمغہ جرأت سینے پر سجاؤ ورنہ ماننا پڑے گا کہ کوئی خلاف معمول بات نظر آتی تو جن سوچتے۔! (نعرہ حیدری)۔

معلوم ہوتا ہے جنات کو علم تھا کہ یہ خدا کی حجت ہے بھوک سے بے نیاز ہے، نیند سے بے نیاز ہے لوٹے سے بے نیاز ہے، یا لوٹے چھوڑ دیا نبی کو بشر کہنا چھوڑو! اور پھر یہ تو شاہد بھائی میں اس نبی کی بات کر رہا ہوں اکرام بھائی کہ جو رعایا ہے میرے نبی کی اور جو سردارِ انبیاء ہے وہ کیا ہوگا؟

اور ام المؤمنین عائشہ فرماتی ہیں۔ آؤ غضنفر ڈنکے کی چوٹ پر بات کرنے لگا ہے! اور نالائق ہوتا ہے وہ بیٹا جو ماں کی بات پہ شک کرے، جی جی! میں دیکھتا ہوں کی ماں کی بات پہ تجھے بھروسہ ہے یا مجھے؟ ہاں ہاں یہ میدان کی بات ہے بابا کوئی حجرے کی پیچھے کی سرگوشی تو ہے نہیں! میں نے تو جو ماں نے کہا حق سمجھا اب تیرے ایمان کی سچ دھج دیکھتا ہوں حضرت عائشہ فرماتی ہیں

کہ اکثر رسول آفتابہ لیتے، بیت الخلاء میں جاتے، دخلت علی أثرہ وہ باہر نکلتے فوراً میں جاتی

ما وجدت ألا راحة المشك ”مجھے کچھ آلودگی نظر نہ آتی، مشک جیسی خوشبو ہوتی۔ (نعرہ رسالت)۔ تو کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ باہر آتے ہیں میں جان کے پیچھے جاتی ہوں وہاں کچھ ہوتا تو نہیں، یہ آفتابے کا چکر کیوں ہے؟ تو عائشہ کہتی ہیں کہ رسولؐ نے مسکرا کہ فرمایا: یا عائشة نحن معاشر الأنبياء لا يكون منا مايكون من البشر

فرمایا عائشہ تجھے علم نہیں؟ ہم جونیوں کا ٹولہ ہے جو جو شے بشر میں ہوتی ہے وہ ہم میں نہیں ہوتی (نعرہ رسالت) داد تحسین۔

یعنی خلاف معمول جنات کو کچھ نظر نہیں آیا اسی لئے تو پورا سال کام کرتے رہے کہ نگرانی ہو رہی ہے۔ اللہ کہہ رہا ہے فلما خر جب گر پڑا ماتھے کے بل تبينت الجن تو جنوں کو پتہ چلا کہ یہ تو مرچکا تھا ان لو کانو يعلمون الغيب ما لبثوا فى العذاب المهين اگر جنات غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں مبتلا نہ رہتے کام چھوڑ کر بھاگ جاتے تو کیا اہلیان لاہور کو اب بھی بات سمجھ میں نہیں آئی اس آیت نے بتا دیا کہ موت کا علم نہ ہونا غیب ہے، بس آؤ دو چار ریفیلے کرو اور میں جاؤں، گواہی کے موقع پر نہ ہونا غیب، پیٹھ پیچھے؟ غیب، نظر نہ آنا؟ غیب، قرآن؟ غیب، واقع یا تعداد کا صحیح

علم نہ ہونا؟ غیب، موت کی خبر نہ ہونا؟ غیب، یہ چھ چیزیں قرآن میں ظاہری غیب یا ساتویں شے غیب دکھا اور اگر نہیں دکھا سکتا تو اب کر فیصلہ اپنے ضمیر میں جھانک کر کہ یہ چھ چیزیں چودہ جانتے ہیں یا نہیں آپ نے دیکھا گواہی پر موجود نہ ہونا کیا ہے غیب وہ تو ایک گواہی پر موجود نہ ہونا یعنی جو ایک گواہی کا گواہ ہے اس کے لئے وہ موقع غیب نہیں۔ آیتیں میں نے بنائیں، عاقل رضا کیا میں نے مشورہ دیا تھا اللہ کو کہ میں نے نعرے لگوانے ہیں قوم شیعہ سے۔ اس لئے ایسی آیتیں بھیج تو پھر سورہ نساء میں تیرا اللہ تیرے رسولؐ سے کہہ رہا ہے۔

فكيف اذا جئنا من كل أمة شهيد و جئنا بك على هولاء شهيداً
(سورہ نساء-۱۴)۔

میرے حبیب کیسا لطف آئے گا جب ہر امت میں سے ان کے نبی کو ان کے اعمال پر گواہ لائیں گے۔ و جئنا بك على هولاء شهيداً اور تمہیں ساری خدائی پر گواہ لائیں گے (داد و تحسین)۔ نقوی صاحب یعقوبؒ نے گواہی رد کردی بیٹوں کی کہ موقع پر موجود نہیں تھے اب اللہ پر فتویٰ لگاؤ کہ اپنے محبوب کی محبت میں وہ بھی غالی ہو گیا ورنہ جو ساری خدائی پر میرے نبیؐ کو گواہ بنا رہا ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ ازل سے شام محشر تک جہاں جہاں کوئی عمل کرنے والا رہا وہاں وہاں میرا رسولؐ رہا (نعرہ حیدری) اور اکرام بھائی

صرف انسان ہی عامل نہیں نقوی صاحب اُن من شیء الا یسبح بحمدہ
سورہ فرقان ہے و لکن لا تفقہون تسبیحہم اللہ فرماتا ہے جو جو شے
ہے وہ وہ تسبیح کرتی ہے تو جو ذرّے سے عرش تک ہر تسبیح گزار کے سر پہ کھڑا
ہے! جسے بیوی اپنے جیسا نہیں مانتی وہ کہہ رہا ہے میں رسول جیسا!

پیٹھ پیچھے؟ غیب! اور یہ تو میں تمہیں بتا کے گیا ہوں اگر حافظے کام کر رہے
ہیں، مقتدی آگے ہوتے ہیں یا پیچھے ہوتے ہیں؟ پیچھے ہوتے ہیں؟ کئی بات
ہے؟ نماز پڑھا رہا ہے میرا رسول، نقوی صاحب آٹھ صفیں چھوڑ کر نویں صف
میں میسرہ نامی غلام یہ وہی ہے جسے پہلی اُم المومنین حضرت خدیجہ سلام اللہ
علیہا نے پہلے شام کے سفر تجارت پر رسولؐ کے ساتھ بھیجا تھا اور بھیجا اسی لئے
تھا کہ میسرہ تو ساتھ جا، ایک تو ان کی خدمت کر اور دوسرے یہ میرے محل میں
آئے ہیں رات کے وقت اور میں دیکھ نہیں سکتی ویسے تو میں بھولتی نہیں ہوں
دن کی روشنی میں دیکھنا کی ان کا سایہ ہے یا نہیں؟ پھر یہ مستقل دے دیا بی بی
نے میرے نبی کو۔ یہ نویں صف میں کھڑا ہے، اس سے کوئی آدابِ صلوٰۃ کے
خلاف حرکت سرزد ہوئی سلام کہنے کے بعد میرے رسولؐ نے پیچھے مڑ کر دیکھا
قم یا میسرہ، میسرہ کھڑا ہو جا، جی یا رسول اللہ عد الی صلوٰۃک نماز
دوبارہ پڑھ (اللہ اکبر)۔

قبلہ عالم! نماز تو دوبارہ پڑھتا ہوں لیکن آپ کا منہ تو ادھر تھا میں پیٹھ پیچھے

نویں صف میں کھڑا تھا آپ کو کیسے خبر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں اراکم من خلفیکما اراکم من قدامی ”ہم جیسے سامنے دیکھتے ہیں ویسے پیچھے دیکھتے ہیں (العظمۃ للہ)۔

تو جو پیٹھ پیچھے دیکھ رہا ہے پیٹھ کے پیچھے جو ہے وہ غیب ہوتا ہے جو پیچھے بھی دیکھ رہا ہے۔ پاگل کے بچے تو اُسے عالم الغیب نہیں مانتا؟ وہ تو ناظر الغیب ہے نہیں... نہیں تمہیں بات سمجھ میں نہیں آئی۔ عالم سے نقوی صاحب بڑا ناظر ہوتا ہے میں اس بات کا عالم ہوں کہ جنت ہے۔ لیکن دیکھی نہیں۔ (داد تحسین)۔

تو عالم الغیب کیا یہ تو ناظر الغیب ہے اس کے بارے میں تبصرہ؟ کہ یہ غیب نہیں جانتا؟ اور پھر جو نظر نہ آئے بھری پڑی ہیں تہتر (۷۳) فرقے کی کتابیں ایک جملہ رسولؐ کا، ایک جملہ امیر کائناتؑ کا سنا تا ہوں۔

قبرستان سے گزر رہے ہیں رسولؐ؟ صحیفہ رحمت پہ اُداسی چھا گئی، قدم رُک گئے صحابیوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ خیریت، نصیب دشمنان؟ فرمایا: اُنکم لاترون ما أری

جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے۔

قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے میرے چہرے کی رنگت بدل گئی ہے۔ جو نظر نہ آئے وہ غیب ہوتا ہے۔ کائنات کے لئے غیب ہے اور میرا

رسولؐ کہہ رہا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے اور وادی السلام میں تیرا پہلا امامؑ ٹہل رہا ہے، عمار پیچھے پیچھے ہیں۔ اچانک علیؑ مسکرا بھی رہے ہیں اور سر بھی ہلارہے ہیں۔ عمار نے پوچھا مولاً کیوں مسکرا رہے ہیں فرمایا: لَو رَأَيْتَ مَا أَرَى لِرَأْيِ النَّاسِ هَلْكَاهُ لَكَ أَوْ تَوَجَّهِي وَهْ حَظِيْرٌ دِيْكَه لِيْتَا جُوْ مِيْن دِيْكَه رَا هُوْن بَلْكَه مِيْن نَحْجِ الْبَلَاغَةِ كَا جَمْلَه سَنَانِ لْكَ هُوْن۔ علیؑ نے فرمایا: ”او دربار والو! اُٹھو کوئی ایک شخص ہے تم میں سے ایسا جسے رسولؐ نے نہ کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو؟ فرمایا تم نے اُسے رسولؐ مانا دعوت کے بعد! تم میں ایک نہیں جسے رسولؐ نے کہا نہ ہو اور میرے خلاف ایک الزام بھی کوئی نہیں دے سکتا کہ مجھ سے اس نے کہا ہو کہ مجھے رسولؐ مانو، کیوں؟ میں نے رسولؐ سے کہا تھا۔

أَنِيْ أَشْمُ رِيْحَ النَّبُوَّةِ وَأَرَى نُوْرَ الرِّسَالَةِ

”کہ یا رسولؐ اللہ میں وحی کی خوشبو سونگھ رہا ہوں اور میں رسالت کا نور

دیکھ رہا ہوں۔“

پڑھ نہج البلاغہ، امامؑ کا کھا کے امامؑ کو بھونکنے والے، اب شیعہ مولوی سے بات کر رہا ہوں نہج البلاغہ میں تیرے امامؑ سے رسولؐ نے کہا یا علیؑ تو کیوں نہ سونگھے وحی کی خوشبو تو کیوں نہ دیکھ نور رسالتؐ لَأَنَّكَ تَرَى مَا أَرَى تَوَانِ كَ لِيْ غِيْبٍ كَيْسَا؟ ”تو بھی وہی وہی دیکھتا ہے جو جو میں دیکھتا ہوں۔“ (نعرہ

(حیدری)

چوتھی تعریف قرآن غیب، اب یہ بھی میں یاد دلاؤں کہ ابھی نازل ہونے میں دس برس دیر تھی میرے مولّا نے ہاتھوں میں پڑھ دیا (دادو تحسین)۔

نقوی صاحب جس علیؑ کی نظر سے اللہ کی مشیت میں چھپا ہوا قرآن پوشیدہ نہ ہو اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ ایسا ہے مجھ سے کہو کہ فلاں موضوع پر کتاب لکھو، لکھ دوں گا۔ ٹھیک ہے نا، اگر کہو کہ بصیرت افروز میں جو دس مجالس ہوئیں اس پر تاثرات لکھو، کس نے کیسا پڑھا۔ اب میں نے گذری ہوئی پانچ مجلسیں سنی نہیں میں کیا لکھ سکتا ہوں۔ تو قرآن ظفر صاحب کیا کسی Subject پر لکھی ہوئی کتاب ہے۔ یہ تو کبھی میدانِ جنگ ہے اللہ کو کسی کا لڑنا پسند آیا آیت کسی کے جی چرانے پر غصہ آیا آیت آگئی۔ کوئی سویا آیت، کوئی رویا آیت، کسی نے پایا آیت، کسی نے کھویا آیت، یعنی جیسا ماحول ویسی آیت، اور علیؑ نازل ہونے سے پہلے پڑھ رہا ہے معلوم ہوتا ہے وہ اللہ کے دل کی دھڑکنوں کی تحریر کو پڑھ رہا تھا کہ فلاں وقت یہ ہوگا یہ آیت آئے گی فلاں وقت یہ ہوگا یہ آیت آئے گی..... (دادو تحسین) نعرہ حیدری۔

جو آدمؑ سے لے کر صور پھونکنے تک کو آنکھوں سے دیکھ رہا ہے قرآن یہی ہے نا تو جس کے وزیر کا یہ حال ہے خدائے بزرگ و برتر کی قسم دیکھیں یہ آپ لوگوں کی محبت ہے کہ بڑھ چڑھ کر مجھے خطابات دیئے القابات دیئے سلطان العلماء کہا اور اگر آپ دیکھیں کہ کوئی عالم مسجد میں داخل ہوا میں نے منبر چھوڑ

دیا۔ میں نے اس کے قدم لئے، سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ جسے ہم سلطان العلماء کہتے ہیں یہ جس کے قدم پکڑ رہا ہے تو یقیناً سوچ میں پڑ جاؤ گے کہ اس کے اور اس کے علم میں فرق کیا ہوگا تو ہم نے علیؑ کو دیکھا اللہ کے گھر سے نکلا اور نصیری کی خدائی تک پہنچا (اللہ اکبر) اور میں نے دیکھا جب محمدؐ کے سامنے آیا تو کہا انا عبد من عبيد محمدؐ

تو آخر اکرام بھائی! جس پر خدا ہونے کا شک ہے وہ جس کا بندہ کہلوار ہا ہے مانگو تو توفیق اور پوچھو علیؑ سے وہ تمہیں بتائے گا کہ میں نے اس میں کیا دیکھا میں نے نثار عباس پوچھا اور اس نے بتایا بھی (الحمد للہ) اور اس نے کیا بتایا یہ تب بتاؤں گا جب بتانے کی اجازت ہوگی۔ تو جو قرآن کو نازل ہونے سے پہلے جانتے ہوں۔ وہ عالم الغیب نہیں۔ پانچواں، کسی واقع کا صحیح علم نہ ہونا؟ غیب، تعداد کا ٹھیک معلوم نہ ہونا؟ غیب، اس کے ساتھ تعداد کا حساب کیا کرو گے جس کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہو وکل شئی اُحصینہ فی اُمام مبین کہ ہم نے ہر شے گن گن کر امام مبین میں بھر دی ہے اور ختم ہو گئی میری بات لاہور والو، موت کی خبر نہ ہونا غیب، اور جس علیؑ کا شاہد خان وعدہ ہی یہی ہو۔

کوئی مشرق میں مرے یا مغرب میں شمال میں مرے یا جنوب، مومن ہو یا منافق مر سکتا ہی نہیں جب تک مرنے والے کے سر ہانے علیؑ نہ آئے، علیؑ کا تو

وعدہ ہے کہ میں ہر مرنے والے کے سر ہانے جاتا ہوں۔ تو پتا ہے ناکس نے کہا مرنا ہے بلکہ ظفر صاحب شب معراج تمہارے رسولؐ سے عزرائیل نے سلام بھیجے تھے علیؑ کی طرف تو رسولؐ نے فرمایا کیا وجوہات ہیں، علیؑ کی طرف سلام بھیجنے کی؟ تین وجہیں بتائی تھیں عزرائیل نے ایک تمہیں پہلے بتائی تھی عشرے میں، ایک یہ بتانے لگا ہوں کہ کہا یا رسول اللہ انی وکلت علیٰ قبض الأرواح و أن الله قد أمرنی أن لا أقبض روح شیعة علی ألا بأذن أمير المؤمنين

کہ اللہ نے جب سے مجھے قبض ارواح کا رجسٹر دیا ہے اور کہا ہے کہ ہر ذی روح کی روح قبض کرو تو اللہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ خبردار علیؑ کے شیعوں کی روح اس وقت تک قبض نہ کرنا جب تک علیؑ سے اجازت نہ لے لینا (نعرہ حیدری)۔ یہ چھ چیزیں غیب تھیں قرآن میں اور یہ چھ تو ان کے سامنے ہتھیلی سے زیادہ واضح ہیں تو پھر تم کس بل بوتے پہ کہہ رہے ہو؟ کہ یہ غیب نہیں جانتے اگر کبھی وقت ہوا مصلحت ہوئی تو پھر بتاؤں گا کہ بے وقوف کے بچوں جن پر شک کر رہے ہو کہ یہ عالم الغیب نہیں۔ غضنفر ثابت کر دے پہاڑ جتنا دلیلوں کا ڈھیر لگا کر کہ یہ عالم الغیب تو کیا خالق الغیب ہیں۔ یہ جملہ میں اکثر کہا کرتا ہوں۔

اور یہ جملہ میں اکثر کہا کرتا ہوں اکرام بھائی کہ ابھی تو تم وہ علیؑ وہ حسنؑ وہ

حسین (علیہم السلام) سن رہے ہو جسے غضنفر جانتا ہے اگر وہ علی سن لیا جسے بہلول جانتا ہے، وہ علی سن لیا جسے عمار جانتا ہے، وہ علی سن لیا جسے میثم جانتا ہے اگر وہ علی سن لیا جسے سلمان جانتا ہے اگر وہ علی سن لیا جسے خود علی جانتا ہے ابھی تو تم خدا کے بندے کے کوچہ ولایت کے خارش زدہ کتے کو برداشت نہیں کر رہے اللہ کو ڈھونڈو گے۔ بس اللہ کی ظفر صاحب اس سے بڑی پہچان نہ تھی، نہ ہے نہ ہوگی کہ اللہ ہوتا ہی وہی ہے جو اس جیسے علی بنا سکے۔ بس ختم ہوگئی میری بات، آگے کی مجالس میں یہ جو چھ اشیاء جن کو قرآن نے ظاہر میں غیب کہا، ان پر بات ہوگی، کسی مجلس میں جو تین باطنی حقیقتیں ہیں ان پر بات ہوگی، بہر حال ایک نمسے میں جو کچھ مجھ سے ہوسکا، ویسے تو ایک نمسے میں غیب پر پوری بحث نہیں کر سکتا میں، جتنی بھی ہوسکی وہ ان شاء اللہ ہو جائے گی، لوگ حیران ہوتے ہیں کہ پتا نہیں یہ کیا کہتا ہے! میں تو کہتا ہوں بابا ہاتھ نلگن کو آرسی کیا! کبھی مجھے جھوٹا بنانے کے لیے آزماؤ! یہ تو ان کا مضمون ہے، ان کی کسی سواری پر دس بیس عشرے رکھ لو، ان کی کسی سواری پر دس بیس عشرے پڑھ دوں تو پھر اس کے فضائل کیا ہوں گے جس کے لیے روئے زمین کے درخت قلم ہو جائیں، اور بس خوش رہو سلامت رہو، مولا تمہارا حسن مودت قائم و دائم رکھیں، اسی پہ قابو رہنا یہی کائنات کا سب سے بڑا خزانہ ہیں اللہ گواہ ہے، یہاں تو بابا، دنیا میں تو نقوی صاحب کس کا پیٹ بھرتا ہے دنیا میں صرف قبر

ہی بندے کا پیٹ بھرتی ہے بس، لیکن آگے کی دنیا میں جو تمہاری سلطنتیں ہیں، جو جاگیریں ہیں وہ اگر تمہیں بتادی جائیں تو وقت سے پہلے خوشی سے مرجاؤ گے

ایک تسلی میں تمام سادات و مومنین کو منبر سے دلانا چاہتا ہوں کہ ایک غیب تمہارے پاس بھی ہے اور یہ اکرام بھائی حدیث رسولؐ ہے کہ اُن للْحَسَنِ مَحَبَّةٌ مَّكْنُونَةٌ فِي بُوَابِ الْمُؤْمِنِينَ فرمایا اللہ نے میرے حسینؑ کے لئے ہر مومن کے باطن میں ایک غائب محبت رکھی ہے۔ یہی تو دلیل ہے! میں نے کوئی شہادت پڑھی؟ کوئی روایت کامل کر لی؟ تو یہ آنسو کہاں سے آئے؟ یہ مزاج میں تغیر کہاں سے آیا؟ یہ وہ راز ہے رونے والو جو آدمؑ سے عیسیٰؑ تک میں نے ہر نبی کو پوچھتے ہوئے دیکھا اللہ سے، آدمؑ نے بھی سوال کیا تھا کہ پالنے والے عرش پر جو پانچ نام تو نے لکھے ہیں جب پہلے چار نام دیکھتا ہوں میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے جو نہی پانچویں نام پر نظر جاتی ہے میرا دل چاہتا ہے کہ میں رونا شروع کر دوں (اللہ اکبر العظمۃ للہ)۔ یہی کچھ نوحؑ نے پوچھا، یہی کچھ حضرت ابراہیمؑ نے۔ زکریاؑ تو یہاں تک شاکر بھائی آگے بڑھے قرآن میں ہے نا کھيَعص۔۔۔ ذکر رحمة ربك عبده زكريا در حقیقت یہ آغاز ہے مصائب کا قرآن میں، کاف سے مراد کربلاء ہے، ہا سے ہلاکت، اور جب واقعہ کربلا سنایا نا اللہ نے زکریاؑ کو، دھاڑیں مار کر رونے

لگا۔ اللہ نے کہا چپ کر! روتا رہا، زکریا خاموش ہو جا، پھر کسی طرح چپ کر بیٹھے گا؟ کہا پالنے والے ایک شرط ہے پھر میں رونا بند کر دوں گا، کیا؟ کہا مجھے بڑھاپے میں ایک بیٹا عطا کرو وہ بھی جوان ہو کر رسولؐ کے بیٹے کی طرح مارا جائے، میرا دل بھی اسی طرح تڑپے جیسے بتولؑ کا دل تڑپے گا۔ جیسے رسولؐ کے کلیجے پہ چھری چلے گی۔ اور میں اُسے حسینؑ کا صدقہ سمجھ کر نہیں روؤں گا تو ہر جنت کو تعجب ہے کہ یہ آنسو آتے کہاں سے ہیں۔ سب سے پہلی طلب سلطان کر بلاؑ کی یہی آنسو ہیں، چار سالہ بتولؑ فرماتی ہیں جب بابا کے بے سر لاشے سے وداع ہونے لگی تو گلوئے بریدہ سے آواز آنے لگی سکینہؑ بیٹی جہاں سے گزرنا میرے شیعوں کو یہ پیغام پہنچاتی جانا، بابا جان کیا پیغام؟ بس یہی کہ

شیعتی مہما شربت ماء عذب فاذکرونی کہ شیعوں جب ٹھنڈا پانی پیو تو میری پیاس کو یاد رکھنا او سمعتم بغریب او شہید فاندبونی کسی بے وطن کی کہانی سنو تو میری مسافرت پہ رونا۔ بابا تم نے میرے اکبرؑ کا نام نہیں لیا تم نے میرے چچا عباسؑ کا نام نہیں لیا یہ آپ نے سارے مصائب چھوڑ کر پانی کا ہی نام کیوں لیا تڑپ کر رہ گیا لاشہ حسینؑ۔ میرے اماں نے فرمایا: بیٹا! کہنا کہ لیتکم فی یوم عاشوراء جمیعا تنظرونی میرے رونے والو کاش تم سارے کے سارے دسویں کے دن میدان کر بلاء میں ہوتے اور دیکھتے کہ کیف استسقی لطفال فابی أن یرحمونی میں اصغرؑ کے لیے

کس عاجزی سے پانی مانگ رہا تھا، مہر بھی میری ماں بتولؑ کا، عاجزی سے
پانی کا سائل بھی حسین! اور کس بے دردی سے ظالموں نے مرا سوال ٹھکرایا
کس عاجزی سے پانی مانگ رہا تھا اور کس بے دردی سے ظالموں نے میرا
سوال ٹھکرا دیا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

الا لعنة الله على القوم الظالمين

دوسرا خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

قل لا يعلم من فى السموات والأرض الغيب إلا الله

(سورہ نمل: ۵۶)

سورہ نمل سے ایک آیت تلاوت کی ہے میں نے، گزشتہ مجلس میں آپ کو غیب کی ظاہری تعریف سے روشناس کرایا گیا۔ ویسے تو جو علم غیب کی نفی میں آیات وارد ہوئی ہیں اس پر ایک الگ سے مجلس ہوگی لیکن آج صرف ایک آیت کی تحلیل کے لئے میں نے ایک الگ مجلس تجویز کی ہے، چونکہ پورے قرآن میں اس سے زیادہ واضح نفی پر مبنی آیت کوئی نہیں، کہنے والا اللہ اور اعلان کروایا اپنے حبیب کی زبانی۔ قل لا يعلم من فى السموات والارض الغيب إلا الله وما يشعرون أيان يبعثون۔ فرمایا اپنی پاکیزہ زبان سے کہہ دیجئے کہ جو جو آسمانوں میں رہتے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے۔ جو جو زمین کے باشندے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے إلا الله سوائے الله

کے وما یشعرون آیاں یبعثون اور ان میں سے کسی کو یہ شعور تک نہیں کہ یہ اٹھائے کب جائیں گے۔ جنہیں اٹھنے تک کا علم نہ ہو وہ عالم الغیب کیسے۔ اب اسی آیت کو مد نظر رکھتے ہوئے علم غیب کے منکر علماء نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ تعمیر کی کہ جب اللہ نے کہہ دیا کہ آسمانوں والے بھی غیب نہیں جانتے زمین والے بھی غیب نہیں جانتے تو پھر ہم کیسے مان لیں کہ محمدؐ و آل محمدؐ غیب جانتے ہیں۔ پہلے سارے تہتر (۷۳) فرقے کے عمائل کر چودہ کی رہائش تو ڈھونڈو! یہ رہتے کہاں ہیں؟

اگر یہ آسمانوں میں رہتے ہیں غیب نہیں جانتے، اگر یہ زمین کے ساکن ہیں غیب نہیں جانتے، اور اگر کہیں اور رہتے ہیں تو پھر فرط جہالت کا مظاہرہ نہ کرو پھر زمین و آسمانوں کے باشندوں سے علم غیب کی نفی کرو، چودہ نفوس طاہرہ سے نہیں اور میں جب قرآن سے پوچھتا ہوں بنیادی طور پر اللہ نے اپنی مخلوق کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور آغا جی یہ تخلیق کے لحاظ سے بھی تین حصے ہیں اور سکونت کے لحاظ سے بھی تین۔ تخلیق کا ذکر سورہ یٰسین میں ہے قرآن کے دل میں یہاں اللہ نے اپنی تسبیح خود کی فرمایا: سُبْحَنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْأَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُونَ۔ ۶۳ فرمایا: تسبیح کے لائق ہے وہ اللہ جس نے کائنات کے کل جوڑے یا اس چیز سے بنائے جو زمین کا جوہر ہیں جاگنا لکھنا لوح دل پر کسی مولوی کا فتویٰ نہیں

عالم کا قول نہیں خلاقِ علم کا فرمان ہے خلق الأزواج کلھا کل کے کل جوڑے تین چیزوں سے باہر نہیں مما تنبت الأرض جو حقیقتیں زمین سے اُگتی ہیں یعنی جو زمین کے رزق کھاتا۔ اور پھر اس جوہر سے سلسلہ نسل آگے بڑھتا ہے یا اس سے بنائے ومن أنفسهم یا نفوس سے بنائے ومما لا يعلمون یا اس حقیقت سے بنائے جس کا کسی کو علم نہیں نا، ایسے نہیں بھائی، مجبوری ہے نقوی صاحب، ہے قرآن، اللہ نے نام نہیں لیا میں نہیں لوں گا۔ اگر خدا نے نام لیا ہوتا میں لیتا جو اس نے کہا کچھ زمین کے جوہر کی پیداوار کچھ نفسی جوڑے ومما لا يعلمون اور کچھ ایسی حقیقت سے بنے جس حقیقت کا کسی کو علم نہیں تو پھر ماننا پڑے گا نا کہ وجہ ارض پہ کائنات کے کسی گوشے میں کچھ جوڑے ایسے ہیں کہ جن کی تخلیق اتنی بلند و بالا ہے کہ غنفر سے لے کر آدم تک کوئی سمجھ ہی نہیں سکتا تھا۔ اسی لئے اللہ نے کہہ دیا لا يعلمون یہ جانتے ہی نہیں (داد و تحسین) میں فی الحال اس کی تشخیص نہیں کروں گا۔ زیدی صاحب جیسے اللہ نے کہہ دیا مما لا يعلمون اس چیز سے بنایا جس کا کسی کو علم نہیں۔ اور اسی لئے تو اللہ نے نام ہی نہیں لیا اس شے کا اس حقیقت کا، اور یہ میرا ایمان ہے کہ اگر وہ شے ہوتی تو اللہ نام لیتا (اللہ اکبر) یقیناً اس شے کا تعلق شے سے ہوگا ہی نہیں جس کی دلیل یہ ہے میرے پاس کہ سورہ طور میں اللہ کے سامنے اکڑنے والوں کو خدا چیلنج کر کے کہہ رہا ہے۔ میرے حبیب پوچھ ان

سے یہ جویوں گردن اکڑا رہے ہیں میرے سامنے اُم خلقوا من غیر شئی
(۸۳)۔

کیا یہ شے سے نہیں بنے؟ (دادو تحسین) کیا انہیں لاشے سے بنایا گیا؟
اللہ اکبر، ناں! اب ہے کفر و ایمان کی سرحد پر بات لیکن میں ہوا کے
جھونکے کی طرح ایمان بچاتے ہوئے گزر جاؤں گا۔ کیا یہ لاشے سے بنے؟
اس کا مطلب کچھ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے لاشے سے بنایا اور انہیں اللہ نے
سر اٹھانے کی اجازت دے رکھی ہے (اللہ اکبر) اس سے آگے مجھے کوئی جملہ
نفوی صاحب مجھے کہنے کی اجازت ہی نہیں بہر حال یہ تین قسم کی بنیادی مخلوق
تھیں جو میں نے عرض کر دیں تو جس طرح بنیادی قسمیں تین ہیں باقی ساری
ان کے ذیل میں ہیں، کچھ جو ہر ارض کے ساتھ یہ قبیلہ الگ ہوگا، کچھ نفوس
کے جوڑے، یہ کنبہ الگ ہوگا اور کچھ لایعلمون جن کی تخلیق علم سے ماورا
ہو! نہیں نہیں اللہ نے یہ نہیں کہا کہ مما لایعلم الانسان میں نے اس چیز
سے بنائے جسے انسان جانتا مما لایعلم آدم جسے آدم نہیں جانتا۔ مما
لا یعلمون کہہ کے اللہ نے بتا دیا کہ سوائے میرے کوئی نہیں جانتا تو جن کی
تخلیق علم سے ماورا ہے ان کے بارے میں فیصلہ ہی نہیں کیا جاسکتا کہ جنس کیا
ہے؟ نوع کیا ہے؟ کس قبیلے سے تعلق؟ بہر حال یہ تین قسم کی مخلوق اور اسی
طرح شاکر بھائی رہائش کی جگہیں بھی تین۔ تازہ دم ہیں میرے سامعین تو

آیت پڑھوں، نہیں جو قرآن کہے گا غنفر کو یہ توفیق ہی نہیں دی مولاً نے کہ بات کہاں سے شروع کرے اور جب ختم ہو تو پتہ ہی نہ چلے کہ کیا کہنا چاہ رہا تھا ہاں جو قرآن کہے وہ مانو جو میں کہوں دیوار پر دے مارو، سورہ انبیاء کونسا سورہ؟ سورہ انبیاء لاؤ قرآن ابھی منبر پر میدان میں جھوٹا کرو یا جھوٹے ہو جاؤ۔ ذہن میں ہے آیت جو میں نے خطبے میں پڑھی کہ جو آسمانوں میں ہے وہ غیب نہیں جانتے جو زمین میں ہے وہ غیب نہیں جانتے اور سورہ انبیاء کی اس آیت میں مسکن تین بتائے مخلوق تین قسم کی تھی، مسکن بھی تین، ولہ من فی السموات والأرض ومن عنده لا یتکبرون عن عبادتہ ولا یتحسرون یسبحون اللیل والنہار۔ (۹۱)۔ فرمایا: ”جو آسمانوں میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں جو زمین پر بستے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں۔ ومن عنده اور جو میرے قرب میں رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اللہ ہوں“۔ اللہ اکبر اللہ اکبر

آسمان والوں کا مالک بھی میں، زمین والوں کا مالک بھی میں اور جو میری عنایت میں جو میرے قرب میں اور یہ میں گزشتہ عشرہ میں بتا چکا ہوں جو جامع مسجد میں پڑھا تھا۔ قرب کے لئے نقوی صاحب چار مراحل ہیں۔ ہماری کم علمی یہ ہے کہ ہم چاروں کے معنی قرب استعمال کرتے ہیں حالانکہ چاروں کے چاروں مختلف ہیں۔ قرب، دُنو، لدن، عنایت، دیکھیں

سارے کا سارا مجمع میرے قریب ہے لیکن ایک پہلی قطار ہے ایک آٹھویں ہے ایک بیسیویں ہے۔ شاہد بھائی کہہ سکتے ہیں میں نے غنصفر کو قریب سے سنا۔ فاصلے جہاں پر ناپے جاسکیں اسے قرب کہتے ہیں۔ درحقیقت نقوی صاحب شاہد بھائی یہ قرب سے بڑھ کے منزل دنو پر ہیں دنو کیا ہوتا ہے پڑھو سورہ رحمان و جنا الجنین دان۔

اللہ فرماتا ہے جنت کے پھل مقام دنو پر ہیں۔ جنت کے پھل دانی ہیں اور تہتر فرقے کے جس عالم سے پوچھو گے کہ یہ دنو کیا ہے وہ یہی کہے گا کہ جنتی بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھائے گا پھل توڑ لے گا۔ تو معلوم ہوا دنو وہ قرب ہے کہ جہاں تک ہاتھ پہنچے (اللہ اکبر) پتہ نہیں آپ کیوں داد دے رہے ہیں کیوں خوش ہو رہے ہیں۔ اور میں نے تو یہ جملہ اس خوشی میں پڑھا کہ معراج کی رات کے بارے میں علما ناپتے پھرتے ہیں کہ کتنا قریب تھا میرا رسولؐ۔ اللہ کہہ رہا ہے تم دنیٰ فندلی میرا نبیؐ مقام دنو پہ تھا تو یقیناً ایسے فاصلے پر تھا کہ نبیؐ سے ہاتھ ملایا جاسکتا تھا (داد و تحسین) آخری قطار والے، ہیں وہ بھی قریب میرے لیکن یہ دانی ہیں، جو لباس میں نے پہنا ہوا ہے یہ نہ میرے قریب ہے نہ دانی ہے اسے مجھ سے لدن حاصل ہے کیوں کہ میرے بدن اور اس کے درمیان میں کچھ نہیں یہ بغیر فاصلے کے میرے بدن سے چھو رہا ہے یہ مقام لدن ہے۔ قرآن کہاں سے آیا؟ پڑھو سورہ ہود من لدن حکیم

الخبر کہ میں اللہ کے لدن سے آیا اور جو میرا علم میرے اندر ہے یہ لدن نہیں یہ عندیت ہے نہ..... نہ اب نہیں پتہ کس کا دل دھڑکے گا۔ کس کا کلیجہ شق ہو جائے گا۔ کس کے پھول کھلے گا کس کے تنور جلے گا ہے، یہ حقیقت اسی لئے تو جب علماء مجتہدین سے فتویٰ پوچھا جائے تو وہ لکھتے ہیں عندی جواب هذه المسئلة میری عندیت میں اس مسئلے کا جواب یہ ہے یعنی میرے اندر سے جواب یہ نکلا ہے تو اللہ کہہ رہا ہے ومن عنده ان کا مالک بھی میں ہوں جو میری عندیت میں رہتے ہیں جاؤ پوچھ لو مولیوں سے کون ہے مخلوق جن کا وطن توحید کا بدن ہے (داد تحسین) نعرہ حیدری۔ کون ہیں یہ ذی شرف بندے جو تیری عندیت میں رہتے ہیں تیری کبریائی جن کا وطن ہے فرمایا غنفر ہذیان نہ بک بتایا نہیں کہ تیری مخلوق ایسی حقیقت سے بنی جسے جانتا کوئی نہیں جب علم سے پہلے بنے، اس وقت کوئی شے ہو تو وہاں رکھوں (اللہ اکبر) ولہ من فی السموت جو عندیت میں ہیں ان کا مالک بھی ہوں۔ نشانی کیا ہے نقوی صاحب ان کی؟ لایستکبرون عن عبادتہ ولا یستحسرون نہ کبھی انہوں نے میری عبادت سے تکبر کیا ہے اور جاگنا قرآن ہے پھنس گئے ہو ولا یستحسرون اور نہ ہی کبھی عبادت کرتے کرتے تھکتے ہیں پالنے والے کتنی عبادت کرتے ہیں؟ دو گھنٹے، چار گھنٹے سولہ گھنٹے، فرمایا ہذیان نہ بک۔ بس دن رات میری تسبیح کئے جا رہے ہیں کبھی سستی نہیں ہوتی۔ اللہ معاذ اللہ

مبالغے سے بھی کام لیتا ہے؟ نہیں، غضنفر تو غالی ہے یہاں تمہارے ایمان کا تماشا دیکھو یہ اپنے کچھ بندوں کی تعریف میں کہہ رہا ہے کہ بس دن رات عبادت میں۔ نہیں، میں نقوی صاحب ایک اور آیت پڑھتا ہوں سورہ فرقان عباد الرحمن الذین یمشون علی الأرض ہونا وأذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما والذین یبیتون لربہم سجدا وقیاما (۴۶)۔

فرمایا ”جو رحمان کے بندے ہیں جو زمین پر بڑے وقار سے چلتے ہیں کبھی تیز قدمی سے نہیں چلے جب کوئی جاہل ان سے گفتگو کرے کہتے ہیں سلامتی ہے یہ کہہ کر گزر جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے ساری ساری رات یا اللہ کے سجدے میں“ یا قیام میں جاؤ میری بات پر بھروسہ نہ ہو کسی اور عالم سے پوچھو بییتون فعل مضارع جمع کا صیغہ ہے درس کے مولویوں سے پوچھنا کہ فعل مضارع کے جملے میں کونسی خاصیت ہوتی ہے اسے کہنا پڑے گا کہ اس میں حال اور استقبال دونوں معنی ہوتے ہیں۔ یعنی ہمیشہ ایسا کرتے ہیں اور ہمیشہ ایسا کرتے رہے گے۔ جاگو، اللہ کہہ رہا ہے کہ کچھ ہیں ایسے جو ہمیشہ رات گزارتے ہیں قیام میں سجدے میں اور ہمیشہ ایسا کریں گے تو ہیں نا کچھ ایسے بندے جو ساری رات بس قیام میں یا سجدے میں سوتے نہیں، نہ سونا تو شاہد بھائی اللہ کی صفت تھی لا تأخذہ سنۃ و لا نوم تو اس کی صفت تھی یہ کون ہیں جو اس کی صفات کبریائی کے حصے دار ہیں۔ یہ نہیں کہا آیت نے کہ ایک

گھنٹہ روک دیتے ہیں عبادت دو گھنٹے روک دیتے ہیں یا تو قرآن کو بھی کہہ دو کہ ضعیف کتاب ہے غالیوں کی لکھی ہوئی ہے ورنہ انسان کا بچہ بن میدان ہیں نکل تو پھر ہیں نہ کچھ ایسے کہ جب تک اللہ کی دھرتی پر ہیں ساری ساری رات ایک لمحہ رُکے بغیر سجدہ قیام سجدہ قیام تو جو مصلیٰ چھوڑتے نہیں۔ بیوقوف اُن کی اولاد تیرے طریقے سے کیسے پیدا ہوتی ہے پھر ہیں نہ کچھ ایسے جو مصلیٰ چھوڑتے نہیں صاحب اولاد بھی ہیں اب شاہد بھائی بات ہو جائے گی لمبی، مجھے جانا ہے غیب کی طرف۔ سورہ سجدہ میں نقوی صاحب ایک اور آیت ہے وہ بھی کچھ مخلوق کی نشانیاں بتا رہا ہے اللہ تتجافی جنوبہم عن المضاجع (۶۱) فرمان علی کا ترجمہ تو موجود ہاگا تمہارے گھروں میں جا کے ترجمہ پڑھ لینا یہی لکھا ہوا ہے ”کہ یہ وہ بندے ہیں جن کے پہلو بستر سے آشنا نہیں“۔ میرے بارے میں کہہ سکتے ہو کہ یہ منبر سے آشنا نہیں؟ روز بیٹھتا ہوں، جو بندہ ایک بار بھی منبر پہ بیٹھا ہو نہیں کہہ سکتے یہ منبر سے آشنا نہیں، جو زندگی میں ایک بار بھی نہ بیٹھا ہو اس کے بارے میں کہہ سکتے ہو کہ یہ منبر سے آشنا نہیں تو اللہ کہہ رہا ہے تتجافی جنوبہم عن المضاجع جو بستر سے آشنا ہی نہیں صاحب اولاد بھی ہیں

یہ نشانیاں ساری ساری رات عبادت کرنا، کر رہے ہیں کرتے رہیں گے زندگی بھر بستر سے واقف نہ ہونا۔ آپ میں ہیں یہ علامتیں ظہیر زیدی

صاحب؟ تو پھر جن میں ہیں وہ ہیں کون؟ عباد الرحمن اللہ فرماتا ہے میرے بندے یہ ہیں۔ تو پھر جن میں یہ علامتیں نہیں انہیں ڈھونڈنا پڑے گا کہ کس کے بندے ہیں۔

جو رحمان کے بندے ہیں دعا بھی رحمان سے مانگتے ہیں رزق بھی رحمان سے مانگتے ہیں اولاد بھی رحمان سے مانگتے ہیں۔ رحمان نے تو تمہیں قبول کیا نہیں، ڈھونڈنا جب مل جائے تو سب کچھ اسی سے مانگنا جس کے تم بندے ثابت ہو جاؤ۔ ہاں تو اب یہ ہیں علامتیں جو عبادت سے نہیں تھکتے اور یہی ہیں وہ لوگ جو اس کی عنایت میں ہیں جو اس کے قرب میں۔ ویسے تو جعفر نقوی میرے ہر سامع کو ڈھونڈ لینا چاہیے مگر ناں! میں کبھی بھی اپنی ذات پر تفسیر بالرائے کا الزام برداشت کر سکتا ہی نہیں، میں قرآن کے وارث سے پوچھوں گا۔ وہ جس قبیلے کی طرف نشاندہی کریں گے کہ یہ ہیں وہ لوگ جو اللہ کے قرب اور عنایت میں رہتے ہیں۔ تو بس وہی ہونگے۔ صادق آل محمدؐ سے مفصل پوچھ رہا ہے کہ رجعت کیا ہے۔ (صلوٰۃ)

بڑی طویل و عریض حدیث ہے تقریباً بیس بائیس صفات پر مشتمل پورا عشرہ اگر میں اسی حدیث پر پڑھو تو ختم نہیں ہوگی اس میں ایک جملہ جواب دیتے دیتے اچانک یہ آیت تلاوت کی تمہارے امام ششم نے۔ و لہ من فی السماوات والارض و من عنده لا يستکبرون

”آسمانوں میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں، زمین میں جو رہتے ہیں ان کا مالک بھی میں اور جو میری عنایت میں رہتے ہیں اُن کا مالک بھی میں۔“ سرکار صادق رُکے، فرمایا یا مفضل لہ من فی السموات ہم الملائکة ومن فی الارض ہم الحان والبشر وکل ذی حركة من الذین عنده ؟

”اے مفضل آسمانوں میں رہتے ہیں فرشتے، زمین پر رہتے ہیں جن، بشر اور ہر متحرک جانور من الذین عنده وہ کون ہیں جو اس کے قرب میں رہتے ہیں۔“

قد خرجوا من جملة الملائكة و البشر جو نہ فرشتوں جیسے ہیں نہ بشر جیسے ہیں مفضل حیران ہو کر کہتا ہے مولّا میں کیا جانوں خود فرمائیں۔ اب پہلے قسم سن لو مجھ سے، اگر میں یہ جملہ کہہ رہا ہوں اپنی طرف سے خدا کرے یہیں میری زبان پر فالج گر جائے اور میں بولنے کے لائق نہ رہوں۔ دم آخر مجھے کلمہ نصیب نہ ہو، اس کے باوجود جو شک کرے اُس کے شجرہ میں شک۔ جب مفضل نے کہا مولّا آپ خود ہی بتائیں مولّا نے اپنے سینہ تو حید گنجینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

نحن الذین عنده ولا کون قبلنا

”اس کے قُرب میں رہنے والے ہم چودہ کے سوا کون ہو سکتا ہے۔“

(نعرہ حیدری)۔

اور کائناتیں نہیں فرمایا نقوی صاحب فرمایا لا کون قبلنا فرمایا: ”ہم تو وہ ہیں ہم سے پہلے ہونے والا تو کیا ہم سے پہلے تو ہونا بھی نہیں تھا (اللہ اکبر)۔ اب دیکھیں! یہ ہلول منبر کے قریب ہے، چونکہ ایک بندہ ہے ناں، اب ایک طرف شا کر بھائی آجائیں، ایک طرف اکرام، نقوی صاحب آگے آجائیں، آغا جی آجائیں، ظہیر زیدی آجائیں اسی طرح چودہ بندے منبر کے ارد گرد آجائیں، اب چودہ آدمیوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے منبر کو، اب جو بھی غصنفرتک پہنچنا چاہے گا، غصنفرتو منبر پہ بیٹھا ہے، تو ان چودہ میں سے کسی نہ کسی سے ٹکراؤ لازمی ہے، ان چودہ کے بغیر آپ مجھ تک پہنچ ہی نہیں سکتے تو بہتر ہے کہ ان چودہ سے بنا کے رکھو، اچھا! اب چودہ آدمی ہیں منبر کے گرد، ان چودہ میں سے کسی ایک سے ملنا ہے آپ نے، نقوی صاحب سے ملنا ہے، ظہیر زیدی صاحب سے ملنا ہے، باہر بندہ آئے، یار میں نے نقوی صاحب سے ملنا ہے، بھئی وہ مجلس ہو رہی ہے بانوسٹریٹ میں اور منبر کے قریب ہیں وہ، اب اگر وہ بندہ آ کے اُدھر کچھلی قطار میں، سڑک پر، گلی میں دائیں بائیں ڈھونڈ رہا ہو نقوی صاحب کو، پوچھا جائے کہ کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ یار مجھے بتایا گیا کہ نقوی صاحب منبر کے قریب ہیں، او جاہل کے بچے تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے؟ پہلے منبر ڈھونڈ، منبر کہاں ہے؟ پھر منبر کے آگے پیچھے دائیں بائیں قرب

میں تلاش کر، اب چونکہ منبر ہے ایک جہت میں، عزاء خانے کے شمال مغرب گوشے میں پڑا ہے، ایک ہے ناں!

پڑھی میں نے آیت ہے، بھاگ کر جاؤ گے کہاں، اللہ کہہ رہا ہے کہ یہ چودہ رہتے ہیں میرے قرب میں، پہلے تلاش کر اللہ کہاں رہتا ہے۔ اگر اللہ رہتا ہے مسجد میں، میں علیؑ کو ڈھونڈوں گا مسجد میں، اللہ رہتا ہے کعبہ میں، میں رسولؐ کو دیکھوں گا کعبے میں۔ اللہ رہتا ہے فرش پر، میں چودہ کی جستجو کروں گا فرش پر۔ اور اگر فرش سے عرش تک معلوم سے غیر معلوم دنیا تک کائنات کے ذرے ذرے پر وہ ہے تو پھر جہاں جہاں جلی ہے وہاں وہاں علیؑ ہے۔ (داد تحسین نعرہ حیدری۔ تو تین مقام ہیں ناں! ایک مقام ہے اللہ کی عندیت، اللہ کا قرب، اللہ کی حضوری، اور آیت کیا تھی زیدی صاحب؟ قل لا

يعلم من فى السموات و الارض الغيب الا الله

جو آسمان میں رہتے ہیں وہ بھی غیب نہیں جانتے، جو زمین میں رہتے ہیں وہ بھی نہیں جانتے، او جہالت کو دوستو اور علم کے بیرو! چودہ نہ زمین پہ رہتے ہیں نہ آسمان پہ، یہ تو اللہ کے قرب میں رہتے ہیں! ویسے بھی نقوی صاحب اسے کلیہ نہیں بنایا جاسکتا، حالانکہ ایسی آیتیں ہیں جو بظاہر حصر پٹی ہیں، کلیہ پٹی ہیں لیکن پھر استثناء پیدا ہو جاتا ہے، مولوی تو یہاں چار دیواری بناتا ہے ناں! بس اللہ کے بغیر کوئی غیب نہیں جانتا، کیسے مان لیں کہ نبیؐ جانتا ہے؟

کیسے تسلیم کر لیں کہ علیؑ جانتا ہے؟ اس سے زیادہ حصر والی آیتیں ہیں، اور پھر تو مانتا ہے، ٹھہرو ٹھہرو! مثلاً سورہء سجدہ میں ہے اور یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ مانتے ہو یا نہیں مالہ من دونی ولیا و لا شفیع اللہ کہتا ہے خبردار نہ میرے بغیر کوئی ولی ہے نہ میرے بغیر کوئی شفیع ہے، اب حصر قائم کر دیا، اور یہاں نشانیاں بھی نہیں وہاں کم از کم نشانیاں تو ہیں کہ زمین و آسمان والے نہیں جانتے، جو اس سے الگ رہتے ہیں وہ جانتے ہیں، یہاں تو نشانی بھی کوئی نہیں کہ اللہ کے بغیر نہ کوئی ولی نہ کوئی شفیع، پھر نبی کو شفیع کیوں کہتے ہو؟ نبی کو ولی کیوں کہتے ہو اور شیعوں نے علیؑ کو ولی کیوں سمجھتے ہو؟ نہیں نہیں یہ تو کوئی بات نہ ہوئی! یہ تو ظلم ہے، دعائے خیر پڑھ کے جانا پڑے گا آج، کہ آج کے بعد نہ علیؑ کو ولی مانو گے نہ نبیؐ کو ولی مانو گے! ٹھیک ہے ناں؟ سورہء کھف میں ہے مالہم من دونہ من ولی و لا یشرک فی حکمہ أحد فرمایا نہ تو میرے بغیر کوئی ولی ہے اور نہ ہی میں حکم میں فیصلے میں کسی کو اپنا شریک بناتا ہوں بس ہر فیصلہ مجھ اللہ سے لیا کرو، نہیں نہیں پھر آج دعائے خیر پڑھو کہ مولوی سے لے کر کسی نبی تک کسی سے کوئی مسئلہ پوچھو گے نہ کسی سے کوئی فیصلہ کراؤ گے! جی ہاں اللہ خود کہہ رہا ہے کہ لا یشرک فی حکمہ أحد اکہ میں نے کسی ایک کو بھی حکم ہونے کے معاملے میں شریک نہیں کیا، یہاں تو دعاء خیر پڑھ نہیں رہے ہو حالانکہ وہ صاف کہہ رہا ہے کہ میرے بغیر کوئی ولی

نہیں، تم دو ولی مان رہے ہو اس کے علاوہ، وہ کہہ رہا ہے میرے بغیر کوئی شفیع نہیں، تم نبی کو شفیع بنا رہے ہو، یہاں تمہیں توحید کے دُخم نظر نہیں آئے؟ یہ علم غیب پر کیوں نظر آئے؟ جس طرح یہاں مرحم لگا لو گے ناں زخموں پر! ایک پھاہا غیب پر بھی رکھ لینا، اور آؤ تم سے قیامت تک تحلیل نہیں ہوگی، میں نے جب اللہ سے پوچھا، میں کسی کو حکم بنانے میں شریک نہیں کرتا، میں اکرام بھائی قرآن پڑھ رہا تھا کہ سورہٴ نساء کی آیت نے توجہ مبذول کرائی فرمایا فلا وربك لا يؤمنون حتى فیما شجر بینہم تیرے رب کی قسم محمدؐ اُس وقت تک کوئی بندہ مؤمن نہیں ہو سکتا ہی نہیں جب تک دینی دنیاوی جھگڑوں میں تجھے اپنا حکم نہ بنائے پالنے والے یہ کیا جیستان ہے؟ مجھے تو تو نے لٹو کی طرح گھما دیا اُدھر کہتا ہے کہ میں کسی کو حکم بنانے میں شریک نہیں کرتا، اُدھر میرے سر پہ تلوار لٹکا دی کہ میں مؤمن ہی نہیں جب تک نبی کو حکم نہ بناؤں، آواز قدرت آئی جاہل نہ بن حکم میں ہوں تو مجھ تک آئے گا مجھ سے پوچھنے؟ تیری رسائی ہے مجھ تک؟ جب نہ تو مجھ تک آئے نہ میں تجھ سے ملوں، میں نے درمیان میں اپنے حبیبؐ کو رکھ جس نے اسے حکم بنایا اس نے مجھے بنایا اسی طرح ولی میں ہوں میں نے نبی کو ولی بنایا علیؑ کو ولی بنایا تا کہ جو انہیں ولی مانے اس نے مجھے مانا، میری ولایت کیا ہے تم نہیں جانتے، یہ دونوں بھائی بتائیں گے، میں فیصلے کیسے کرتا ہوں تمہیں خبر نہیں، یہ بتائیں گے اسی طرح

غیب کا مالک میں ہوں غیب میں ہے کیا کیا؟ یہ بھی یہ بتائیں گے، جو زمین و آسمان سے باہر نہیں رہتے غیب دان تو نقوی صاحب مجھے وہ بھی نظر آتے ہیں، رہتے زمین پر ہیں غیب کی خبریں بتا رہے ہیں اور ایک بھی مولوی نظر نہیں آیا مجھے نہ شیعوں میں نہ سنیوں میں کہ جس نے یہ کہا ہو کہ نہیں نہیں یہ کیسے غیب دان ہو گئے، پتا نہیں اپنے نبی سے کیا وٹ ہے مسلمانوں کو، یہ شرف کلمہ گویوں کو ملا ہے، اپنے نبی کو نیچے کھینچ رہے ہیں، نہیں جانے دینا اوپر، ہر امت نے اپنے نبی کو اونچا اڑانے کی کوشش کی ہے جتنے پر نہیں تھے اس سے بھی زیادہ، اور تیرا نبی اتنا اونچا تھا کہ جہاں جبرائیلؑ کے شہہ پر نہیں پہنچے، تو اسے نیچے لارہا ہے اور پھر ماشاء اللہ سے جو علی ولی اللہ پڑھنے والے ہیں ان کا شرف تو اور اونچا ہے، مولا اللہ نے وہ دیا، ہے بندہ لگے خدا، اور ہر مقام پہ پستی میں اتارنے کی کوشش، ان کے لیے انکار ہے، میں ایک دو مثالیں عرض کر دیتا ہوں۔ سورہ نوح پڑھو اللہ بتا رہا ہے کہ میں نے طوفان کیوں بھیجا، کیونکہ نوحؑ نے ہم سے کہا تھا دلیل کے ساتھ اس لئے ہم نے طوفان بھیج دیا۔ پالنے والے کیا دلیل؟ کہا وقال نوح رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا أنک أن تذرهم یضلوا عبادک ولا یلدوا ألا فاجرا کفسارا (۷۲) نوحؑ نے کہا اے میرے رب زمین پر ایک کافر بھی باقی نہ چھوڑ۔ پہلے مجھے ایمان سے بتاؤ کبھی ایک ضلع کے حاکم نے دوسرے ضلع سے

مجرم کو پکڑا ہے؟ نہیں بابا حدود ہیں اپنی اپنی اُرسلنا نوحا اُلی قومہ نوح کی حد تھی اس کی اپنی قوم، یہ پوری زمین پر پھیلا کے مانگ رہا ہے لاتذر علی الارض پوری زمین پر ایک کافر بھی نہ چھوڑ، اللہ نہ کہتا اپنی حد تک رہ! اپنی قوم کو غرق کر، یہ ساری زمین کا کیا جرم ہے؟ دلیل دی ہے نوح نے اور اللہ نے مان لی فرمایا: اُنک تذرہم اگر تو نے چھوڑ دیئے تو پھر جانتا ہے کیا ہوگا؟ یضلو عبادک تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے۔ یہ ولا یلدوا اُلا فاجرا کفار اور قیامت تک جو بھی پیدا ہوگا یا فاجر ہوگا یا کافر ہوگا۔ اللہ نے طوفان بھیج دیا زیدی صاحب یہ نہیں کہا کہ عالم الغیب میں ہوں یا تو ہے؟ کہنا چاہیے تھا نا اللہ کو کہ تجھے کیسے خبر ہو گئی کہ آج کے بعد مومن پیدا نہیں ہوگا۔ نوح جو اتنے سے علاقے پر حجت ہے اُس کا غیب تو قیامت تک کے صحن میں دیکھ رہا ہے اور جو پہلے سے حجت ہی عالمین پر ہیں۔ ان کا غیب کیا ہوگا۔ اچھا عیسیٰ کا ایک دعویٰ ہے اور شا کر بھائی سورہ آل عمران میں بنی اسرائیل سے کہہ رہا ہے چونکہ پہلا رسول ہے نوح، آدم رسول نہیں ہے اور میرے رسول سے پہلے آخری عیسیٰ۔ اسی لئے دو مثالیں دے رہا ہوں تاکہ درمیان میں سارا کچھ سمجھ جاؤ کلیہ ہے فلسفہ ہے۔

اُنی اُحلق لکم من الطین کھیٹا الطیر فانفخ فیہ فیکون طیرا
باذن اللہ وأبری الأکمہ والأبرص وأحی الموتی باذن اللہ وأنبئکم

بما تأكلون وما تدخرون في بيوتكم أن في ذلك لآية لكم أن كنتم
مومنین (۹۴)۔

میں مٹی سے ایک پرندہ خلق کرتا ہوں کسی نے شاہد بھائی یہاں شرک کا
فتویٰ نہیں لگایا، کسی نے یہ نہیں کہا کہ خالق اللہ ہے یا عیسیٰ، کسی نے یہ نہیں کہا
کہ توحید زخمی ہوگئی ہے۔ یہ آخر توحید ہمیشہ علیٰ سے ہی زخمی کیوں ہوتی ہے۔
(نعرہ حیدری) عیسیٰ کہہ رہا اُنی اُخلق میں خلق کرتا ہوں، اور دوسرے مقام
پر اللہ کہہ رہا ہے اُذْ خَلَقْ یَا ہے جب تو خلق کرتا تھا؟ عیسیٰ کو اللہ خالق مان
رہا ہے کہ میں پھونک ماروں گا اور وہ اذن الہی سے اڑ جائے گا اور انہیں بتاتا
ناں چلوں نقوی صاحب! کہ اسی اذن اللہ کو لے کر۔۔۔ کہ بأذن اللہ تو ہے
ناں! پہلی بات تو یہ ہے کہ بأذن اللہ کا منکر کون ہے؟ اور پھر بأذن اللہ کا یہ
مطلب ہے کہ جب حجت خدا کچھ کرنے لگے پہلے اللہ کے نام درخواست لکھتی
ہے کہ مجھے اجازت ہے ایسا کرنے کی؟ اچھا! میں جو بول رہا ہوں اس وقت
منبر سے! اللہ کے اذن کے بغیر؟

بولو! تم جو سن رہے ہو، نعرے لگا رہے ہو، ہاتھ اٹھا رہے ہو، اللہ کے اذن
کے بغیر؟ کہتے ہوں ناں کہ اس کے اذن کے بغیر پتہ نہیں ہلتا، پھر داد دینے سے
پہلے پوچھتے ہو کہ ہاتھ اٹھاؤں یا نا اٹھاؤں؟ میں لفظ بولنے سے پہلے اکرام
صاحب پوچھتا ہوں اللہ سے؟ کہ لفظ بولوں یا نہ بولوں؟ اپنے سے بھی گیا

گزرنا سمجھتے ہو خدا کی حجتوں کو؟ اذن اللہ کا یہ مقصد ہے ہی نہیں، اور پھر نقوی صاحب میرا چیلنج ہے! پوری کائنات میں بأذن اللہ کی شا کر رضوی مثالیں ہی دو ہیں تیسری مثال کوئی مائی کا لعل پیش کر دے بیعت کر لوں گا ایک مثال قرآن میں ہے، ایک حدیث میں، قرآن میں عیسیٰ کی حدیث میں علی کی بس، یا قرآن میں عیسیٰ نے کہا کہ میں بأذن اللہ کر رہا ہوں یا حدیثوں میں علی نے کہا کہ میں جو بھی کرتا ہوں بأذن اللہ کرتا ہوں، ایک بات پر میں کہوں کہ میری مجال نہیں اور میرے شاگردوں میں عاقل رضا، جعفر رضا، تہذیب رضا فقرہ بول جائیں اس کے بغیر، یعنی میں تو کہوں کہ میری کیا مجال اور یہ نہ کہیں کہ میری کیا مجال! سوچو گے تو ضرور کہ چکر کیا ہے؟ استاد کہتا ہے میری کیا مجال شاگرد کہتے نہیں! جبریلؑ ایک چھوٹا سا شاگرد ہے علیؑ کا، مریمؑ کو عیسیٰؑ جیسا بیٹا دینے آیا ہے اور کہہ رہا ہے اِنَّمَا اَنَا رَسُولُ رَبِّكَ لِاهْبِ لَكَ غُلَامًا ذَكَرْنَاهُ فِي الْقُرْآنِ، مجھے دکھاؤ قرآن میں کہیں جبریلؑ نے کہا ہو بأذن اللہ، جبریلؑ نے نقوی صاحب بأذن اللہ نہیں کہا، بلکہ کہا کہ میں دینے آیا ہوں اور اللہ نے بھی نہیں کہا کہ بیٹا دینا تیرا کام ہے یا میرا؟ دوسری مثال سن لو، تخت بلقیس آنا ہے ملک سبا سے، سلیمان بن داؤد کہتے ہیں ہے کوئی باکمال؟ کتنی دیر میں لے آئے گا؟ آصف بن برخیا کہہ رہا ہے اِنَّا اَتَيْنَكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ

یرتد ألیک طرفہ میں لے آؤں گا آنکھ کے واپس آنے سے پہلے، پوری جائیداد لکھ دیتا ہوں کہیں بأذن اللہ دکھاؤ! یہ وجہ کیا ہے؟ علیؑ کا شاگرد علیؑ سے چھوٹا ولیؑ، وہ بأذن اللہ نہیں کہتا بلکہ کوئی باکمال نہیں کہتا! یا قرآن میں عیسیٰؑ کہتا ہے بأذن اللہ یا حدیث میں علیؑ! چکر کیا ہے لاہور والو؟ کیونکہ پوری کائنات میں عیسیٰؑ اور علیؑ ہی ایسے ہیں جنہیں جاہلوں نے خدا کہا ہے، عیسیٰؑ کو بھی خدا کہا گیا، علیؑ کو بھی اللہ سمجھا گیا، اس لیے دونوں حفاظت توحید کی خاطر کہتے ہیں ہم جو بھی کر رہے ہیں بأذن اللہ کر رہے ہیں، توحید بچانے کے لیے، اور چونکہ آصف بن برخیا کو کسی نے خدا نہیں کہا اس لیے اس نے بأذن اللہ نہیں کہا، جبرئیل کو کسی نے خدا نہیں کہا اس لیے اس نے بأذن اللہ نہیں کہا، سلیمان بن داؤد کو کسی نے خدا نہیں کہا اس لیے اس نے بأذن اللہ نہیں کہا، تو معلوم یہ ہوا کہ حجت خدا پر واجب نہیں بأذن اللہ کہنا واجب ہوتا تو پھر ہر حجت کو کہنا پڑتا، جنہیں اللہ کہا گیا وہ صرف توحید بچانے کے لیے یہ کہتے رہے۔ بس نقوی صاحب بات ختم ہو گئی میں نے جو پیغام پہنچانا تھا آج کی مجلس میں پہنچ گیا کہ میں خلق کرتا ہوں پرندہ، مٹی خمیر کروں گا فأنفخ فیہ فیکون طیرا بأذن اللہ پھر اس میں پھونک ماروں گا اور وہ اللہ کے اذن سے اُڑ جائے گا وأبری الأکمہ والأبرص وأحی الموتی بأذن اللہ میں مادرزاد اندھوں کو شفا دیتا ہوں، میں دیتا ہوں، لے کر نہیں دیتا، میں دیتا ہوں۔ ماں کے

پیٹ سے جو برص کا بیمار پیدا ہوتا ہے اُسے شفا میں دیتا ہوں و اُحی الموتی
مردوں کو میں زندہ کرتا ہوں باذن اللہ، اور آگے کیا کہہ رہا ہے و انبئکم
بماتاکلون و ماتدخرون فی بیوتکم اور آؤ میں تمہیں غیب کی خبریں
بتاؤں، میں بتاؤں کیا کیا کھا کے آئے ہو۔ میں بتاؤں تمہارے گھروں میں
کیا کیا چھپا ہوا ہے۔ آپ نے دیکھا جب خالق ہونے کی بات تھی نقوی
صاحب، کہا یہ باذن اللہ ہے۔ جب مردوں کو زندہ کیا کہا یہ باذن اللہ ہے
جب غیب کی بات بتائی آگے باذن اللہ نہیں کہا۔ کیوں؟ تاکہ پتہ چل جائے
کہ جہاں بڑی بات تھی وہاں باذن اللہ کہا جو چھوٹی بات ہے باذن اللہ کیوں
کہوں، تو مردوں کو زندہ کرنا بڑی بات ہے۔ خلق کرنا بڑی بات، شفا دینا بڑی
بات، غیب دان ہونا چھوٹی بات، شفا چودہ کے لئے مانتے ہو وہ تو فطرس تک
مانتے ہو۔ مردوں کو زندہ کرنا مانتے ہو وہ تو ہزاروں کا مانتے ہو اور جو چھوٹی
بات ہے اہلیان لاہور پتا نہیں آپ کو علماء نے بتایا یا نہیں چونکہ آپ نے پوچھنا
چھوڑ دیا علماء مولوی صاحبان نے کتابیں پڑھنا چھوڑ دیں۔ جب یہ سارے
دعوے کئے ہیں عیسیٰؑ نے فقط دعوے نہیں کئے کر کے دکھائے ہیں عمر کتنی تھی
عیسیٰؑ کی؟ دو روایات ہیں۔ ایک روایت ہے سات سال اور دوسری ہے آٹھ
سال تھی۔ سات سال کا عیسیٰؑ خالق بھی ہے شافی ہے محی بھی ہے عالم الغیب
بھی ہے۔ ڈوب مر، عیسائی بن جا، چھوڑ دے محمدؐ کا کلمہ، عیسیٰؑ سات سال کا عالم

الغیب، تیرا نبی چالیس سال کا بھی عالم الغیب نہیں۔ میرا رسول پھر رسول ہے، آؤ اس کے وصی کو دکھاؤں ختم ہوگئی جعفر نقوی میری بات، کسی نے کوئی بات پوچھی امیر کائنات سے، ابھی جملہ ختم نہیں ہوا تھا ٹھک سے میرے مولا نے جواب دیا ششدر رہ گا بکا ہو کے وہ کہتا ہے ما أسرعک یا علی یا علی کتنی جلدی آپ نے جواب دے دیا! مولا فرماتے ہیں

کم من أصابع علی يدک؟ تیرے ہاتھ کی انگلیاں کتنی ہیں؟ اس نے ٹھک سے کہا پانچ مولا نے فرمایا ما أسرعک یا رجل کتنی جلدی جواب دے دیا ہے تو نے (داؤد تحسین) کہا مولا اس میں کمال کونسا ہے؟ ہاتھ تو ہر وقت میرے سامنے رہتا ہے، فرمایا جاہل کائنات کا کونسا گوشہ ایسا ہے جو علی سے اوجھل رہتا ہے! جو کائنات کو تھیلی کی طرح دیکھے، کل رات میں نے یہیں پہ بات چوڑی تھی ناں؟ کہ یہ عالم الغیب نہیں یہ تو ناظر الغیب ہیں، یہ بتاؤ کہ عالم بڑا ہوتا ہے یا عارف؟ آپ سب جانتے ہیں کہ اللہ ہے، عارف ہو اللہ کے؟ اللہ کا عارف تو آدم بھی نہیں ہے، اللہ کے عارف کائنات میں ہیں ہی دو، لا یعرف اللہ الا أنا و علی تیرے نبیؐ نے کہا کا اللہ کا عارف یا میں ہوں یا علیؑ بس، اسی لیے حدیث میں یہ نہیں آیا کہ من لم یعلم امام زمانہ بلکہ من لا یعرف امام زمانہ مات میتة الجاهلیة جو اپنے امام زمانہ کی معرفت کے بغیر مر گیا، جانے بغیر نہیں! جانتے تو سارے شیعہ ہیں کہ

بار ہواں ہے

خوش رہو، آباد رہو مولاً تمہاری عبادت قبول فرمائیں۔ بہت پڑھ لیا تھوڑا پڑھنا ہے اور چونکہ یہ بھی حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ علم کے دریا بہا دیئے جائیں جب تک چار آنسو نہ نکل جائیں شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی، وی ہمارے علم سننے نہیں آتی، اسے ہماری خطا بتوں سے غرض نہیں۔ جب کسی نے پوچھا کہ بی بیؑ کیوں جاتی ہو مجلس میں تو فرمایا کہ میں تو صرف پر سے کے لئے جاتی ہوں۔ چونکہ علیؑ کی بیٹی کی حسرت رہی ہے یہ آنسو۔ درد کا ہر گوشہ سننے والوں کے سامنے ہوتا ہے پڑھنے والے کا کام ہے کوئی نہ کوئی تصویر سامنے لانا، یاد دلادینا، یاد میں دلاتا ہوں آنسوؤں کی بھیک خود مانگ لینا۔ جب یہ سیدانہوں کے محلِ مقتل میں پہنچے۔ کتابوں میں بہت زیادہ تکلیف دہ جملے ہیں میں وہ نہیں پڑھوں گا، تکلیف دہ جملے تو یہ بھی ہیں جو میں پڑھوں گا مگر اس سے زیادہ نرم الفاظ شاید میرے امکان میں نہیں ہیں۔ تمام علماء مقاتل نے لکھا کہ علیؑ کی بیٹی (صلوٰۃ اللہ علیہا) کو چونکہ عباسؑ تو تھا نہیں جو اونٹ پر بٹھاتا اور علیؑ کی بیٹی اُترتی۔ حسینؑ تو نہیں تھا جو ایک تھا بھی وہ خود اتنا مجبور تھا (اللہ اکبر) ذات واجب کی قسم، یہ علم گواہ، تیرہ معصوم تم میں، دو ماں بیٹیاں میری ماؤں بہنوں میں، گواہ ہیں یہ پندرہ معصوم میرے! جانتے ہو؟ یہ نماز کے بعد جو زیارت پڑھتے ہو اور یہ انگلی اٹھا کے کیوں پڑھتے ہو پوچھا ہے کبھی علماء سے کہ یہ

زیارت سنت کس کی ہے؟ اور انگلی کیوں اٹھائی جاتی ہے سب سے پہلے سلطان کربلاء کی زیارت گیارہ محرم کو کربلا کی جھلستی ہوئی ریت پر علیؑ کی بیٹی (سلام اللہ علیہا) نے پڑھی ہے۔ (اللہ اکبر) بات سمجھ میں آگئی تو قبر میں بھی ماتم کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس طرح اُترنا پڑا علیؑ کی بیٹی کو جیسے عباسؑ گھوڑے سے اُترے تھے۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ تمہیں علماء نے کیا بتایا ہے۔ عباسؑ کے اُترنے کے کس انداز سے واقف ہو تم جس رنگ سے عباسؑ نے زین چھوڑی اس انداز سے علیؑ کی بیٹی نے اونٹ کی پشت چھوڑی۔ پھر ہاتھ جوڑ دیتا ہوں لفظ میرے نہیں تمہارے خون رونے والے امامؑ نے فرمایا میں قبر تک خون روتا رہوں حشر تک خون بہاتا رہوں تو مجھے وہ درد کا لمحہ نہیں بھول سکتا قید تو ہم سب تھے لیکن میری پھوپھیوں نے اونٹ چھوڑ تو دیئے فرمایا: میں تو وہ بدنصیب ہوں کہ اپنے بابا کی زیارت کرنے کے لئے اونٹ سے نہیں اُتر سکا۔ مولاً اس کی وجہ؟ فرمایا لأنہم شدّونی علیٰ بعیرٍ أعزل فرمایا ایک لاغر اور لنگڑے اونٹ کے ساتھ شامیوں نے مجھے باندھ رکھا تھا اور میں وہ منظر بھلا نہیں سکتا کہ ادھر میری پھوپھی حضرت سیدہ زینب سلام اللہ علیہا نے اونٹ کی پشت چھوڑی بلا تشبیہ چونکہ ہاتھ بی بی کے بھی گردن سے بندھے تھے ۶۳ بیبیاں علیؑ کے پیچھے کھڑی ہوئیں پیش نماز کی صورت میں علیؑ کی بیٹی کے منہ سے جملہ کلا السلام علیک یا ابا عبد اللہ، السلام علیک یا ابن

رسول اللہ اور یہ کہہ کر حضرت سیدہ زینبؓ زمین پر گری گر کر تڑپنے لگیں۔
 بندھے ہوئے اونٹ کی پشت سے سجاڈ نے کہا پھوپھی تڑپ کیوں رہی ہو سید
 سجاڈ انصاف کر تیرے بابا کی زیارت پڑھ رہی ہوں میں انگلی نہیں اٹھا سکتی
 میں تیرے بابا کی لاش کی طرف اشارہ نہیں کر سکتی۔ اس دن سے حضرت سجاڈ
 رو رو کر کہتے تھے جو بھی زیارت پڑھے ہمارے ہر جدار سے کہہ دینا میری
 پھوپھی حضرت سیدہ زینبؓ کی حسرت ہے کہ جب میرے غریب کر بلا بابا کی
 زیارت پڑھو۔ میرے بابا کی قبر کی طرف انگلی سے اشارہ کرنا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ

الا لعنة الله على القوم الظالمين

تیسرا خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

قال ألم اقل لكم أنى أعلم الغيب السموات والارض

أعلم ماتبدون وما كنتم تكتمون

سورہ البقرہ سے ایک مشہور زمانہ آیت تلاوت کی ہے میں نے، گزشتہ مجالس میں بہت کچھ یقیناً آپ حقیقت غیب کے بارے میں جان چکے، اس سلسلے کو آگے برہانے کی کوشش کر رہا ہوں، میں نے پہلے عرض کیا تھا کہ پانچ مجالس اس ہمہ جہت اور ہمہ گیر موضوع کے لیے بہت کم ہیں یہ موضوع اتنا وسیع ہے کہ باوجود کم از کم پچاس مجالس ہوں اور پھر اس کے بعد مجھے کچھ تسلی ہوگی کہ میں نے غیب پر کچھ بحث کی! وقت یاد دلایا ہے اللہ نے تخلیق آدم کا! میں جلدی جلدی آپ کو پوری آیت یاد دلادیتا ہوں

أذقال ربك للملكة أنى جاعل فى الأرض خليفة قالوا

أتجعل فيها من يفسد فيها و يفسك الدماء و نحن نسبح بحمدك

و نقدر لك قال أنى أعلم ما لا تعلمون فعلم آدم الأسماء كلها ثم
عرضهم على الملائكة قال أنبئوني بأسماء هؤلاء أن كنتم صادقين
قالوا سبحانك لا علم لنا ألا ما علمتنا أنك أنت العليم الحكيم قال
يا آدم أنبئهم بأسمائهم فلما أنبأهم بأسمائهم قال ألم أقل لكم أنى
أعلم غيب السموات والأرض وأعلم ما تبدون و ما كنتم تكتمون
وقلنا للملائكة اسجدوا لآدم

(سورہ البقرہ-۴۳)

وقت یاد دلایا ہے اللہ نے تخلیق آدمؑ کا اے میرے حبیبؑ یاد کر اُس وقت
کو جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا، یاد اُسے ہی کروایا جاتا ہے جو
موقع پر موجود ہو۔ جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا انسی جاعل
فی الارض خلیفہ میں زمین پر اپنا ایک نائب بھیجے لگا ہوں۔

فرشتوں نے کہا اسے بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا، خونریزیوں کرے
گا۔ یہاں میں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں کہ تمہارے اس باپ آدمؑ
سے پہلے دس لاکھ آدمؑ گزرے ہیں۔ اسی حدیث کو امام ششمؒ کے ایک صحابی
نے پڑھا تو اُس کا دل بھی چل گیا۔ سینہ تنگ ہو گیا، بھاگا فوراً مولاً کی خدمت
میں مولاً! ایسی حدیثیں گڑھ لی ہیں لوگوں نے کہ میرا دل چاہتا ہے میں
انہیں جلادوں۔ فرمایا رُک! حدیث کے بارے میں یوں بول کے ایمان کا

دشمن نہ بن۔ اب مولّا نے اُس سے یہ نہیں پوچھا کہ کونسی حدیث؟ وہ یہی پڑھ کر گیا تھا کہ دس لاکھ آدم۔ مولّا فرماتے ہیں من این علم الملائكة بأفساد بنی آدم۔

جب فرشتے ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے کہ اس کو بھیجے گا جو زمین پر فساد کرے گا، خنزیری کرے گا فرمایا یہ علم غیب فرشتوں میں آیا کہاں سے تھا اس سے پہلے اولادِ آدم کو دیکھ چکے تھے تو کہہ رہے تھے۔ (داد تحسین)۔

مشاہدے کے طور پر۔ اسے بھیج رہا ہے جو فساد کرے گا، خنزیریاں کرے گا نحن نسبح بحمدك ونقدس لك ہمیں بنا خلیفہ ہم تیری حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تقدیس۔ عبادت کے کئی رکن ہیں۔ نہ قیام کا ذکر کیا فرشتوں نے، نہ رکوع کا، نہ سجدے کا، نہ شہد کا، نہ قعود کا، نہ سلام کا، نحن نسبح ناز بھی کیا تو تسبیح پر۔ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں، ہمیں اپنی خلافت اور نیابت عطا کر۔ مجھے نہیں خبر کہ کس کا کلیجہ درمیان سے چر جائے گا اور کون پایہ عرش کو چھو لے گا۔ خطیب منبر سلونی کو فہ کی مسجد اعظم کے منبر پر فرما رہے ہیں۔ اوکو فہ والو! جانتے ہو وہ تسبیح کیا تھی جس پر فرشتے ناز کر رہے ہیں۔ فرمایا: أن الملائكة لتذاكر فضلی وذالك تسبیحها عند الله فرشتے ایک دوسرے کو مجھ، علیؑ کے فضائل سناتے ہیں اللہ تسبیح لکھتا ہے۔ (علیٰ حق) سورہ انفال میں آج تک مولوی نے یہی تصور دیا کہ نثار عباس کہ فرشتہ آتا

ہے اور نبی گو بتاتا ہے کہ اللہ یہ کہہ رہا ہے اور سورہ انفال میں اللہ اپنے حبیب سے کہہ رہا ہے اَوْحٰی رَبُّكَ اِلٰی الْمَلَائِكَةِ یَا ذَرِّبْ تِیْرًا وَّرَدِّ گار فرشتوں کو وحی کرتا ہے تو پھر قرآن میں چودہ سو سال پہلے یہ دعوت فکر موجود ہے کہ فرشتوں تک وحی آتی ہے تو کس ذریعے سے؟ کیونکہ اللہ غنفر کی طرح نقوی صاحب نہیں بولتا، غنفر بول رہا ہے لبوں کی حرکت سے، زبان کی جنبش سے، لبوات کی حرکت سے، پھیپھڑوں کے سکڑنے پھیلنے سے، جاؤڈاکٹروں سے پوچھ لینا، علم الابدان کے ماہروں سے کہ جس کے یہاں پھیپھڑا نہ ہو وہ شے بول ہی نہیں سکتی، مچھلی میں پھیپھڑا نہیں، نہیں بول سکتی، چیونٹی جیسی حقیر شے میں بھی پھیپھڑا ہے، کلام ہوتی ہے پھیپھڑے سے اللہ پھیپھڑے رکھتا ہے؟ حلق اللہوات رکھتا ہے؟ نہیں نہیں علی ولی اللہ پڑھنے والوں سے کہہ رہا ہوں، تم علم کلام کی جو کتاب اٹھا کے دیکھ لو، جہاں متکلم کا باب ہے کہ وہ کلام کرتا ہے، وہاں علماء کلام نے یہی لکھا وہ زبان سے نہیں بولتا، لبوں سے گفتگو نہیں کرتا، وہ متکلم بایں معانی ہے کہ کسی شے میں کلام خلق کرتا ہے، بھی طور پہ موسیٰ کھڑا ہے کبھی پتھر میں کلام پیدا کر دی کبھی جھاڑی میں، کبھی آگ میں، آگ ہے تو کلام ہو رہی ہے، اب یوں سوچو کہ ابھی اللہ نے دنیا کی کوئی شے نہیں بنائی پہلی کن کہنا چاہتا ہے، شے تو ہے نہیں اور جس طرح ثار عباس نے مجھ سے سوال کیا امیر ممکنات سے کسی نے پوچھا تھا کہ جب اللہ زبان نہیں

رکھتا تو پھر کن اور خصوصاً پہلی کن اس نے کیسے کہی؟ تبسم زیر لب سے میرے مولانا فرمایا أما علمت أنا لسان الله الناطق تو جانتا نہیں کہ اللہ کی بولنے والی زبان میں ہوں؟

ہمیں بناوے قال انی أعلم ما لا تعلمون فرمایا جسے میں جانتا ہوں اسے تم نہیں جانتے۔ بس آدم ہی ٹھیک ہے خلیفہ پھر اللہ فرماتا ہے میرے فرشتوں کو سبق سکھانے کے لئے تھوڑا اہتمام کیا علم آدم الاسماء کلہا آدم کو سارے کے سارے اسماء پڑھادیئے ثم عرضہم علی الملئکة پھر انہیں ملائکہ کے سامنے پیش کیا۔ یہاں ہم کی ضمیر استعمال ہوئی ہے ذوی العقول کے لئے ہے۔ اسماء کے لئے یہ ضمیر ہو سکتی ہی نہیں مسمیٰ کے لئے ہوتی ہے۔

اور ان سے کہا انبؤونی باسماءہولاء مجھے بتاؤ کہ ان کے نام کیا ہیں۔ اب افسوس ڈاکٹر صاحب مجھے یہ ہے کہ مجھے بحث کرنا ہے علم غیب پر، ورنہ ایک ایک حرف اسرار کے سمندر سمیٹے ہوئے ہے۔ انبؤونی مجھے بتاؤ بأسماءہولاء کہ ان کے اسماء کیا ہیں قالوا سبحنک لا علم لنا ألا ما علمتنا فرمایا کہ تیری ذات تسبیح کے لائق ہے، ہمیں کوئی علم نہیں مگر بس وہی جو تو نے پڑھایا اس سے زیادہ ہم نہیں جانتے تو علیم بھی ہے، حکیم بھی ہے۔ پھر اللہ کہتا ہے یا آدم أنبئہم بأسمائہم ان کو بتا ان کے اسماء نہیں۔ نہیں

یقیناً 80 فیصد سے زیادہ لوگ سوچ میں گم، جب فرشتوں سے کہا کہ مجھے بتاؤ ان کے نام کیا ہیں آدم سے یہ نہیں کہا کہ مجھے بتا، آدم سے کہا کہ انہیں بتا یعنی اللہ نے پہلے دن خلافت کے آغاز سے یہ بتا دیا ہے خلیفہ ہوتا ہی وہی ہے جو انسانوں سے پڑھے نہیں فرشتوں کو پڑھا سکے۔ (دادو تحسین)

فلما أنبأهم باسمائهم

جب آدم نے انہیں بتادیئے ان کے اسماء اور شاہد بھائی امتحان صرف اتنا تھا، جو جانتے ہو جانتے ہو جو نہیں جانتے جان لو، نقوی صاحب بعض ظاہر بین مولوی خدا کی توہین کر جاتے ہیں کہ اللہ نے آدم کو نام بتادیئے تھے فرشتوں کو نہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہی عدل ہے اللہ کا، یعنی کمرہ امتحان میں Examiner ایک طالب علم کو پرچہ آؤٹ کر کے بتا دے کہ یہ سوال ہیں اور دوسرے کو نہ بتائے یہ خیانت ہے عدل نہیں۔ آدم کو بتایا فرشتوں کو نہیں ایسا نہیں ہے بتانے سے مراد یہ ہے جو بتایا وہ دونوں کو، جو چھپایا وہ دونوں سے۔ اللہ نے پانچ نام بتائے ثم عرضہم پھر ان پانچوں کو پیش کیا، کہا یہ پانچ ہیں اور یہ پانچ بدن ہیں بس امتحان یہی ہے بتاؤ ان میں سے کون سا نام کس کا ہے؟ بس بتانا یہی تھا محمدؐ محمدؐ کیا ہوا، تو بتاتا تھا کون ہے ایسا کہ جس کا طواف حمد کر رہا ہے۔ علیؑ بلند کون ہے جس کو بلندیاں سجدہ ریز ہیں۔ یہی امتحان تھا آدم پاس ہوا۔ فرشتے نہیں ہو سکے۔ تو یہاں اللہ نے اکرام

بھائی یہ کہا فلما أنباهم بأسمائهم جب آدمؑ نے بتا دیئے اسما تو فرمایا ألم أقل لكم أنى أعلم غيب السموات الأرض اے فرشتوں میں نے تم سے کہا نہیں کہ آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ نہیں نہیں یا تو پورے مجمع میں پھر کر آغا جی ان کے ذہن کی کھڑکیاں کھلوائیے، میں آ کے لفظ رکھنا شروع کر دوں ورنہ خدا کے لیے حلالیوں کی طرح سننا اور حلال زادوں کی طرح فیصلہ دینا، پانچ نام تھے پانچ شخص تھے۔ جب آدمؑ نے بتا دیئے یہ محمدؐ یہ علیؑ یہ حضرت سیدہ فاطمہ (صلوٰۃ اللہ علیہا) یہ حسنؑ، یہ حسینؑ اللہ کہتا ہے کہ میں نے تمہیں کہا نہیں کہ میں آسمانوں کے غیب بھی جانتا ہوں میں زمینوں کے غیب بھی جانتا ہوں۔ یعنی مجھے خبر ہے کہ خلافت کے لائق کون، کیا تیرے باپ آدمؑ کی تخلیق کے وقت سے حقیقت غیب کا فیصلہ نہیں ہو گیا۔ جو پانچ کو پہچان سکے اللہ کی نظر میں وہی تو عالم الغیب ہے۔ جن کو جان لینے والا، سنبھالو ظرف عقیدت کو جنہیں فقط جاننے والا عالم الغیب ہوتا ہے۔ وہ خود کیا ہیں؟ جب آغا مظہر مشہدی سیاق و سباق دیکھو گے آیت کا تو بات سمجھ میں آجائے گی کہ آدمؑ کو خلافت مل کیوں رہی ہے۔ اللہ کہتا ہے اس نے نام بتا دیئے ہیں میں نے تمہیں کہا نہیں تھا کہ میں زمین و آسمان کے غیب کو جانتا ہوں۔ وأذقلنا للملئكة اسجدوا آدم اور اب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ اب سجدہ کرو۔ کون کیا ہے اس مجمع میں، میرے بارے میں کہو کہ غففر غیب نہیں جانتا جو

واقعی نہیں۔ مجھے نہیں خبر ظہیر زیدی کہ کس کے دل میں کیا ہے لیکن چہرے پڑھنے والا اللہ نے مجھ سے بڑھ کر پیدا ہی کیا ارباب منبر میں سے۔ ابھی چہروں کی تحریر پڑھوں گا۔ جس نے پانچ کو پہچان لیا اللہ فرشتوں سے کہہ رہا ہے سجدہ کرو اس کا، جو ان پانچوں کو پہچان لے فرشتوں کی عبادت کا حقدار ہو جاتا ہے اور اگر علی تیری نماز میں آئے تو باطل؟ اسی لیے اللہ نے تمہیں یہ دعوت فکر دی ہے کہ جب کعبے کی طرف حج کے لیے جانا تو کعبے میں جھانک کے دیکھ لینا نقوی صاحب اس دعوت کا سبب ہی یہی تھا کہ جھانکو کعبے میں یہاں آیا کون؟ یہاں اتر اکون؟ جب تمہیں یاد آ جائے کہ یہاں علی اترے تو پھر اے جہالت و حماقت کے دوستو اور تحقیق و علم کے بیرو! غور کر لینا جو میرے گھر میں آ سکتا ہے میری نماز میں کیوں نہیں آ سکتا؟ دیکھو نماز تو ذکر ہے اللہ کا، میں مجلس پڑھ رہا ہوں، اس میں آپ سب آئے ہو میں نے کسی کو روکا؟ لیکن اس پورے مجمع میں صرف ایک بندہ ہے جس کا نام تنظیم حسین نقوی ہے، جو میرے گھر گیا ہے، ہم دونوں کے گھروں میں ایک دوسرے سے پردہ نہیں تو اتنے بڑے مجمع میں میرے گھر آنے والا ایک، میرے ذکر میں آنے والے ہزاروں! تو جو اللہ کے گھر میں آ سکتا ہے۔۔۔ رات بھی میں نے یہاں بات روک دی تھا اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ عارف بڑا ہوتا ہے، عالم بڑا ہوتا ہے کہ عارف؟ عارف بڑا ہوتا ہے۔ عالم ہونا کوئی کمال نہیں،

عالم تو کتنے کروڑ ہیں جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے دروازے پر آئے ہی نہیں تو پھر اس بے فیض علم کا فائدہ ہی کیا جس نے حق کی پہچان ہونے نہ دی، اور امیر کائنات کی زیارت مطلقہ میں یہ جملے ہیں امیر کائنات کی زیارت کے سامنے کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے یہ زائر السلام علیک یا عالم السر المستور و عارف الغیب المکنون

”اے حفاظت سے رکھے ہوئے راز کے عالم میرا سلام۔

اور اے چھپائے ہوئے غیب کے عارف میرا سلام اگر کلیم اظہر شاہ جی پیچھے والے اگر نہیں تھکے تو میں تھوڑا سا بات کو پھیلانا چاہتا ہوں دیکھیں علم الغیب کا درجہ سب سے چھوٹا ہے یعنی آپ جس کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ عالم الغیب ہے۔ بڑا تیرا ماتم نے، درجہ ہی سب سے چھوٹا ہے بنیادی طور شا کر بھائی پر تین طبقوں میں تقسیم ہوتا ہے غیب۔ ”علم للغیب“ غیب کا عالم ہونا۔ ”اطلاع علی الغیب“ غیب پر مطلع ہونا ”اظہار علی الغیب“ جن کے دلوں میں علیؑ ہے کبھی بات دل کو چھوئے تو بس نیاز مند کو یاد رکھنا صدیوں سے جو حقیقت نہیں پہنچائی گئی تم تک، وہ غضنفر چٹکیوں میں پہنچانا چاہ رہا ہے اور خدائے واحد کی قسم نقوی صاحب کبھی دل خون کے آنسو روتا ہے نثار عباس یتیمی علم دیکھ کر۔ یوں تو ہماری قوم علماء کے حق میں بڑی خود کفیل ہے برسات میں اتنے حشرات الارض نہیں پیدا ہوتے جتنے

ہمارے ہاں علامہ پیدا ہوتے ہیں۔ بہر حال میں آپ کو بتاؤں اظہار الغیب ترجمہ کر دیتے ہیں: غیب کا ظاہر ہونا اور لکھ لولوح دل پر جاؤ صاحبان علم پر غضنفر کا یہ چیلنج لے جاؤ کوئی مائی کا لعل رد پیش کرے۔ اسے کہنا پیٹھ پیچھے فائر نہ مارو میدان میں چلو یہاں ”اظہار علی الغیب“ کا یہ ترجمہ نہیں اکرام بھائی کہ غیب کا ظاہر ہونا یا غیب پر ظاہر ہونا ترجمہ ہے ”غیب پر غالب ہونا“۔ (اللہ اکبر)۔

ایک تو ہے غیب کا جاننا، جنت ہے؟ دوزخ ہے؟ دیکھی ہے؟ نہیں، لیکن ہم عالم الغیب ہیں جنت کے، کیا مقام ڈھونڈا ہے مولوی نے کہ بس اللہ ہے عالم الغیب اگر یہی علم ہے تیرا تو اس سے جہالت بہتر، ہم بھی عالم ہیں اس غیب کے، عرش غیب ہے، قیامت غیب ہے، لوح غیب ہے، فرشتے غیب ہیں، جنات غیب ہیں اور اللہ قصیدہ خوانی کرتا ہے ان مومنین کی، مؤمنون بالغیب جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں تم میں سے کتنے ہیں جنہوں نے اپنے رسول کو دیکھا؟ کوئی نہیں۔ یہ سارا ایمان بالغیب ہے اور اللہ کی قسم اس وقت کے لوگوں سے رسول کی نظر میں تمہارا درجہ بڑا ہے۔ مولوی کے چکر میں آ کر کھو بیٹھو تو بات الگ ہے ذات واجب کی قسم آغا جی رسول بیٹھے ہیں مسجد میں بیٹھے بیٹھے سراٹھا کر کہتے ہیں سلام علی أخوانی میرا سلام میرے بھائیوں پر! تو صحابہ نے فرمایا رسول اللہ ہمیں کہا فرمایا أنتم أصحابی لستم

بأخوانی تم میرے صحابی ہو میرے بھائی نہیں ہو، تو یا رسول اللہ یہ کون خوش نصیب ہیں جنہیں بھائی کہا جا رہا ہے فرمایا تم نے ہمیں دیکھا آنکھوں سے دیکھا ہمارا سایہ نہیں۔ تم نے دیکھا ہم جس گلی سے گذر جائیں وہ مہکتی رہتی ہے، تم نے دیکھا جس شجر کے پاس سے گذر جائیں وہ جھک کے ہمیں سلام کرتا ہے تم نے دیکھا ہم نے چاند کو دو ٹکڑے کئے سورج کو لوٹایا تم نے قدم قدم پر معجزوں کی برسات دیکھی اور ہمیں مانا تم صحابی ہو میرے یکون قوم فی آخر الزمان آمنوا بالسواد علی بیاض آخری زمانے میں کچھ لوگ ہوں گے جو کاغذ کی سیاہی کو دیکھ کر ہماری ولا پر ایمان لائیں گے انہیں بھائی کہہ رہا ہوں۔ (نعرہ رسالت)

آپ سب کی طرف سے کہہ نہ دوں یا رسول اللہ یہ تیری بندہ پروری آپ تو کریم ہی ازل سے ہو۔ آپ لاکھ بھائی کہیں ہم اکڑیں گے نہیں بلکہ تیرے کوچہ والا کا سگ سمجھیں گے۔ یہ شرف ملا کیوں؟ ایمان لانے پر اگر مولوی کے چکرانے سے کچھ شک میں پڑ جائیں تو یہ شرف واپس ہو جائے گا۔ تو بس یاد رکھیں ہم بھی اتنے غیب کے عالم ہیں۔ کتنی چیزیں ہیں نثار عباس جو گنوائی جائیں تو کتاب بنتی ہے وہ سب غیب ہے اور ان پر ہمارا ایمان ہے، چین دیکھا ہے؟ (مجمع نے کہا) نہیں، ہے کوئی ملک چین؟ (مجمع نے کہا) ہے، یہی علم غیب ہے، آپ جانتے ہیں کہ چین ہے، دیکھا میں نے بھی نہیں لیکن میرا

ایمان ہے کہ چین ہے، یہ ہے ایمان بالغیب اور میں جانتا ہوں کہ چین ہے، یہ ہے علم الغیب، یہی معیار ہے علم غیب کا؟ نہ چودہ کو اس عالم الغیب کہنے کو میں تیار ہوں نہ اللہ کو، یہ تو بہت چھوٹا درجہ ہے نقوی صاحب علم غیب کا!

اس سے آگے ہے اطلاع علی الغیب، اگر کہو تو آیت پڑھوں۔ سورہ آل عمران ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یحتبی من رسلہ من یشاء (۹۷۱) ”فرمایا اللہ کسی کو بھی غیب پر مطلع نہیں کرتا بس وہ اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے“۔ ہر بندہ نہیں ہر نبی نہیں ہر رسول بھی نہیں، یحتبی من رسلہ اپنے رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کرے اسے غیب پر مطلع کرتا ہے۔

پہلے یہ بتادوں کہ اطلاع کسے کہتے ہیں، خبر پہنچانا؟ عربی میں اسے اطلاع نہیں کہتے عربی میں کہتے ہیں بلندی سے بیٹھ کر پستی میں کسی چیز کو جھانک کر آنکھوں سے دیکھا۔

پڑھو سورہ الصفۃ اللہ کہتا ہے جنت میں بیٹھا ہوا ایک مومن کہے گا کہ میرا ایک دوست تھا وہ مجھ پر بڑا ہنسا کرتا تھا اور مجھ سے کہا کرتا تھا کہ تو جنت میں نہیں جائے گا میں تو آگیا لیکن مجھے وہ نظر نہیں آ رہا اللہ کہتا ہے قال هل أنتم مطلعون کیا تم مطلع ہونا چاہتے ہو فاطلع فرآہ فی سواء الجحیم پس وہ جھانکے گا پھر اسے جہنم میں پائے گا اور دوست اسے جہنم میں نظر آئے

گا۔ یعنی فاطمہ جب اس نے جھانکا یعنی بلندی سے پستی میں جھانکنا اطلاع۔ اللہ فرما رہا ہے کہ میں غیب پر ہر ایک کو مطلع نہیں کرتا۔ یحییٰ من رسلہ میں رسولوں میں سے جسے مجتبیٰ کر لوں وہ غیب میں جھانکتا ہے۔ آدم عالم الغیب تھا زاہد صاحب رسول بھی نہیں، چونکہ پہلا رسول نوحؑ ہے آدم عالم الغیب تھا چونکہ وہ پانچ کو جانتا تھا لیکن وہ پانچ کے صحن حقیقت میں جھانکنے کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔ (داد و تحسین) اللہ اکبر اللہ اکبر

تو آدمؑ مجتبیٰ نہیں آدمؑ مصطفیٰ ہے اُن اللہ اصطفیٰ آدم اللہ کہتا ہے میں نے آدمؑ کو مصطفیٰ کیا جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب ہوتا ہے جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع علی الغیب ہوتا ہے گویا وہ بلندی سے پستی میں جھانک کے آنکھوں سے دیکھ رہا ہوتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں، زیدی صاحب! مجتبیٰ اگر دو سال کا بچہ بھی ہو زمین سے بیٹھ کر آسمان پر لوح کا ملاحظہ کرتا ہے۔ (داد و تحسین)

کچھ لوگ حیران ہیں کہ میں نے کیا پڑھ دیا اور بھی تمہارے آئمہؑ میں سے کوئی مجتبیٰ ہے ناں امام حسن مجتبیٰؑ، دو سال کا نانا کی محفل میں بیٹھا تھا نانا وعظ کر رہا تھا اور حسنؑ اوپر دیکھ رہا تھا کسی نے ٹوک دیا رسولؐ نے فرمایا مت روک میرے بچے کو اُمتا تعلم اُن الحسن یلاحظ اللوح المحفوظ تجھے خبر نہیں حسنؑ اس وقت لوح محفوظ ملاحظہ کر رہا ہے۔

جو مصطفیٰ ہو وہ عالم الغیب، جو مجتبیٰ ہو وہ مطلع الغیب، رسول کتنے ہیں؟ تین

سو تیرہ۔ یعنی پوری کائنات کا جو ہر تین سو تیرہ ان میں ہر رسول مجتبیٰ نہیں
ولكن الله يجتبی من رسله من يشاء فرمایا اللہ رسولوں میں سے جسے
چاہے مجتبیٰ کرے جو چیز ہر رسول کا حصہ نہیں وہ چیز بتول سلام اللہ علیہا کے
بچوں کو بچپن میں مل جاتی ہے۔ (العظمۃ للہ) تو یہ ہے میرے دوستوں اطلاع
علی الغیب اب ایک اور آیت سورہ جن عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ
أحدًا إلا من ارتضى من رسول (۶۲)۔

جوں جوں بات سمجھتی آرہی ہے زیدی صاحب! اور تنگ سے تنگ ہو رہی
ہے، منصب مشکل سے مشکل ہو رہا ہے مصطفیٰ زیادہ تھے۔ مصطفیٰ کتنے ہیں؟
پڑھو سورہ اعراف ہے اللہ یصطفیٰ من المملکۃ رسلا ومن الناس
(۵۷) اللہ کہتا ہے میں رسولوں میں بھی مصطفیٰ کرتا ہوں اور فرشتوں میں بھی
مصطفیٰ بناتا ہوں۔ اور یہ مصطفائی آغا جی اتنی عام ہے کہ مردوں سے نکل کر
پردہ داروں تک چلی گئی یا مریم أن الله اصطفیک وطهرک واصطفیک
علی نساء العالمین

اے مریم اللہ نے تجھے مصطفیٰ کیا۔ اللہ نے تجھے طاہر کیا اللہ نے تجھے پھر
مصطفیٰ کیا۔ سوال ہے میرا شا کر بھائی اور ہر بندہ کم از کم ایک عالم سے ضرور
پوچھے گا خواہ کسی بھی مسلک کا ہوا اپنی پسند کے عالم سے پوچھو ہر مصطفیٰ ایک
دفعہ مصطفیٰ سے مریم دو دفعہ مصطفیٰ کیوں ہے؟ (اللہ اکبر) آدم ایک دفعہ

مصطفیٰ، نوحؑ ایک دفعہ مصطفیٰ، ابراہیمؑ ایک دفعہ مصطفیٰ، مریمؑ دوبار کیوں؟ مرد کا دوہرا ہوتا ہے یہاں عورت کا دوہرا کیوں؟ جب میں نے قرآن کے وارثوں سے پوچھا انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مصطفیٰ کیا بتول بنانے کے لئے، ایک دفعہ مصطفیٰ کیا عیسیٰؑ کی ماں بنانے کے لئے، کیونکہ عیسیٰؑ ہے حجت، حجت کی ماں عام عورت ہو نہیں سکتی۔ اس لئے دوسری بار مصطفیٰ کیا تاکہ عیسیٰؑ کو جنم دے سکے تو قرآن نے مسئلہ حل کر دیا حجت کی ماں ہر ایری غیر نہیں ہو سکتی۔ دیکھو جو عیسیٰؑ ہے اس کی ماں دو دفعہ مصطفیٰ پھر عیسیٰؑ کو جنم دیا عیسیٰؑ ہے مقتدی میرا بار ہواں ہے پیش نماز (دادو تحسین، نعرہ حیدری)۔

زمین پر بیٹھ کر بک کر لینا آسان ہوتا ہے جو مقتدی کی ماں ہے وہ دو دفعہ مصطفیٰ اور جو امامؑ کی ماں ہے اسے کیسا ہونا چاہیے تو یہ ہے مصطفیٰ۔ کیا پہچانا ہے تو نے اپنے نبی کو محمد مصطفیٰ۔ اور مصطفائی تو میرے رسول کی جوتیوں کے صدقے بنتی ہے (اللہ اکبر) مجتبیٰ تھوڑے، یعنی تین سو تیرہ میں پانچ مجتبیٰ ہیں اور ان میں ایک مولا حسن مجتبیٰؑ ہیں تو اب مصطفیٰ زیادہ، مجتبیٰ چند، عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ أحدنا الا من ارٹضی من رسول فرمایا میں عالم الغیب ہوں میں کسی کو بھی اپنے غیب پر غالب نہیں کرتا مگر اس کو کرتا ہوں جو رسول میں سے مرتضیٰ ہے (اللہ اکبر)

میں نثار عباس چلا جاؤنگا اور جتنے پڑھنے والے خطباء میرے عزیزان

بیٹھے ہیں ذہن میں رکھ لو چونکہ تمہیں بھی بھگتنا پڑے گا، تمہارے استاد نے یہ پڑھ دیا تھا، اللہ کہتا ہے فلا یظہر تو ترجمہ تو یہ کرنا چاہیے تھا کہ میں ظاہر نہیں کرتا سوائے مرتضیٰ کے اور تمہارے استاد نے کہا میں غالب نہیں کرتا، لفظ کیا ہے؟ یظہر، میں آیت پڑھتا ہوں جس میں یظہر ہے ترجمہ کرو اور ترجمے والے قرآن اٹھا کے دیکھو، آیت جعفر نقوی صاحب ایک ہی ہے، آیت حرف بحرف وہی ہے اور ایک جگہ نہیں قرآن میں تین جگہ ہے قرآن میں سورہ توبہ میں، سورہ فتح میں اور سورہ صف میں، جا دو وہ ہو جو سرچڑھ کر بولے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہره علی الدین
کلہ (سورہ فتح ۸۲)

شیعہ سنی جاؤ ترجمہ اُٹھا کر دیکھو یہی لکھا ہے۔ ”وہی تو اللہ ہے جس نے رسول کو ہدایتوں کے ساتھ دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کے دین کو ہر دین پر غالب کرے۔“

یہ ہوتا ہے اکرام بھائی علم کا پھندا میں نے ہر مولوی کے گلے میں فٹ کر دیا۔ میں اپنے غیب پر کسی کو بھی غالب نہیں کرتا سوائے اس کے جو رسول میں سے مرتضیٰ ہے۔ اور عام گھرانے سے نہیں بلکہ رسول میں سے ہے، اب فیصلہ کرو ڈھونڈو زمانہ میں کون ہے جو مرتضیٰ بھی ہو اور رسول میں سے بھی ہو۔ مشرق سے مغرب شمال سے جنوب پھر علم کے چراغ لے کر سوائے میرے

مولاؑ کہ کسی کو شرف نہیں کہ رسولؐ نے کہا ہو علیؑ منی و انا منہ۔ علیؑ مجھ سے میں علیؑ سے۔ جو رسولؐ میں سے مرتضیٰؑ سوائے علیؑ مرتضیٰؑ کے۔ تو اب بھی نہیں سمجھے مصطفیٰؑ بہت، مجتبیٰؑ چند، مرتضیٰؑ کائنات میں ایک۔ (علیؑ حق)

جاؤ پوچھنا کسی عالم سے، آغا جی ہر لفظ کا ایک مادہ ہوتا ہے جس سے وہ لفظ نکلتا ہے اور وہ جس صیغے میں ڈھلتا جائے معنی وہی رہتے ہیں مصطفیٰؑ کا مادہ صفا مجتبیٰؑ کا مادہ جبا اور مرتضیٰؑ کا مادہ رضا۔

مصطفیٰؑ صفا سے یعنی جس میں صفائی ہوگی آلودگی نہیں ہوگی، نہیں نہیں ایسے نہیں جانے دو نگا، شا کر رضوی کہاں ہیں تیرے گن مین؟ کھڑے کر چاروں طرف ایک بندہ نہ ملنے دے جب تک فیصلہ نہ کریں، ایک جگہ پانی کا ہے، چلیں ایک گھڑا ہے، نقوی صاحب چلیں ایک دیگ ہے اس میں ایک چٹکی میں نے مٹی ڈال دی آلودہ ہوا یا نہیں؟ اگر دیگ میں چٹکی خاک آ جائے تو وہ مصطفیٰؑ نہیں تو نبیؐ کو بشر کہہ رہا ہے پھر مصطفیٰؑ بھی کہہ رہا ہے العظمتہ للہ العظمتہ للہ

اور مجتبیٰؑ ہے جبا سے! مثال دیتا ہوں آپ نے کچھ کشتے بنانا ہیں آپ نے یا قوت، زمر، الماس، مرجان سامنے رکھے، لے آئے، گھر آ کر آپ نے پڑیاں کھولیں، کچھ دانے داغ دار تھے وہ الگ کر دیئے جو بے داغ تھے وہ الگ کر دیئے اب جو بے داغ تھے وہ الگ ہیں یہ ہے صفا، یہ دانے مصطفیٰؑ

ہیں۔ پھر آپ نے انہیں پیس ڈالا کچھ کو بغیر چھانے رکھ دیا کچھ کو باریک کپڑے سے چھان لیا اب یہ جو چھانا ہوا ہے یہ ہے مجتبیٰ، یعنی جو بے داغ تھا وہ مصطفیٰ، جو چھانا ہوا وہ مجتبیٰ۔ اب آپ نے جعفر نقوی کشتہ بنایا ایک سب سے اعلیٰ تھا بس آپ نے کہا یہ پیپوں گا نہیں اسے اپنے پاس رکھوں گا یہ ہے مرتضیٰ جس میں رضا ہے۔ اپنی ذات کے لئے انتخاب ہے وہ مرتضیٰ ہے۔ اب بھی تمہیں سمجھ میں نہیں آئی کچھ بے عیب چیز نظر آئی تھی اللہ کو شب بھرت تو علیؑ سے کہا تھا بیچے گا اپنے آپ کو؟ (اللہ اکبر) کچھ تو نقوی صاحب اللہ کو نظر آیا میرے مولا علیؑ میں۔ اے اللہ تو مجھے بتا تو بے نیاز ہے نہ تیرا کنبہ، نہ تیرا گھر، کیوں خرید رہا ہے علیؑ کو؟ کہا ہندیاں نہ بک اتنی خدائی میں نے بنادی میں جسم نہیں رکھتا جب بندے مجھے مشکل میں مدد کے لئے پکاریں گے میں تو جسم نہیں رکھتا جسے خریدا ہے اسے بھیجوں گا۔ (نعرہ حیدری)

جو مصطفیٰ ہے بعض غیب کا عالم اور فقط عالم بس، جیسے ہم عالم ہیں کہ جنت ہے، جو مجتبیٰ ہے وہ صرف عالم نہیں وہ ہے مطلع، وہ غیب میں دیکھ بھی رہا ہے لیکن یہ دونوں غیب کی عالم اور مطلع ہیں، آؤ پھر آیت پہ غور کرو عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ، علی الغیب نہیں اور جو مرتضیٰ ہے اسے میں نے غیب پر غالب نہیں کیا، اپنے غیب پر غالب کیا (اللہ اکبر) پالنے والے ان کے لئے صرف غیب، علیؑ کے لئے تیرا غیب، کہا جاہل نہ بن یہ ہے میرے

لئے، علیؑ ہے میری ذات کے لئے، اسے میں چنا ہے اپنی کبریائی کی تنہائی کے لیے، تو جب اللہ نے علیؑ کو چنا ہی وحدت کی خلوت کے لئے ہے تو پھر شب معراج کسی مہمان کو تنہائی میں بلائے گا تو پھر کبریائی کے بیڈروم میں کس کو ہونا چاہیئے۔ اور دیکھ لیں اسی لیے زمین پر اللہ کا بیڈروم ہے کعبہ، او بھائی جسے عربی میں بیت کہتے ہیں ناں اسے انگلش میں بیڈروم کہتے ہیں، یہ بات بیت سے ہے جس کی گردان ہے بات بیت بیت فہو بابت اور بیت شب باشی کی جگہ، جہاں رات گزاری جائے، بیت اللہ، اللہ کے رات گزارنے کی جگہ، تو اسی لیے زمین پہ یہ بیڈروم اس کا اور عرش پہ وہ، یہاں بھیجا تو اپنے گھر میں وہاں بلاتا ہے تو رکھتا ہے اپنے گھر میں، میرے مالک میں تو جا رہا ہوں، لیکن دل میں تھوڑی ناراضگی لے کے جا رہا ہوں، ویسے تو کس کی جرأت ہے تیرے آگے بولے! تیری قہاریت سے ڈر لگتا ہے! دیکھ جو میرا رسول تھا اسے تو نے باہر بٹھا دیا اور تو نے علیؑ کو پردے کے اندر اپنے بیڈروم میں بٹھا دیا، یہ غیریت مجھے اچھی نہیں لگی مالک ناراض نہیں ہونا! آواز قدرت آئی ہذیان نہ بک! یہاں وہ آیا ہے مصطفیٰ بن کے اس لیے وہ باہر ہے، اور وہ آیا ہے مرتضیٰ بن کے اس لیے وہ اندر ہے، جب واپس جائیں گے وہ کہے گا انا عبد من عبید محمد پھر وہ عبد بن جائے گا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کا، جب وہ حقیقت محمدیہ کے پیکر میں ڈھلے گا تو پھر علیؑ اس کا عبد ہوگا، تو علم غیب میں

ٹامک ٹوئیاں مارتا پھرتا ہے علیؑ تو اس غیب پہ غالب ہے جو اللہ کا غیب ہے اور ابھی ابھی تم نے سنا کہ علیؑ کہہ رہے ہیں کہ میں محمدؐ کا عبد ہوں! جس کا عبد اللہ کے غیب پہ غالب ہو تو گھر جا کر سوچنا کہ اس محمدؐ کا مقام کیا ہوگا۔ (العظمۃ للہ) شا کر بھائی میں نے پچاس مجالس بہت کم کہہ دی ہیں اکرام بھائی، پچاس سے کہیں زیادہ مجالس پڑھی جائیں تب جا کے کہا جاسکتا ہے کہ غیب پر کچھ بات ہوئی ہے، اور ہمارے حوصلے کی داد دو، ہزاروں اسرار اس سینے میں مدت سے بند پڑے ہیں اور نہ کبھی تنگ کرتے ہیں نہ شک ہوتا ہے! اور یہی ظہیر زیدی صاحب اصل امتحان ہے بندے کا کہ نہ مولّا میں شک کرو نہ مولّا کو شک سے دیکھو، یعنی نہ مولّا کے لیے شک نہ مولّا میں شک، یعنی اگر یہ کہہ دیا کہ یہ بات مولّا کے لیے نہیں تو یہ مولّا کے لیے شک ہے اور اگر نعوذ باللہ کہہ دیا کہ یہ اللہ تو نہیں تو یہ مولّا میں شک ہے، نہ وہ شک کرنا ہے نہ یہ شک کرنا ہے بس درمیان سے گزر جانا ہے تو نجات کی سرحد آ جاتی ہے

باقی جس چیز کو زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے نہ یہ عالم ہیں نہ اس پر یہ مطلع ہیں نہ اس پر یہ غالب ہیں اس غیب کے یہ خالق ہیں (اللہ اکبر) جنت غیب ہے ناں؟ میں نے کہا جسے زمانہ غیب سمجھتا ہے اس کے یہ خالق ہیں۔ تیرا چوتھا امام بیٹھا ہے انبار لگا دوں گا کتابوں کا ورنہ مجھے گولی مار دینا صحابہ بیٹھے ہوئے ہیں اچانک تیرا چوتھا امام آسمان کی طرف اُڑنے لگا بغیر پروں کے، بغیر

سواری کے دیکھنے والے اپنی اپنی معرفت نقوی صاحب کے مطابق باتیں کرنے لگے کافی دیر کے بعد واپس آئے صحابہ نے پوچھا مولاً کہاں گئے تھے۔ آپ؟ نے فرمایا وہ ایسا ہے کہ باتیں تم سے کر رہا تھا کہ اچانک میں نے نگاہ اٹھائی تو جنت فردوس کی ایک روش پر میرے خاندان کے کچھ بزرگ حمزہ و جعفرؓ وغیرہ بحث میں الجھے ہوئے تھے اور ان سے فیصلہ نہیں ہو پا رہا تھا میں نے سوچا جا کر بزرگوں کا مسئلہ ہی حل کر دوں۔ صحابہ نے کہا مولاً جنت تو علیین میں ہے! آپ علیین تک جاسکتے ہیں؟ نہیں..... یہ حجرہ کی سرگوشی نہیں ہے، اگر میں شاہد بھائی اپنی طرف سے کہہ رہا ہوں یہودی ہو کر مروں رسولؐ اپنا امتی، علیؑ اپنا شیعہ، امام حسینؑ مجھے اپنا ماتمی، بارہواںؑ مجھ اپنی رعیت نہ سمجھے۔ میری زبان دوزخ کے کتے کھائیں اتنی قسموں اور بددعاؤں کے باوجود جو چوتھے کے اقتدار میں شک کرے اس کے شجرے میں شک اس کے نطفے میں شک، اس کے لہو میں شک، اس کے خاندان میں شک! آؤ میرے سر پر قرآن رکھو مجھے چادر سیدہ زہرا (صلوٰۃ اللہ علیہا) کی قسم جب پوچھا مولاً علیین میں ہے جنت، آپ وہاں تک جاسکتے ہیں میرے مولاً نے فرمایا:

نحن صنعناها فكيف لا نقدر أن نقصد ألى صنعنا او بے وقوف جنت کو بنانے والے بھی ہم اور جا بھی ہم نہ سکیں (دادو تحسین)

تو جس چیز کو تم غیب سمجھتے ہو اس غیب کے یہ عالم نہیں اس کے خالق ہیں

جس غیب کے یہ عالم ہیں وہ وجود ہی کوئی اور ہے! درود پڑھ لو سب مل کر۔
 خوش رہو، آباد رہو مولاً تمہاری عبادت قبول فرمائیں، میں نے کتابوں
 میں پڑھا کہ جو مجلس سننے شام سے آئی ہے بی بی، اس کی جھولی میں ایک چار
 سال کی بچی بیٹھی ہے (اللہ اکبر) جب تک اس خاندان پاک کے فضائل
 پڑھے جاتے ہیں کبھی عزاداروں کی طرف دیکھتی ہے کبھی پھوپھی کے چہرے
 کی طرف حد ادب کی وجہ سے پھوپھی سے پوچھتی نہیں کہ پھوپھی آپ تو شام
 سے مجھے لائیں تھیں عزاداری کے لئے، یہاں نعرے لگ رہے ہیں میرے
 بابا کے میرے جد کے فضائل پڑھے جارہے ہیں اور جو نبی ذاکر، خطیب
 مصائب شروع کرتا ہے آپ لوگوں کی چیخیں دھاڑیں آنسو بلند ہوتے ہیں
 اپنی پھوپھی سے رو کر کہتی ہے فاعتنقت برقبۃ عمّتها پھوپھی جو چیخیں مار کر
 رو رہے ہیں ان کا ہم سے رشتہ کیا ہے، یہ ہمارے لگتے کیا ہیں؟ (العظمۃ للہ)
 رو کر کہتی ہیں بی بی، سکینہؓ یہ تیرے لگتے کچھ نہیں تو پھر پھوپھی اماں یہ چیخیں مار
 کر کیوں رو رہے ہیں۔ انہوں نے میرے بابا کو زین سے اترتے ہوئے نہیں
 دیکھا، انہوں نے میرے اکبرؓ کے برچھی لگتے ہوئے نہیں دیکھی۔ انہوں نے
 میرے اصغرؓ کو تیر لگتے نہیں دیکھا۔ انہوں نے میرے گوشوارے چھنتے ہوئے
 نہیں دیکھ رو کر بی بی کہتی ہیں عزادار ہیں یہ تیرے بابا کے اس لئے سوگ
 منار ہے ہیں۔ رو کر کہتی ہے پھوپھی! پھر مجھے یقین ہے اگر یہ کربلاء ہوتے تو

شاید میرا بابا بچ جاتا شاید میں یتیم ہونے سے بچ جاتی شاید شرمelon طمانچے
مار کر میرے گوشوارے نہ اُتارتا۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
الا لعنة الله على القوم الظالمين

www.ziaraat.com
jabir.abbas@yahoo.com
Sabeel-e-Sakina

چوتھا خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

ولقد رآه بالأفق المبين وما هو على الغيب بضنين

(سورہ تکویر ۴۲، ۴۳)

سورہ تکویر سے ایک آیت پڑھی ہے میں نے، ذات واجب نے حالانکہ خدا جو کچھ کہے کوئی صاحب ایمان اسے شک کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا لیکن بات کرنے سے بیشتر صداقتوں کے کردگار نے پہلے تین بہت بڑی قسمیں کھائیں پھر بات کی، اور قسمیں نقوی صاحب جیسے میں کھاتا ہوں کہ میں اگر جھوٹ کہوں تو میرے ساتھ یہ ہوا اور پھر اگر کوئی شک کرے تو وہ ایسا ہو تو بعینہ سنت الہیہ بھی ہو بہو ایسی ہے، پھر بات کی فرمایا

فلا أقسم بالخنس الحوار الكنس واليل إذا عسعس والصبح إذا

تنفس أنه لقول رسول كريم ذي قوة عند ذي العرش مكين مطاع

ثم أمين وما صاحبكم بمجنون ولقد رآه بالأفق المبين وما هو على

الغیب بضنین (سورۃ تکویر)

فرمایا: مجھے قسم ہے ان ستاروں کی جو چلتے چلتے اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ والیل اذا عسعس قسم ہے رات کی جب وہ جانے لگے والصبح اذا تنفس قسم ہے صبح کی جب وہ سانس لے یہ قسمیں کھا کر کہنا کیا چاہ رہا ہے فرمایا انه لقول رسول کریم۔

یہ جو قرآن تم تک پہنچ رہا ہے میرے عزت دار رسول کا قول ہے (اللہ اکبر) داد و تحسین۔ مسلمانوں نے کلام رسول کو نقوی صاحب کلام خدا نہیں سمجھا، نہیں سمجھا تو دو تقسیمیں کر دیں یہ کلام خدا ہے یہ کلام رسول ہے۔ یہ قرآن ہے یہ حدیث ہے۔ آؤ ایک فتویٰ خدا پر لگاؤ اللہ کہتا ہے تم میرے حبیب کے کلام کو کلام اللہ نہیں سمجھتے میں نے اپنے کلام کو اس کا قول کہہ دیا ہے (نعرہ رسالت)۔

انه لقول رسول کریم

یہ رسول کریم کا قول ہے (اللہ اکبر) چونکہ مجھے جانا ہے آگے ورنہ ایک ایک لفظ جو ہے وہ پتہ نہیں کیا کیا مانگتا ہے مجھ سے۔

ذی قوۃ فرمایا وہ رسول جو قوت والا ہے طاقت والا ہے اور یہ وہ اللہ ہے جو اپنے لئے کہتا ہے میں اللہ رزاق بھی ہوں، صاحب قوت بھی ہوں۔ صاحب قوت کہہ رہا ہے یہ قوت والا ہے۔ یہ ظہیر زیدی صاحب ایسا ہے جاہل

کسی کو عالم کہے کوئی شرف نہیں، کوئی عالم کسی کو عالم مانے۔ اگر اللہ کو کہیں بھی میرے رسولؐ میں عاجزی نظر آئی ہوتی تو کبھی بھی ذی قوۃ نہ کہتا عند ذی العرش مکین اور یہ مکین ہے عرش والے کی عندیت میں، مطاع ہر شے پر اس کی اطاعت واجب کر دی گئی ہے ثم اٰمین پھر امین بھی ہے۔

قسمیں کیا کھائیں تھیں ان ستاروں کی قسم جو چلتے چلتے غیب ہو جاتے ہیں، اس رات کی قسم جب وہ جانے لگے، اس صبح کی قسم جب وہ سانس لے وہاں کی قسموں کا مضمون۔ اس وقت تک تو قصیدہ تھا رسولؐ کا قسموں کے بعد جو مضمون بتانے لگا ہوں وہ یہ ہے وما صاحبکم بمجنون تمہارا صاحب دیوانہ نہیں (قبلہ کسی نے تو دیوانہ سمجھا ہو گا نا) یقیناً اللہ کبھی کہتا ہے بھٹکا نہیں کبھی کہتا ہے دیوانہ نہیں۔ کس نے اکرام بھائی فتوے لگائے ہیں۔

رسولؐ کے بھٹکنے پر نہ میں نہیں جانتا کہ کون کیا ہے، میں نے جو تفاسیر اہل بیتؑ میں دیکھا دربار رسالت میں ایک دن کو حضیاں چلی تھیں۔

ضل فی محبة ابن عمہ علیؑ کے فضائل پڑھتے معاذ اللہ اپنے چچا زاد بھائی کی محبت میں گمراہ ہو گیا، صفائی دینا پڑی والنجم اذا هوىٰ ماضل صاحبکم وما غویٰ

قسم ہے اس تارے کی جو پیشانی کے بل گرا تمہارا صاحب گمراہ نہیں ہوا تو میں چودہ سو سال پہلے سمجھ گیا کہ علیؑ وہ جادو ہے اس کے فضائل محمدؐ بھی پڑھے تو

فتویٰ لگ جاتا ہے (نعرہ حیدری) داد و تحسین)۔ علیؑ کا مولا بھی علیؑ کے فضائل پڑھے تو گمراہی کا فتویٰ لگ جاتا ہے غضنفر دو ٹکے کا عزت دار کون ہے اسی لئے میرا سینہ تنگ ہوتا ہی نہیں اس بات پر!

فرمایا یہ تین قسمیں کھا کر میں کہہ رہا ہوں و ما صاحبکم بمجنون تمہارا صاحب دیوانہ نہیں، اب میں آخر ظہیر زیدی صاحب کس کس زخم پر پچا ہے رکھوں اپنے ترجمے اٹھاتا ہوں تو بھی تمہارا ساتھی مجنون نہیں دوسرے ترجمے دیکھتا ہوں تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ) رسول اور ہمارا ساتھی رسول اور اُمت کا ساتھی اب جنہوں نے یہ ترجمہ کیا ان سے جا کر پوچھو عربی میں ایک لفظ ہے صاحب البیت، بیت کا صاحب اس کے معنی کیا ہیں گھر کا مالک۔ ایک لفظ ہے صاحب المال وہ کہے گا مال کا مالک، تو پھر ڈوب مرنے کا مقام نہیں تم اگر کسی چیز کے صاحب ہو تو ترجمہ مالک ہے (داد تحسین) اور رسولؐ کے لئے ترجمہ ساتھی ہے؟ نہیں..... تمہارا مالک مجنون نہیں ولقد راہ بالافق المبین اور تمہارے مالک نے اسے دیکھا اُفق مبین پر و ما هو علی الغیب بضنین سورہ تکویر ہے تیسواں پارہ ہے قرآن کی آیت ہے غضنفر کی یہ وسعتِ ظرف ہے کہ جاؤ مرضی کے مترجم سے ترجمہ کرواؤ حالانکہ بڑی ڈنڈیاں ماری جاتی ہیں اس پر جھگڑتا ہوں لیکن یہاں بھاگنے کی جگہ ہی نہیں جاؤ مرضی کے ترجمان سے پوچھو وہ یہ کہنے پر مجبور

ہو جائے گا کہ اللہ کہہ رہا ہے وما هو علی الغیب بضنین۔

”تمہارا صاحب غیب کی باتیں بتانے پر بخیل نہیں ہے۔“ (نعرہ

رسالت) ہمارا علم محدود، ہماری معلومات محدود، جہاں اللہ کہہ رہا ہے کہ میرا حبیب غیب بتانے پر بخیل نہیں، اس کا مطلب ہے جس جس شے کو اللہ نے غیب سمجھا اس اس شے کے بارے میں یہ اعلان کیا کہ یہ اظہار غیب پر بخیل نہیں، اچھا! ایک ساتھ شرط رکھی ہے دوسری آیت میں، بات لمبی ہو جائے گی میں اس طرف جانا نہیں چاہتا، ایک دن کسی نے ناراض کر دیا رسول مکی پھوپھی کو، حضرت صفیہ سلام اللہ علیہا کو، مختصر ایوں تھا کہ گزر رہی تھیں، کسی نے کہا یا صفیہ غطی قرطک فان قرابة محمد لا تنفک گوشوارا چھاپنا، تیرا گوشوارا نظر آ رہا ہے رسول کی رشتہ داری نے تجھے مغرور کر دیا ہے؟ تجھے کوئی فائدہ نہیں دے گی! عالم جلال میں بی بیؑ نے فرمایا یا ابن اللہلہ أنتظر ألسی قرطی؟ اوبد بودار عورت کے بچے تیری نظر میرے کانوں پہ تھی؟ جا کے روتی ہوئی بارگاہ رسالت میں پیش ہوئیں، ایسا ایسا کہا ہے فلاں بندے نے مجھ سے! صحیفہ رحمت ہی سرخیء جلالت آئی، بلال! رداۓ الصلوۃ جامعۃ بھر گئی مسجد کچھ کچھ عالم غضب میں بلا تشبیہ رسولؐ زیب منبر ہوئے، فرمایا اٹھو! پوچھو آج محمدؐ سے جو پوچھنا ہے! اپنے اپنے شجرہء نسب پوچھو! ایک شخص اٹھا، کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون؟ فرمایا: جس کے مشہور ہر تم اس کے

نہیں ہو، تمہارا باپ فلاں چرواہا ہے

بخیل کی ضد کیا ہے؟ سخی تو اللہ یہ کہہ رہا ہے یعنی میں اسے یوں کہہ سکتا ہوں کہ میرا حبیب غیب کے معاملے میں سخی ہے۔ اکثریت نہیں سمجھ سکی کہ میں کہنا کیا چاہ رہا ہوں۔ اب دیکھیں مجھ سے جو بندہ پانچ سو روپے زیادہ خرچ کر دے میں تو کہوں گا مجھ سے بڑا سخی ہے لیکن حاتم اپنے سے بڑا سخی کسی ایرے غیرے کو نہیں مانے گا۔ اسی طرح بڑھتے چلے جاؤ علیؑ اپنے سے بڑا سخی کس کو مانے گا جو روئے زمین کی سلطنت پتھروں کی زکوٰۃ کی صورت میں دے دے نہ.... نہ یا تو یہ کہو کہ اللہ نے مبالغہ کیا ہے۔ والذین أقيموا

الصلوة ويؤتوا الزكاة وهم ركعون

اللہ فرماتا ہے یہ انگوٹھی زکوٰۃ میں دی گئی ہے اور زکوٰۃ نصاب ہوتا ہے۔ اونٹوں کی زکوٰۃ میں اونٹ دینا پڑتا ہے، پتھروں اور جواہرات کی زکوٰۃ میں پتھر دینا پڑتے ہیں تو علیؑ نے دیا ہے وہ مگینہ جو سلیمان بن داؤد کے ہاتھ میں تھا یہ ہے علیؑ کی پتھروں کی زکوٰۃ ساری میراث کیا ہے۔؟ (اللہ اکبر)۔

اب علیؑ جسے کہے یہ سخی ہے کم از کم وہ علیؑ کو اپنی برابری کی سطح پر نظر آئے گا۔ علیؑ سے بڑا سخی نبی ہے جانتے ہو اس کی سخاوت کیا ہے؟

قصیدہ بردہ کے اشعار میں ایک شعر ہے آغا جی أن من جودك الدنيا
وضرتها ومن علومك علم اللوح والقلم يا رسول الله دنيا و آخرت تیری

سخاوت ہے کیوں؟ کہ اللہ نے کائنات بنانے کے بعد کہا تھا میرے حبیبؐ
وَأَنَا وَأَنْتَ وَمَا خَلَقْتُ سِوَاكَ لِأَجْلِكَ بَسْ تَوَمِّيرَا هُوَ جَا كَانَتْ تِيرِي،
رسولؐ نے سجدہ کر کے فرمایا اَنْتَ وَأَنَا وَتَرَكْتُ مَا سِوَاكَ لِأَجْلِكَ بَسْ تَوَمِّيرَا
ہو جا تو نے کائنات مجھے دی میں نے تیرے لئے کائنات صدقہ کی (نعرہ
رسالت)۔

تو جعفر نقوی علیؑ روئے زمین دیتا ہے سائل کو اور میرا رسولؐ عالمین دیتا
ہے تو رسولؐ سے بڑا سخی کون؟ اللہ! تو اب اللہ سے بڑا تو کوئی سخی نہیں۔ اب
اللہ جسے سخی کہے اسے برابری پر تولائے گا اور اللہ کہہ رہا ہے میرا رسولؐ غیب
کے معاملات میں سخی ہے، نہیں معلوم مجھے کس کا ظرف چھلکے گا؟ کس کے کلیجے
میں دراڑ آئے گی لیکن میں کہنے پر مجبور ہوں اس کا مطلب ہے کہ برابر کا سخی
سمجھا تو کہا کہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں، سخی ہے اب جلو یا مرو، کلمہ چھوڑو
یا باقی رکھو یعنی اللہ کہنا یہ چاہتا ہے کہ جتنا جتنا غیب کے معاملے میں، میں عالم
ہوں اتنا اتنا یہ..... (نعرہ حیدری)۔

تو جتنا اللہ نے اپنے آپ کو سخی سمجھا اظہار غیب میں اتنا ہی اپنے حبیبؐ کو
سمجھا، اب مجھے سمجھ نہیں آتی نقوی صاحب چلو اغیار تو اغیار ہیں ایک بندہ علیؑ
کے دروازے پر آیا ہی نہیں، اُسے کیا خبر! اب جو بندہ کبھی عزاء خانے میں آیا
ہی نہیں اسے کیا خبر آداب مجلس کیا ہیں، مجلس میں کیا ہوتا ہے، ذکر ہوتا ہے یا

توالی! وہ تو جو بھی کہے، بھی آ یا جو نہیں! اور جو روز مجلس میں آئے اور پھر اسے نہ آداب مجلس کا پتا ہوا اور نہ یہ جانتا ہو کہ مجلس میں ہوتا کیا ہے؟ سکھایا کیا جاتا ہے؟ پڑھایا کیا جاتا ہے؟ تو ایک بندہ کبھی علیؑ کے دروازے پہ آیا ہی نہیں! کھڑے بھی علیؑ کے دروازے پر ہوا اور شک کا بخار دل میں لے کر، مجھے یہ بتائیں ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہا کرتا ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں ضمانت ہے۔ نکلو میدان میں، مجھے یہ دعویٰ کرنے سے پہلے یہ خوف نہیں ہوگا کہ میں غلط بات نہ کروں ہو سکتا ہے کہ کوئی کھڑا ہو جائے اور میں حوالہ نہ دے سکوں تو یہ سلطان العلمائی کا بھرم لمحے میں چکنا چور ہو جائے گا۔ اور جو علیؑ منبر پر بیٹھ کر مشیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر عالمین کو اعلان کر کے کہہ رہا ہے ”سلونی“ (علیؑ حق) مدینے والوں سے کہا کہ تم سوال کرو بھی یہ وحی کس کا ہے؟ رسولؐ کا۔ تو جہاں جہاں تک رسولؐ کا رقبہ ہے اور یہ اعلان شا کر رضوی صرف انسانوں کے لئے! نفوی صاحب کتابیں بھری پڑی ہیں اور یہ واقع ہوا ہی اس لئے تھا کہ ہم جیسے بے علم سمجھ جائیں کہ علیؑ کے دعویٰ کی سرحدیں کہاں تک ہیں کہہ رہے ہیں۔ سلونی اور صرف سلونی کہہ کر چپ نہیں ہوتے۔ کبھی کہتے ہیں سلونی عن طرق السموات فانی أعلم بها من طرق الارضین مجھ سے آسمانوں کے راستے پوچھو میں زمینوں کے راستوں کی نسبت ان راستوں کا زیادہ عالم ہوں۔

بہت آیا ہوں میں لاہور میں، لیکن میں لاہور کے راستوں کی نسبت
بہاولپور

کے راستوں کا زیادہ عالم ہوں، یعنی بہاولپور میں میں زیادہ چلتا ہوں
وطن ہے میرا، فرمایا میں آسمانی راستوں کا زمینی راستوں کی نسبت زیادہ عالم
ہوں!

کبھی کہتے ہیں سلونی عمادون العرش مجھ سے عرش سے ماوراء کی
باتیں پوچھو، کبھی کہتے ہیں سلونی عن أسرار الغيوب جتنے غیب ہیں
زمانے میں مجھ سے ان کے راز پوچھو۔ پھر فرمایا، ابھی تک تو یہ کہہ رہے تھے
ناں کہ یہ پوچھو یہ پوچھو، پھر یوں فرمایا کہ کوئی جاہل یہ نہ سمجھے کہ یہی کچھ پوچھنا
ہے، پھر اپنے دعوے سے تمام حدود و قیود اور حصر و پابندی مطلقاً ہٹا کے کہتے
ہیں۔

سلونی ماشئتہم جو چاہو پوچھو

یہ اب نقوی صاحب قبلہ پوچھنے والوں کا ظرف ہے کوئی پوچھ رہا ہے
میری داڑھی کے بال کتنے ہیں، مولاً نے فرمایا کہ تیری داڑھی کے بال اتنے
ہیں اور ہر بال کے بن میں ایک شیطان رہتا ہے۔ (دادو تحسین)۔ خدا کی قسم
یہی فقرے ہیں بولا، یا علی کیا دلیل ہے جو تو نے کہا اتنے ہیں۔ ہو سکتا ہے دو
چار زیادہ ہوں پانچ سات کم ہوں۔ فرمایا نائی مگلاؤ ایک ایک بال تیرا چن

کے کھینچے داڑھی کا ایک کم یا زیادہ نکلے ایک داڑھی کی سوداڑھی میں بھروں گا۔
اور اگر پورے ہوئے مان لے گا علیؑ کائنات کو یوں (ہتھیلی کی طرح) دیکھتا
ہے۔ (نعرہ حیدری)۔

کوئی کہہ رہا ہے میں نے آج کیا کھایا؟ کوئی کہہ رہا ہے میری مٹھی میں
کیا ہے؟ جیب میں کیا ہے؟

آپ سبھی جانتے ہیں کہ ایک دن ایک کونے سے ایک سوالی اٹھا اور اس
نے سب سے مختلف سوال کیا یا امیر المومنینؑ اَیْن جبرائیل فی ہذہ
الوقت کہ جبرائیل اس وقت کہاں ہے؟ یہ سوال کیا ہی دانسہ گیا ہے تاکہ پتہ
چلے کہ دعوے کی سرحد کہاں تک ہے، تو آگے علیؑ نے یہ نہیں کہا کہ میں تو زمین
والوں کی بات کر رہا ہوں! تو اس کے بارے میں پوچھتا ہے جو سدرہ میں
ہے؟ نہیں! پھر ہوا کیا؟ قبلہ جو میں نے کتابوں میں دیکھا وہی پڑھنے کی
عادت ہے مجھے، الحمد للہ مولّا نے مجھے یہ توفیق ہی نہیں کہ کسی سے سن کے
سناؤں! مجھ سے سن کے سنانے والے بہت، میں وہی سناتا ہوں صاحبان
ایمان کو جو آنکھوں سے دیکھ لوں، میں نے یہی دیکھا بلاشبہ نظر یمینا و
شمالاً خلفاً و قدما فوقاً و تحتاً و قال أنت جبرائیل

سوچنے کی بات ہے زیدی صاحب فوراً کیوں نہیں کہہ دیا مولّا نے کہ تو
جبرائیلؑ ہے۔ سبب یہ ہے اسد! ادھر سائل نے سوال کیا جبرائیلؑ کہاں ہے

علیؑ نے ایک لمحے کے کروڑوں حصے میں سوچا جبرائیل ہے فرشتہ، فرشتہ کون ہے ہم قادر علی التشکل المختلفة فرشتہ ہر شکل بدلنے پر قادر ہے یہ دائیں بائیں اوپر نیچے فرش سے عرش تک عالم رنگ و بو میں دیکھا کہ جہاں جہاں سے علیؑ کی نگاہ ولایت گزری مثلاً راستے میں دریا تھے علیؑ نے قطرے قطرے میں دیکھا کہ کہیں قطرہ بن کے تو جبرائیل نہیں چھپا ہوا (اللہ اکبر) سمندروں کی پاتال میں دیکھا، صدف میں موتی بن کے تو نہیں چھپ گیا اوپر دیکھا بادلوں سے نگاہ گزری، کہیں ابر نیساں میں اولے کی شکل میں تو نہیں بدل گیا بارش کی بوند میں تو نہیں ڈھل گیا۔ راستے میں گل و گلزار آئے ایک ایک پھول کے غلاف کا گھونگھٹ اُلٹ اُلٹ کے دیکھا کہ کسی کلی کے پردے میں کلی بن کے تو نہیں چھپ گیا (دادو تحسین)۔

اب بھی دو فیصد لوگ مجھے حیران ہو کر دیکھ رہے ہیں! میرے ہاتھ میں چاقو ہو، چاقو افضل ہے یا میں؟ آٹھ دس چاقوؤں کی لمبائی ہے تلوار، میرے ہاتھ میں تلوار ہو، تلوار افضل ہے کہ میں؟ او جس کی تلوار اٹھنے سے پہلے قیامت تک کی صلبوں کے صحن میں جھانک لے (نعرہ حیدری) (العظمتہ للہ) اگر کوئی یہ کہے اکرام بھائی کہ علی علیہ السلام خود دیکھتے تھے تو آؤ میں ایسی جنگیں دکھاؤں کہ مشرک کافر دور ہیں علیؑ تلوار چھوڑ دیتے تھے اور میں نے اکیلی تلوار کو بھی دیکھا کبھی ایک سر چھوڑ دیا کبھی دو چھوڑ دیئے (اللہ اکبر) علیؑ چھوڑتے

ہی اسی لئے تھے کہ زمانے کے جاہل سمجھ لیں کہ جس کے ہتھیار عالم الغیب نہیں ناظر الغیب ہیں (العظمتہ للہ)۔ نقوی صاحب مجبوری یہ ہے، حالانکہ تلوار کے بھی یہ فضائل نہیں لیکن منجملہ صفات کے اس میں یہ صفت ہے حالانکہ خدائے سخن نے کتنا عرصہ پہلے نقوی صاحب صاحبان ایمان کو دعوتِ فکری دی تھی لیکن کسی نے نثار عباس آج تک سوچا ہی نہیں۔

عقیل گر ہے تو ان دو بڑی بلا سے بچے
علیٰ کی تیغ سے زہرا کی بددعا سے بچے
(میر انیس)

یہ بی بی کی بددعا کو اور تیغ کو ایک کیوں گنا گیا ہے؟
اس میں اسرار ہیں پھر کبھی کوئی مجلس مجھے یاد کروانا جو پوری کی پوری آغا جی مولاً کی تلوار کی صفات پر پڑھوں گا پھر اس میں بتاؤں گا کہ تلوار کا مآخذ تخلیق کیا ہے؟ جس چیز کو مولوی صاحبان غیب سمجھتے ہیں وہ غیب ان کے جانور جانتے ہیں۔ جب ہجرت کر کے تمہارا رسولؐ مدینے پہنچا تمام انصار لپٹ رہے ہیں مہارنا قہ رسالت سے، کوئی کہتا ہے میرے گھر، کوئی کہتا ہے میرے گھر فرمایا: خلّوها فأنھا مأمورة

چھوڑ دو اس کی مہار یہ امر الہی کی پابند ہے جہاں وہ کہے گا بیٹھ جائے گی۔
(العظمتہ للہ) ہے ناں! ایسا پھر کہاں بیٹھی؟ حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر

کے سامنے جس کی اونٹنی غیب دان ہے (اللہ اکبر) نقوی صاحب ان کے حرام جانور غیب جانتے ہیں، آغا صاحب دلدل کا علم غیب میں نے عشرے میں بتایا، بھری پڑی ہیں کتابیں اور کوئی پچاسی نوے حوالے تو برادرانِ اہلسنت کے مجھے اس وقت بھی یاد ہیں جس میں رسولؐ کے گدھے کو علم غیب پر عبور، خیبر کی جنگ کے مالِ غنیمت میں ایک گدھا آیا ابن ابی الحقیق یہودی تھا ایک سردار ان خیبر میں اس کی ملکیت تھا جب سامنے لایا گیا تو وہ باگیں کھینچوا رہا ہے صحابہ اسے قابو کر رہے ہیں بڑا سرکش گدھا ہے۔ رسولؐ نے فرمایا! چھوڑ دو باگ اس کی یہ میری سلامی کو آنا چاہ رہا ہے۔ نہیں، نہیں اب ہر بندہ کلیم حیدر شاہ جی اپنے اپنے گریبان اور ضمیر کے آئینے میں جھانک کر دیکھے یہ گدھا ہے جو بتائے بغیر رسولؐ کو جانتا ہے اور آج کا مسلمان مانتا نہیں، گدھا بہتر نہیں اُن سے؟ (داد و تحسین) آیا، قدموں میں سر رکھائیںم نطق بلسان فصیح پھر زبان فصیح سے انسانی زبان میں وہ گدھا بولا یا رسولؐ اللہ تیری رسالت کی قسم! پوچھ لے پورے قلعہ خیبر کے یہود سے جو بظاہر میرا مالک بنا ہے ایک دن بھی میں نے اسے اپنی پشت پر سوار ہونے نہیں دیا (اللہ اکبر)۔

کیوں؟ میری نسل میں جتنے گدھے بھی گزرے ہم سارے کے سارے میرے جتنے آباؤ اجداد ہیں، ہم سب انبیاء کی سواری تھے تو نبیوں میں آخری ہے اور میں اپنی نسل میں آخری ہوں (اللہ اکبر) رسولؐ نے فرمایا: اچھا تو

آخری ہے، بٹھایا کیوں نہیں؟ یا رسول اللہ میں نے اللہ سے دعا مانگی تھی کہ تیری ملکیت میں آؤں تو میں اپنی پشت کو یہودی سے نجس کیسے کر لیتا یعنی ایک گدھے کو بھی دشمن رسالت، گدھے سے زیادہ نجس دکھائی دیتا ہے (اللہ اکبر) تمام شیعہ سنی بھائی لکھیں صحیفہ دل پر رسولؐ نے فرمایا: هل لك حاجة ألي أنثى

یہ بتاؤ جو اپنی نسل میں آخری ہے نسل بڑھانا چاہتا ہے تاکہ تیرا سلسلہ پھیلے لا حاجة لی فی الأنثی کہا مجھ میں یہ حاجت ہی نہیں۔ یقیناً اب سب سمجھ رہے ہیں ظہیر زیدی صاحب جو گدھا ان سے منسوب ہو جائے وہ نسل کی افزائش کی حاجتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ گدھے کے بچے تیرا رسولؐ جب نسل بڑھائے گا تو تیرے طریقے سے بڑھائے گا۔ پہلے! زمانے کے علما ء مجھے یہ گدھا سمجھ کے دکھائیں جن کا گدھا سمجھ میں نہیں آتا ان کا گھوڑا سمجھ میں آئے گا؟ اور جن کا گھوڑا سمجھ میں نہ آئے ان کو جوڑا سمجھ میں آئے گا؟ (العظمۃ للہ)

بس ختم ہو گئی بات، رسولؐ نے اس گدھے کو اپنی ملکیت میں قبول فرمایا، اب دو روایتیں ہیں ایک ہے کہ اس کا نام عفیر، دوسری ہے یعفور۔ حیران کیوں ہو گئے بلکہ شکر کرو اور سوچو کہ گدھا بھی ان سے منسوب ہو جائے تو بے نام نہیں رہتا۔ (نعرہ حیدری)۔

جس رسولؐ کے گدھے کے یہ فضائل ہوں، اس لیے کہتا ہوں کہ ان کے جانوروں پہ ٹھیکہ تو کر کے دیکھو میرے ساتھ! عشروں کے عشرے نہ پڑھ دوں تو میرا نام بدل دینا (اللہ اکبر) اب جعفر نقوی نے سوال کر دیا تو جواب دینا واجب ہو گیا مجھ پر! یعفور یا عفیر ان کے ترجمے دیکھنا، علماء سے پوچھنا اس کے معنی خاک کی رنگت والا۔ مٹی کی رنگت والا۔ مٹی کو عربی میں کہتے ہیں تراب، یعنی رسولؐ نے یہ نام رکھ کے بتا دیا کہ ہم سے پیار کوئی گدھا بھی کرے تو ہم اسے ترابی کر دیتے ہیں (داد و تحسین) یعفور کو لائے مدینے، اب یہ میں برادران اہلسنت کی کتابوں سے پڑھ رہا ہوں یہ روایت، ہے تو طرفین میں، اب رسولؐ نے کسی صحابی کو بلانا ہے کسی بندے سے کوئی کام ہے دائیں بائیں دیکھتے کوئی صحابی موجود نہیں جس کو بھیج کر اسے بلائیں کہتے یعفور جا فلاں بندے کو بلا کر لے آ (اللہ اکبر) جی ہاں اب یعفور نے اس سے پہلے اُس بندے کا ظہیر زیدی صاحب گھر نہیں دیکھا (اللہ اکبر) اب جا رہا ہے یہ گدھا، دائیں بائیں گلیاں مڑتے مڑتے اسی دروازے پر آ کے دروازے پر سر مارا۔ باہر نکلا، دیکھا رسولؐ کا گدھا ہے۔ بس پھر تو علامت ہو گئی تھی کہ جس دروازے پر یعفور آئے گویا رسالت کی طللی ہے، تو پھر ماننا پڑے گا ناں کہ یہ گدھا غیب جانتا ہے (داد و تحسین)۔

نہیں نہیں نہیں جسے یہ دنیا غیب کہتی ہے نقوی

صاحب وہ جانتا ہے میرے نبیؐ کا گدھا، اب مجھے نہیں پتہ کہ میری آواز جہاں تک جا رہی ہے اس میں انسان کا بچہ کون ہے اور گدھے کا بچہ کون ہے سمجھو! جس کا گدھا عالم الغیب ہو وہ نبی خالق الغیب نہیں ہوگا تو کیا ہوگا؟ (داد و تحسین)۔

(العظمتہ للہ، نعرہ تکبیر، نعرہ رسالت، نعرہ حیدری)۔

گھوڑا پھر بھی عزت والا جانور ہے گدھا جو بے چارہ ہے ہی گدھا، اور یہ بھی نقوی صاحب میرا نبیؐ بتا رہا ہے کہ ہم وہ اکسیر حقیقت ہیں، اکسیر جانتے ہو؟ اگر نہیں جانتے تو کبھی کسی بڑے طبیب کے پاس دیکھنا، اگر اکسیر ہو، صحیح اکسیر کی خاصیت یہ ہے کہ اگر سیروں کے حساب سے لوہا ہو، اسے آگ پہ گرم کرو، چرخ دو، ایک چٹکی اکسیر کی ڈالو سونا ہو جائے گا اور رسولؐ یہی بتا رہے ہیں زمانے کو کہ ہم گدھے پہ شفقت کی نظر ڈالیں اُسے عالم الغیب کر دیتے ہیں اور اگر کسی کے دل میں اُتر آئیں (العظمتہ للہ) اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جہاں رسولؐ ہو علیؑ ہو، سارے معصومین ہوں پھر وہاں شک کی نجاست! جہاں شک ہے تو پھر وہ یقین کر لے کہ ان میں سے کوئی بھی ابھی تک اس کے دل میں آیا ہی نہیں، اُس کے ساتھ ہر چیز میں حصہ داری ہے ان کی! ایک کوٹھے میں اتر آئیں اسے قبلہ کر دیتے ہیں، تو اسی طرح حدیث ہے کہ قلب المؤمن عرش الرحمن یہ حدیث ہے، مؤمن کا دل اللہ کا عرش ہے، پالنے

والے عرش تو کعبے سے کہیں بڑا ہے! کہیں افضل ہے! اور تو کہہ رہا ہے کہ مؤمن کا دل عرش ہے؟ یعنی کعبے سے بھی بہت افضل؟ کہا ہدیان نہ بک! کعبے میں ایک علیؑ اترا مؤمن کے دل میں چودہ علیؑ اترے۔ اب یہ سوچتے نہ رہو ناں کہ غضنفر نے بات شروع کہاں سے کی تھی اور چھوڑ کہاں پہ دی، دیکھیں سخی ہوتا ہی وہی ہے جو صرف ضرورت کو دیکھ کے نہ دے، سخی کا کام تو نقوی صاحب، آغا جی سخی کا کام تو ہے بس لٹانا، مٹھیاں بھر بھر کے دیتا رہے جو بھی آئے دیتا رہے، واللہ کہتا ہے میرا رسول غیب کے معاملے میں بخیل نہیں، سامنے گدھا بھی آئے تو عالم الغیب بنا دیتا ہے!

(درو پڑھ لو سب مل کر باواز بلند)۔

روزانہ بتاتا ہوں اور آج پھر بتاتا ہوں کہ یہ حقیقت قاہرہ ہے کہ لاکھ دریا بہا دیئے جائیں علم کے، جب تک چار آنسو نہ بہیں، شام والی بی بی راضی نہیں ہوتی (اللہ اکبر)۔ داستانِ غم وہی ہے جو دن رات سنتے ہو بار بار سنتے ہو، پڑھنے والے کا کام ہوتا ہے گزرے ہوئے وقت کا کوئی لمحہ یاد دلانا اور پھر رونے والا روتا تو اپنی تپش اور آنچ کے سبب سے ہے۔ جتنی آنچ زیادہ اتنا رونا زیادہ تمہارا، بیمار کر بلاءِ امامؑ علماء و ذاکرین سے سن کے نہیں رو یا وہ آنچ ہے وہ آنکھوں دیکھی تپش ہے جو بیمار کر بلاء کی آنکھوں سے لہو بن کر بہتی تھی اور میں نے جب تحقیق کی کہ تمہارا امامؑ آخر خون رو یا تو کیوں دو ہستیاں ظاہر میں

خون روئی ہیں، آئینہ میں۔ یا چوتھا امام یا بارہواں امام۔ وہ خود زیارت ناحیہ میں فرما رہا ہے لأبکین لك بدل الدموع دما کہ اے جد مظلوم میں آپ پر آنسو پانی کے بدلے خون روتا ہوں۔ اور علم الابدان کے ماہرین سے پوچھنا کہ خون رونے میں علت کیا ہے ان آنکھوں کے پیچھے پردہ ہے چھلنی کا کام دیتا ہے یہ فلٹر ہے قدرت کی طرف سے، یعنی جگر سے خون اچھلتا ہے اچھل کر آنکھوں کے پیچھے آتا ہے وہ جو پردہ ہے وہ خون کو پیچھے دھکیل دیتا ہے چونکہ خون میں پانی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے پانی کو آنسو بنا کر وہ آنکھوں سے بہا دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑی دیر زیادہ رو لیا جائے تو رونے والے کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں چونکہ بار بار وہ آنکھ کے پردے کے پیچھے سے خون ٹکرا رہا ہوتا ہے۔ اب میں ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے نہیں خبر کس کے سینے میں پتھر ہے اور کس سینے میں گوشت کا دل دھڑکتا ہے۔ کیوں رویا ہے بیمار کر بلا؟ جو نہی پانچ لاکھ تماشائی پر سجاد کی نظر پڑی اور پیچھے مڑ کر اپنی پردہ دار پھوپھی کی طرف دیکھا میرے مولّا نے، شمر حرامی نے کہا علیٰ کی بیٹی کو یہاں سے پیدل گزرنا ہوگا۔ اس شدت سے خون ٹکرایا کہ آنکھوں کے وہ پردے پھٹ گئے جو خون واپس بھیجتے تھے وہ خون واپس نہیں گیا۔ وہ پورے چالیس برس کبھی حضرت سیدہ زینب (سلام اللہ علیہا) کا پردہ بن کر بہتے رہے کبھی اکبر کی جوانی بن کر بہتے رہے کبھی بازار کا ناسور بن کے بہتے رہے، اللہ اکبر، بس رو

چکے ہو مو لا تمہارا پر سہ قبول کریں، چھوڑنے لگا ہوں میں، اور خدائے واحد کی قسم تعجب ہوتا ہے لوگوں کو، میں اس پر بحث کرنے بیٹھوں تو پھر مجھے کئی مجالس چاہئیں، لفظ ہیں سید و غیر سیدو، یہ میں تمہیں علامہ حبیب اللہ کاشانی کی روایت سنارہا ہوں، وہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی پینے کے لیے پانی منگواتے، بس پانی سامنے آتا اچانک منہ سے نکلتا قتل ابن رسول اللہ عطشاننا فرمایا میں پانی پی لوں؟ رسولؐ کا بیٹا پیسا ساذح ہو گیا اور پھر وہ سرخ آنسو پانی میں مل جاتے، پانی خون آلود ہو جاتا، سید سجاد کہتے اب تو پینے کے لائق نہیں رہا واپس لے جاؤ، کھانا منگواتے، جو نہی کھانا سامنے آتا فرماتے قتل ابن رسول اللہ جائعا رسولؐ کا بیٹا بھوکا مارا گیا میں کھانا کھالوں؟ اشک خونیں مل جاتے، وضوء کے لیے طشت منگواتے، اور جب اس میں بوندیں گرتیں یسمع وقع دموعہ جیسے بارش کی موٹی موٹی بوندیں گریں ناں چھت پہ اور کمرے میں پتہ چل جاتا ہے کہ بارش ہے، فرماتے ہیں کہ گلی سے گزرنے والے سن لیتے تھے کہ سید سجاد طشت میں لہو رو رہا ہے، اور ظاہر ہے کہ آنسو تو چونکہ قطرہ قطرہ فلٹر ہو کے آتے ہیں ناں؟ اور تیرے غیور امامؑ کے وہ پردے تو پھٹ چکے تھے اور قطروں کی صورت تو خون آتا ہی نہیں تھا، اب تو فواروں کی صورت میں آتا تھا، یہی وجہ تھی کہ اگر چھت پہ بیٹھے ہوتے تو پرنا لے چلنا شروع ہو جاتے اور اسی پرنا لے پر تو ابن منذر نے قدموں پہ سر مار کے کہا تھا

کہ مولاً رحم کرو اپنے بابا کے شیعوں پر، تھوڑا رویا کریں، آنسو صاف کیے، فرمایا
 ابن منذر! میں رونا بند کر دوں گا ایک بات کا جواب دے! کہا مولاً میں امام کو
 جواب دوں؟ فرمایا آسان بات ہے، مولاً پوچھیے، فرمایا یہ بتاؤ کہ کوئی غیور بیٹا
 کھڑا دیکھ رہا ہو اور کوئی بندہ اس کے سامنے اس کی ماں کے سر سے برقع چھین
 لے، اس کی ماں کے سر سے چادر اتار لے، بتاؤ وہ غیور بیٹا کیا کرے؟ کہا
 مولاً وہ مرجائے، فرمایا زینب سے بڑی پردہ دار ہے زمانے میں؟ میرا حق تھا
 میں شام میں مر گیا ہوتا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
 اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

پانچواں خطاب

بسم الله الرحمن الرحيم

لو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير وما مسنى السوء

(سورہ اعراف ۱۸۸)

گذشتہ مجالس میں جو ٹوٹے پھوٹے انداز سے میں آپ کو بتا سکتا تھا علم غیب! اور آج قرآن مجید کی ان چیدہ آیات پر بحث ہوگی جن میں بظاہر علم غیب کی نفی ہے۔ اس سلسلے کی پہلی آیت سورہ اعراف میں ہے جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ارشاد ہے:

قل لا أملك لنفسي نفعا ولا ضرا إلا ما شاء الله ولو كنت أعلم

الغيب لاستكثرت من الخير وما مسنى السوء

اب جو ظاہر میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کہہ دیجئے اے میرے حبیب! میں اپنے نفس کے لئے نہ کسی نفع کا مالک ہوں نہ کسی ضرر کا مالک ہوں
ألا ما شاء الله مگر جس کے بارے میں اللہ کی مشیت چاہے ولو كنت أعلم

الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں بہت سی بھلائی کو جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گزرتی۔ تو نقوی صاحب یہ پہلی آیت ہے جو علماء ظواہر کی نبضیں بے ترتیب کرنے کے لئے کافی ہے۔ کہ دیکھا قرآن کہہ رہا ہے رسولؐ کے لئے کہ نہ وہ کسی نفع کا مالک، نہ وہ کسی نقصان کا مالک، نہ وہ غیب جانتا ہے اور اگر جانتا ہوتا تو اپنے لئے بہت سی بہتری ذخیرہ کر لیتا اور اُسے کوئی تکلیف چھو کر بھی نہ گزرتی۔ پہلی بات تو یہ ہے آیات کی دو بنیادی قسمیں ہیں ویسے تو ایک سو بائیس قسمیں ہیں لیکن بنیادی دو ہیں۔ سورہ آل عمران میں ارشاد ہے۔

منہ آیت محکمت هن أم الکعب وأخر متشبهت فأما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ماتشابه منه ابتغاء الفتنه (سورہ آل عمران۔ ۷)
فرمایا ہم نے جو قرآن نازل کیا ہے ان میں کچھ محکم آیتیں ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں و آخر متشبهت اور باقی کی آیتیں متشابه ہیں۔

فأما الذین فی قلوبهم زیغ
جن لوگوں کے دل ٹیڑھے ہیں، جن کے دلوں میں کجی ہے فیتبعون ما تشابه وہ متشابه آیتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ کیوں؟
ابتغاء الفتنه تاکہ دین والوں میں فتنہ پھیلے۔

اگر حضور والا! آیات کے ظواہر پر ایمان رکھنا ہے تو پھر سر اٹھاؤ اغیار سے

نہیں شیعوں سے بات کر رہا ہوں پھر جہاں قرآن کہہ رہا ہے من کان یرجو لقاء ربہ کہ قیامت کے دن اللہ سے ملاقات ہوگی۔ تو پھر سب سے پہلے اللہ جا جسم ماننا ہوگا اگر ظاہر کو ہی ماننا ہے تو پھر سو سے زیادہ آیتیں میں پڑھ سکتا ہوں جہاں اللہ کا بدن ثابت ہوتا ہے۔

یوم یأتی ربک فی ظلل من الغمام

اللہ فرماتا ہے وہ دن یاد کر میرے حبیبؐ جب تیرا رب بادلوں کی سواری پر سوار ہو کر آئے گا (اللہ اکبر) تو پھر ان آیات کے بھی ظاہر کو مانو۔ یہاں تو تاویل کی ضرورت اور جہاں چودہ میں نقص دکھائی دے وہاں تاویل نہیں چاہیے؟ پوچھا گیا تمہارے امام ششمؑ سے مولانا کنسی آیتیں محکمات میں شامل ہیں اور کنسی آیتیں متشابہات میں شامل ہیں۔

فرمایا! اوٹھ کر تیرا کیا خیال ہے کہ میں پندرہ بیس آیتیں الگ کر کے کہوں کہ یہ محکم اور چند آیتیں الگ کر کے کہوں گا متشابہ، فرمایا آل محمدؐ کے لئے سارا قرآن محکم اور ہمیں چھوڑ کر کائنات کے لئے پورا قرآن متشابہ۔

تو ان کے لئے آغا جی پورا قرآن محکم اور چودہ چھوڑ کر چاہے غضنفر ہے یا آدمؑ پوری کائنات کے لئے سارے کا سارا قرآن متشابہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ اکرام بھائی قابلِ توجہ ہے بات شا کر رضوی آخر وجہ کیا ہے خود میرے رسولؐ نے کیوں نہیں کہہ دیا کہ میں اپنے لئے کسی نفع

نقصان کا مالک نہیں لفظ قتل کہنے کی کیا ضرورت تھی کہہ دو! پورے قرآن کلیم شاہ جی میں جہاں بھی کہیں بظاہر مقام رسالت میں کمی لگتی ہے ساتھ لفظ قتل ہے جی میں چیلنج کر کے کہہ رہا ہوں۔ ایک آیت دکھا دو کہ جس میں رسالت میں نقص بھی نظر آئے اور لفظ قتل نہ ہو اللہ نے کہا کہہ دو میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں او بے وقوفوں رسولؐ نے یہ تو نہیں کہا کہ میں تمہارے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں فرمایا: میں اپنی ذات کے لئے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں الا ماشاء اللہ مگر جو اللہ کی مشیت چاہتی ہے اس کا مالک ہوں نہ..... نہ..... نہ..... پوچھو اللہ سے کہ تو نے اسے کس کس شے کا مالک بنایا ہے تو جب میں اللہ سے پوچھتا ہوں تو وہ یہی کہتا ہے کہ خلقت ما سواک لأجلک اے میرے حبیب تیرے بعد جو جو ہے وہ تیرے لئے بنا اس کا تو مالک (داد و تحسین)۔

نہیں..... نہیں نہ مان مالک رسولؐ کو، پتہ چلے گا کہ جب میدان قیامت میں تو اپنا بستر لپیٹ کر جنت کی طرف بڑھ رہا ہوگا گریبان سے پکڑ لینا ہے رسولؐ نے، اوئے کہاں جا رہا ہے؟ یا رسولؐ اللہ جنت میں، فرمائیں گے خبردار! وہ میرے بچوں کی ملکیت ہے کہیں اور جا۔ (نعرہ حیدری)۔ اور پھر نقوی صاحب اگلی بات جو ہے ولو کنت أعلم الغیب جس کا ترجمہ کرنے والوں نے کر دیا کہ اگر میں غیب جانتا، مجبوری یہ ہے کہ استاد نے بچپن میں

پڑھایا تھا العلم دانستن علم معنی جاننا اور تو نے رٹ لیا بس مولوی کے کہے پر رکے رہے، نہ شہر علم سے پوچھا نہ باب العلم سے پوچھا، نہیں..... چیخ ہے میرا، میں کسی مکے میں منہ ڈال کر نہیں بول رہا منبر کی بلندی ہے میدان کی بات ہے علم کے معنی جاننا، ہیں ناں؟ پکے رہنا آغا جی! علم معنی جاننا یہ تمہیں مولویوں نے پڑھایا اور رسولؐ کہہ رہا ہے حکم خدا سے کہ اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں نے بہت سی خیر جمع کر لی۔ ہوٹھیک ہے اب بھاگنا نہیں علم کے معنی ہیں جاننا، میں نے اللہ سے پوچھا یہ ذوالفقار کیوں اُتری؟ سورہ حدید میں آواز آئی وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مِنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ (سورہ حدید-۵۲)۔

کہا ہم نے حدید کو نازل کیا جس میں بڑی سخت جنگ ہے لوگوں کے لئے منفعت اور نفع ہے، نازل کیوں کیا؟ لیعلم اللہ..... تاکہ اللہ جان لے من یَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ

کہ اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد غیب میں رہ کے کون کرتا رہا۔ (دادو تحسین) (نعرہ حیدری)

تم نعرے لگا رہے ہو تمہاری تو تو حیدر گئی ہے اس آیت پر، لیعلم اللہ تاکہ اللہ جان لے اس کا مطلب ہے پہلے اللہ نہیں جانتا تھا کہ نبیوں کا مددگار کون ہے؟ (نعرہ حیدری) سمجھ میں آرہی ہے بات شاہد بھائی، نہیں جانتا اس آیت

سے پہلے، نہیں جانتا نزول ذوالفقار سے پہلے؟ کہ کون اللہ کی مدد کرتا رہا کون نبیوں کی نصرت کرتا رہا۔ نہیں اب پکے رہ علم کے معنی جانتا ہیں تو جس کا اللہ جاننے کا محتاج ہو تو اگر نبی تمہیں جانتا تو کونسی قیامت آگئی۔ ایک اور آیت پڑھ دوں مولوی صاحبان، سورہ کہف میں اللہ بتا رہا ہے کہ تین سو نو سال تک سلائے رکھا ہم نے اصحاب کہف کو پھراٹھایا۔ کیوں؟ فرمایا: لنعلم ای الحزبین أحصى لما لبثوا امداً (سورہ کہف - ۲۱)۔

تاکہ ہم جان لیں کہ سونے کی صحیح مدت کس کو یاد ہے۔ میرے پاس ایسی سو سے زیادہ آیات ہیں جی! تحویل قبلہ کا کیوں حکم ہے؟ لیعلم اللہ من يتبع الرسول ممن ينقلب کہا ہم نے اس لیے تحویل قبلہ کا حکم دیا تاکہ اللہ جان لے کہ رسول کی پیروی کون کرتا ہے اور منہ کون موڑتا ہے؟ پہلے تو اللہ نہیں جانتا تھا ناں؟ ایسی خدا گواہ ہے بیسیوں آیتیں ہیں، ساری رات لگا رہوں شا کر بھائی نہیں ختم ہوتیں، جب میں یہ آیتیں لے کر جاتا ہوں علماء کے پاس کہ جی اللہ نہیں جانتا؟ وہ مجھے کہتے ہیں تمہیں عالم کس نے بنایا تھے کس نے بتایا کہ ہر جگہ علم کے معنی جانتا ہوتا ہے تو میں نے کہا مولانا علم کے کچھ اور معنی بھی ہیں تو انہوں نے کہا جانتا تو دو نمبر معنی ہیں علم کے پہلے معنی لغت میں پڑھو۔

کسی شے کو ظاہر کرنا علم کہلاتا ہے۔ لیعلم اللہ من ينصره بالغیب

جی تا کہ اللہ ظاہر کرے کہ اس کا ناصر کون، اس کے رسولوں کا مددگار کون، تو اگر مان لیا ہے کہ علم کے معنی ہیں ظاہر کرنا کہہ دو میرے حبیب لو کنت أعلم الغیب اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا (اللہ اکبر) اور اگلا فقرہ بالکل نفوی صاحب فیصلہ کر رہا ہے اگر میں ہر وقت غیب کو ظاہر کرتا تو پھر کیا ہوتا لاستکثرت من الخیر تو میں نے کثیر خیر جمع کر لی ہوئی۔ اب امتحان ہے میرے سامعین کا کہ کس کا حافظہ کند ہے اور کس کا تیز، پہلے قرآن سے پتہ کر کہ خیر کیا ہے؟ نہ..... نہ..... اس طرح نہیں چونکہ غدیر خم سے تجربہ ہے میرا کہ اس ذکر کے بعد بگڑا ہوا منہ کسی کو اس نہیں آیا (اللہ اکبر) علماء سے پوچھنا میری حرف جعفر بھائی حرف کی ذمہ داری ہے حی علی خیر العمل جانتے ہو یہ اذان میں کب شامل ہوا؟ حجۃ الوداع کے موقع پر، جب غدیر خم سے قافلوں کے قافلے کارواں کے کارواں چاروں طرف پھیلے کوئی میل تک کوئی دو میل تک کوئی نصف میل تک جا چکا رسولؐ نے فرمایا بلال اونچی جگہ کھڑا ہو جا پھپھڑوں کی پوری قوت سے اعلان کر جہاں تیری آواز دم توڑنے لگے گی ہم نے ہوا کو پابند کر دیا ہے آواز پہنچا دے گی۔ (داد و تحسین) ہو سکتا ہے کہ آغا جی میں منبر چھوڑ دوں اور کوئی جاہل بکو اس کرے ہوا پر بندے کا حکم کیسے چلتا ہے لاقرآن منبر پر! یا مجھے جھوٹا کہہ کے منبر سے اتار یا اپنے حرامی شجرے پر مہر لگا کے جا، سورہ انبیاء ہے سلیمان بن داؤد کے بارے میں اللہ کہہ رہا ہے

ولسليمن الريح عاصفة تجرى بأمره ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کا پابند کر دیا تھا
اس کے امر سے چلتی تھی۔ (العظمة لله)

میں مولویوں سے پوچھتا ہوں سلیمانؑ کی ذات میں جادو کیا تھا؟ ایک
انگشتری تھی، انگٹھی میں طلسم تھا اور آؤ عزت حیدر کی قسم، چادر سیدہ زہراؑ
(سلام اللہ علیہا) کی قسم، پاکیزگی منبر کی قسم، عظمت داور کی قسم! جب میں
تفاسیر اہل بیتؑ کو پڑھتا ہوں کہ انگٹھی پہ تھا کیا؟ میرے مولا علیؑ فرماتے ہیں
مجھ علیؑ کا نام لکھا ہوا تھا (علیؑ حق) جن کے نام کی بدولت ہواؤں پر حکمرانی
ہوتی ہے تو اس علیؑ کا امیر یہ کہہ رہا ہے کہ بلال ہم نے ہوا کو پابند کر دیا اور آج
اذان میں ایک نیا جملہ شامل کر، کیا کیا؟ حی علی خیر العمل ”آؤ اس عمل
کی طرف جو خیر ہے“۔ یہ بھی کوئی دین نہیں ہوتا نقوی صاحب کہ یہ نئی بات
کہاں سے آئی؟ نئی باتیں تو رسولؐ نے بھی شامل کیں اور کسی نے پوچھنے کی
جرات نہیں کی کہ تیس سال تو یہ فقرہ نہیں تھا! اب میری مشکل آسان کرو،
بلا یا گیا ہے اس عمل کی طرف جو خیر ہے۔ عمل کو نسا دیا گیا؟ نماز دی گئی؟ روزہ؟
حج؟ زکوٰۃ؟ خمس؟ نہیں ناں علیؑ کی ولایت تو پھر دو باتیں میں انکار کرنے
والے کے باپ کی گردن پر بھی پاؤں رکھ کر منواؤں گا کہ غدیر غم سے فیصلہ ہو
گیا کہ ہر عمل سے اچھا عمل علیؑ کی ولایت ہے (علیؑ حق)

چونکہ ہر مثبت کا منفی ہوتا ہے دن کی ضد رات، علم کی ضد جہل، عدل کی ضد

جور، خیر کی ضد شر، تو جب اللہ نے ثابت کر دیا زبان رسالت سے علیؑ کی ولایت ہے خیر تو پھر جہاں یہ ولایت نہ ہو شر ہی شر (نعرے)۔ تو گویا یہ طے ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کرتا کم از کم علیؑ ولی اللہ پڑھنے والوں میں کسی کو اختلاف نہیں کہ وہ خیر علیؑ کی ولایت ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے بچے سے بوڑھے تک انتقال کر جاتا ہے تو ہمیں کہنا پڑتا ہے لا نعلم منه ألا خیراً

کہ پروردگار ہم اس سے سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتے۔ اب سب میری تسلی کے لئے بولو میں آیت کا ترجمہ کروں خیر کیا ہے؟ ”علیؑ کی ولایت“۔

ولو كنت أعلم الغيب لاستكثرت من الخير
اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا تو میں نے بہت سی علیؑ کی ولایت جمع کر لی
ہوتی چونکہ میں تو موقع پر کہہ دیتا یہ علیؑ کو مانے گا یہ نہیں مانے گا اور میں چپ
ہوں اور اگر میں ہر وقت غیب ظاہر کرتا رہوں تو پھر کثرت سے خیر ہی خیر علیؑ کی
ولایت نظر آئے۔ جس چیز کو تو نے میرے رسولؐ کا نقص سمجھا تھا وہ تو کمال
نکلا۔ (اللہ اکبر)۔

ایک اور آیت ہے جو اس سے بھی بظاہر خوفناک لگتی ہے، آیت ہے سورہ
انعام میں وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو۔ (۹۵) فرمایا اسی کے
پاس ہیں غیب کی کنجیاں لا يعلمها الا هو کوئی نہیں جانتا ان کنجیوں کے
بارے میں بس وہی۔ قرآنی جواب بعد میں دوں گا پہلے ناطق قرآن کا ایک قول

سنا دوں شیعہ کتاب سے نہیں برادران اہل سنت کی کتاب سے ایک جملہ سنانے لگا ہوں ابوصالح کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی آٹھ سو سال سے زیادہ عرصہ ہوا اس عالم کو گذرے ہوئے۔ ان کی کتاب ہے 'الدر المنظم' وہ لکھتے ہیں کہ ایک دن خطیب منبر سلونی نے منبر کوفہ سے اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا تھا

أيها الناس أنا الذي عندى مفاتيح الغيب لا يعلمها بعد الرسول الله إلا أنا فرمایا اور کوفہ والو! میں وہ علی ہوں کہ غیب کی کنجیوں کو بعد رسول کے سوائے میرے کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہیں۔ (نعرے)۔

آؤ ایک اور بات بتاتا چلوں، یہ شاہد بھائی میرے سامنے بیٹھے ہیں، چھ مرتبہ یہ میرے ہمراہ ہیں سفر زیارت پر، ایک دو مرتبہ نقوی صاحب میرے ہمراہ ہیں، اور بھی گواہیاں دلو اسکتا ہوں، شاہد بھائی یاد ہو گا آپ کو، بلکہ آپ کے کاروان کے درجنوں لوگوں کو نجف اشرف میں ہاتھ پکڑ پکڑ کے دکھایا کہ آؤ سارے گواہ ہو جاؤ، کیونکہ علیؑ کا کھا کے علیؑ کو بھونکنے والا ملا غنصفر کے خلاف کہتا ہے کہ غنصفر اپنی طرف سے گھڑ لیتا ہے، میں نے کہا آؤ آؤ اپنی آنکھوں دیکھی گواہی دینا، جو گئے ہو وہ یاد رکھ لو تا کہ ذہن میں آجائے، شرط لگانا چاہو پورا مجمع چلو، اگر نہ نکلے تمہارا آنے جانے کا خرچہ میرا اور وہیں میرا منہ کالا کر دینا اور مل جائے تو اپنا پنا کرایہ دے دینا مجھے، اور مجھے کچھ نہ دینا اپنے

عقیدے کو پکا کر لینا، وہاں میرے مولاء کائنات کا بڑا وسیع و عریض گنبد ہے
 پر جلال، پورے گنبد کی گولائی میں اور ضرت اقدس کے نیچوں پہ چاروں طرف
 ایک سنی عالم کا عربی قصیدہ لکھا ہوا ہے، واہ یا علیٰ تیری نوازش کے انداز پہ
 صدقے جاؤں، ایک غیر بھی علیٰ کی تعریف کر لے تو علیٰ کسی کا قرض رکھتا
 نہیں، اور کم از کم چار سو سال سے تو میں ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ موجود ہے،
 اس سے پیچھے کے بارے میں چونکہ مجھے تحقیق نہیں ہوئی اس لیے میں بات
 نہیں کرتا لیکن لکھے ہوئے اسے بھی کم و بیش آٹھ سو سال ہو چکے ہیں کیونکہ
 چھٹی صدی ہجری میں یہ قصیدہ لکھا گیا ایک دن ابن ابی الحدید معتزلی سنی عالم
 نے، پھر وہی بات کہتا ہے کہ میں کیا لینا ہے اس سے جو کہتا ہے میں شیعہ ہوں
 سنی عالم ہے، (یاد ہے شاہد بھائی شعر پڑھ پڑھ کے سنائے تھے؟) ہاں
 سامنے بیٹھے ہیں گواہی لے لو، وہ شروع ہی یہیں سے کر رہا ہے

والیہ فی یوم المعاد حسابنا وھو الملا ذلنا غذا والمفزع
 وہ کہتا ہے مجھے نہیں خبر کہ کس کا حساب قیامت کے دن اللہ نے لینا ہے۔
 میں اتنا جانتا ہوں کہ میرا حساب کتاب قیامت کے دن علیٰ نے لینا ہے (علیٰ
 حق)۔

والیہ فی یوم المعاد حسابنا
 وھو الملا ذلنا غذا والمفزع

قیامت کے دن میرا حاکم بھی وہی، میرا محاسب بھی وہی ہے۔ اور حساب سے ڈر کر میں نے جس کی پناہ لینا ہے میری پناہ بھی وہی ہے۔

اکرام بھی مجلسی جیسے عالم بعد میں گزرے، بحر العلوم جیسے بعد میں گزرے پانچ سو سے زیادہ میں علم کے ستونوں کے نام گنوا سکتا ہوں جو اس عالم کے بعد گزرے، کسی نے کیوں نہیں کہا کہ یہ غلط ہے، شرک ہو رہا ہے غلو ہو رہا ہے، آج کے علم کے زکام زدہ مینڈکوں جتنا علم بھی نہیں تھا ان کا؟ ہٹا دو یہ قصیدہ اور تقریباً اسی اشعار پر مبنی ہے یہ قصیدہ۔ میں سارا نہیں سنانا چاہتا کیونکہ سوزی بھی نہیں ہیں میرے ساتھ! ان میں ایک شعر یہ موجود ہے

لولا حدوثك قلت أنك جاعل الأرواح في الأشباح والمنتزع
وہ کہتا ہے یا علی! لوگ تیرے حدوث میں الجھے ہوئے ہیں کہ تو قدیم ہے
کہ حادث میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ کائنات کے ہر بدن میں روح ڈالنے والا بھی
تو ہے نکالنے والا بھی تو ہے۔ (نعرہ حیدری)

اور آگے کہتا ہے، یہ لکھا ہوا بھی اس سمت میں ہے جہاں قبلہ رخ علی کی
ضريح کے سامنے نماز پڑھی جائے تو سامنے نظر آتا ہے

لولا مماتك قلت أنك باسط الأرزاق تقدر في العطاء وتوسع
یا علی! زمانہ تیری موت و حیات کے مسئلے میں الجھا ہوا ہے میں تو یہ جانتا
ہوں رزق باٹنے والا تو نہیں ہے بلکہ تو جس کا چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے

جس کا چاہتا ہے رزق گھٹا دیتا ہے۔

اور آخری شعر نقوی صاحب جہاں اس نے قصیدہ ختم کیا ہے وہ کہتا ہے کہ
میں شیعہ نہیں ہوں، اور ان جیسے بد شیعوں کو دیکھ کر شاید بدکا ہوا ہے لیکن دیکھنا
ایک سنی عالم کو علی سے پیار کتنا ہے کتنا ڈوبا ہوا ہے علیؑ کی ذات میں

ورأيت دين الاعتزال و أننى

أهوى لأجلك كل من يتشيع

میں معتزلی ہوں لیکن جہاں مجھے کوئی شیعہ نظر آئے میں جھک جاتا ہوں
کہ اس کے دل میں تو رہتا ہوگا۔ (نعرہ حیدری)۔ ایک سنی عالم کو جس دل میں
علیؑ نظر آئے وہ جھک جاتا ہے اور تجھے جس نماز میں علیؑ نظر آئے۔۔۔

بات بھولی تو نہیں و عندہ مفاتيح الغيب لا يعلمها إلا هو اسی کے
پاس ہیں غیب کی کنجیاں جسے کوئی نہیں جانتا سوائے ہو کے۔ آواز بتاؤں
شا کر رضوی مجھے ذات واجب کی قسم، یہ تو جب تک والی نجف کی پاپوش کے
ذروں پہ سجدے نہ کئے جائیں یہ حقائق سینوں میں نہیں اتر سکتے۔ جب تک
بندہ اپنے آپ کو عالم، علامہ سمجھتا رہے اس وقت تک بہت بڑا جاہل رہتا ہے
جس دن پتہ چل جائے کہ علم کہاں بٹ رہا ہے اور بانٹنے والے کو جھکنا
آجائے تو اس وقت سے علم دروازے توڑ توڑ کر اندر گھسنا شروع ہو جاتا
ہے۔ ”ہو“ کی حقیقت آج تک بڑے بڑے علم کے چوہدریوں کو نہ ہو سکی

ہو..... ہو، وہ..... وہ..... وہ کیا ہوتا ہے؟ اسماء حسنہ کتنے ہیں؟ ۹۹، ہو کے عدد کتنے ہیں؟ ۱۱-۹۹ اور ۱۱۰، اعلیٰ کے عدد ۱۱۰ (علیٰ حق) ۹۹ ناموں میں ہو کے عدد شامل کرو تو علیٰ بنتا ہے۔ اور توحید منوانے کا نقوی صاحب لطف ہی اس وقت آتا ہے کہ ننانونے اسماء حسنہ اور ہوسمیت جس کی ذات میں ضم ہو جائیں وہ علیٰ جس جو جھک کر کہے

سبحان ربی الأعلیٰ وبحمدہ

یہ میں اکثر کہتا ہوں کہ نمک کے عدد اور علیٰ کے عدد برابر رکھے اللہ نے اسی لئے کہ جو اس کے ساتھ وفادار ہے اس نے کھا کے حلال کیا کیونکہ زمین کا رزق علیٰ کا ذاتی نہیں علیٰ کی زوجہ کا مہر ہے (اللہ اکبر) ویسے سمجھ تو سارے ہی گئے ہیں جواب تو مل چکا لیکن میں آیت کو مکمل پڑھنا چاہ رہا ہوں اگر آپ تھکے نہیں تو، فرمایا!

وعنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم مافي البر والبحرو
وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمت الارض ولا
رطب ولا يابس الا في كتاب مبين (۹۵)۔

”اللہ نے فرمایا غیب کی کنجیاں ”ہو“ کے پاس جو کچھ بروبحر میں ہے جانتا ہوں اگر کہیں روئے زمین پر پتہ گرتا ہے مجھے علم ہے اگر کہیں زمین کے اندھیروں میں دانہ دبا ہوا ہے میرے علم میں ہے۔ ہر خشک وتر اور یہ سارے کا

سارا ملا کے میں نے کتاب مبین میں رکھ دیا۔

اب اگر کتاب مبین سے مراد ہے قرآن تو علیٰ ہے وارث قرآن۔ جس کے ورثے میں کائنات کے سارے غیب بند ہیں وہ وارث کیسا ہوگا اور آؤ تفسیر صافی پڑھو تفسیر البرہان پڑھو اسی طرح شافی اور کافی پڑھو، جب تمہارے ساتویں امام سے پوچھا گیا کہ کونسی ہے کتاب مبین جس میں غیب کی کنجیاں ہیں جس میں بر و بحر کا علم ہے جس میں گرتے ہوئے پتے کا علم ہے ظلمت ارض میں دبے ہوئے دانے کا علم ہے جس میں ہر خشک ہے جس میں ہر تر ہے۔ میرے مولانا نے مسکرا کر فرمایا اللہ کی قسم یہاں کتاب مبین سے مراد امام مبینؑ ہے (نعرہ حیدری)۔

تو بس میں اب سمیٹ کر نتیجہ دوں تاکہ بات تشنہ نہ رہ جائے چھ حقیقتیں غیب کی میں نے ظاہری بتائی تھیں اور میں نے کہا تھیں باطنی بھی ہیں۔ آؤ ڈنکے کی چوٹ پر کہہ رہا ہوں کیوں پیٹھ پیچھے پھو کے فاتر مارتے ہوئے میدان میں آؤ، میں تفسیر بالرائے کرتا ہوں ناں بقول تمہارے؟ جھوٹ بولتا ہوں ناں؟ ککھ نہیں میرے پلے! مجھے تو قوم اپنا نمائندہ بنا کے تمہارے سامنے لانا چاہتی ہے، تم تو عید مناؤ، تمہیں تو خوشی منانی چاہئے کہ ایک تفسیر بالرائے کرنے والے کو تم میدان میں جھوٹا کر دو گے چھپ چھپ کر حجروں میں سازشیں کرتے ہو اور میدان میں نہیں آتے ہو معلوم ہوتا ہے مرض اُدھر

ہے ادھر نہیں، آؤ غضنفر کا چیلنج ہے شیعہ بیٹھے ہو یا سنی ایک ایک عالم تک میرا یہ پیغام پہنچائے جو رد کر دے گو نگا کر دے مجھے چونکہ گونگی ہو جائے وہ زبان جو چودہ کا حق و کالت ادا نہ کر سکے۔ آؤ جب غیب کو حقیقت کے ترازو میں غضنفر نے تولا، تولا ہو ر و الوتین حقیقتیں مجھے غیب نظر آئیں۔ پہلا حقیقی غیب ”اللہ“ جو اتنا غیب کہ ظاہر ہو سکتا ہی نہیں، دوسرا غیب آیتیں بڑی ہیں شاہد بھائی صرف ایک آیت پڑھ رہا ہوں، سورہ یونس سے ایک آیت پڑھ رہا ہوں فقل انما الغیب لله فانظر وانى معكم من المنتظرین

اللہ کہتا ہے میرے حبیب کہہ دو کہ غیب اللہ کے لئے ہے میں بھی انتظار کر رہا ہوں تم بھی انتظار کرو (العظمۃ اللہ) جو پہنچ گئے انہیں میں داد دیتا ہوں۔ جب قرآن کے وارثوں سے پوچھا یہ کونسا غیب ہے؟ فرمایا جس کا تعلق انتظار سے یعنی میرا بارہواں امام (عجل اللہ تعالیٰ و فرجہ الشریف) ہر امام نقوی صاحب ویسے تو اللہ کا مظہر کل ہوتا ہے، ہاں! ہر امام، میرے لفظ یاد رکھا کرو، پھر بعد میں خود تاویل میں نہ گھڑا کرو، ہر امام زیدی صاحب اللہ کا مظہر کل ہوتا ہے لیکن آغا جی ہر امام اللہ کی کسی نہ کسی صفت خاص کا مظہر ہے اور میرا بارہواں امام کس صفت خاص کا مظہر ہے؟ درود طوسیٰ میں سنتے ہو السلام علی صاحب دعوة النبوة والصلوة الحیدریة والعصمة الفاطمیة^{۱۶} والحلم الحسنية والشجاعة الحسینیة والعبادة السجادیة والمآثر

الباقریۃ والأثار الجعفریۃ والعلوم کاظمیۃ والحجج الرضویۃ
والجود التقویۃ النقاۃ النقیۃ والهیۃ العسکریۃ والغیۃ الالهیۃ

پہلا غیب ”اللہ“ دوسرا غیب قائم آل محمد (عجل اللہ تعالیٰ وفرجہ الشریف)
جو زمین پر اس کی غیبت کا مظہر اور آؤ میرا چیلنج ہے جاؤ علماء زمانہ تک نجف
اشرف کے حوزہ علمیہ تک کوئی رد پیش کر دے مجھے گولی سے اڑا دینا۔ تیسرا
غیب ”بتول“ اور اب یہ فیصلہ میں نے مومنین پہ چھوڑا یہ تین ہیں حقیقت
غیب، علیؑ کس کو نہیں جانتا (نعرہ حیدری)۔ آؤ جو آیت میں نے کل رات
پڑھی اس کا حقیقی ترجمہ اور حقیقی تفسیر دیکھو

عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ أحدًا إلا من ارتضیٰ من رسول
اللہ کہتا ہے عالم الغیب میں ہوں جو میرا غیب ہے میں اس غیب پر کسی کو
حاکم نہیں بناتا سوائے مرتضیٰ کے! باقیوں کو صرف غیب کہا بتول کو غیبہ میرا
غیب یعنی وہ پردہ جس میں میں اللہ چھپا ہوا ہوں۔ اب نتیجہ کیا نکلا ایک رب
جلیل غیب، ایک بتول غیب، ایک بتول کا گیارہواں بیٹا (عج) غیب۔ اب
کرو فیصلہ جو وہ غیب اللہ ہے اس نے اپنے گھر کا مالک علیؑ کو کر دیا جو دوسرا
غیب ہے وہ علیؑ کے گھر میں چکیاں پیٹتا ہے۔ اس سے بڑی غیب کی تفسیر ملنا
ممکن ہی نہیں۔

میں منبر پہ ہوں سلطان العلمائی کی دھج لے کے بیٹھا ہوا ہوں، میرے

قبلہ آجائیں میں منبر پہ بیٹھا رہا، کہو گے نہیں خون میں آلودگی ہے اس کے؟
 باپ کو دیکھ کے منبر سے نہیں اٹھا! میرا حق ہے کہ ادھر میرا باپ داخل ہو میں
 کھڑا ہو جاؤں اگر حلال زادہ ہوں

سر اٹھاؤ تیسرا غیب تیرا بارہواں امام (عجل اللہ تعالیٰ و فرجہ الشریف) او
 جس علیٰ کی پھٹی ہوئی نعلین کی چرچراہٹ سن کے غیب کانپ کے کھڑا
 ہو جائے وہ غیب نہیں جانتا۔ (نعرہ حیدری)۔

تمہارا احسن مودت دیکھتے ہوئے جملہ دینے لگا ہوں نقوی صاحب، وہ
 غیب، بتول غیب، بارہواں غیب! ایک غیب وہ ہے جو علیٰ میں چھپتا ہے، ایک
 غیب وہ ہے جو علیٰ کے گھر میں چھپا ہوا ہے، ایک غیب وہ ہے جو علیٰ کے بدلے
 کے انتظار میں چھپا ہوا ہے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر

اور جس کو ہم نے غیب سمجھا یہ تو تھی حقیقت غیب، جسے ہم نے غیب سمجھا
 ذات واجب کی قسم تم وقت دو مجھے موقع رکھو میں دلائل قاہرہ کا پہاڑ کھڑا
 کر دوں تمہارے سامنے کہ صبح ازل سے لے کر ۵۰ ہجری تک جتنے غیب
 زبانوں کے ذریعے بیان ہوتے رہے وہ سارے کے سارے ایک دن میں
 کر بلا کی دھرتی پر حسینؑ نے عملاً کر کے دکھا دیئے۔ ایک رات کی مہلت
 کیوں مانگی تھی امام حسینؑ نے؟ اس سے بڑی غیب کی تفسیر ملنا ممکن ہی نہیں
 وہ تو بی بی حضرت سیدہ زینب (صلوٰۃ اللہ علیہا) کے خطبے نے ثابت کیا جو کوفہ

میں پڑھا گیا کہ کوفہ کے جاہلو تم کیا سمجھتے ہو ہم نے جان بچانے کے لئے موت کو ٹالنے کے لئے مہلت مانگی تھی۔ ہم نے مہلت مانگی نہیں تھی

أمهلناكم ليلة واحدة للتوبة

بلکہ ہم نے تو توبہ کرنے کے لئے تمہیں ایک رات کی مہلت دی تھی (اللہ اکبر) اور فرمایا دیکھو جس کے انتظار میں تھے ہم وہ اس رات کے بعد میرے بھائی کے پاس آ گیا ہم تو حُر کے منتظر تھے اس سے بڑا غیب اور کیا ہوگا بس تصور کرو سر سے پاؤں تک کہنے کو حسینؑ ہے دیکھنے میں زخم ہے۔ (اللہ اکبر) میں جانتا ہوں کہ رونے والوں کے دل بڑے نازک ہوتے ہیں اسی لئے میں نے ہاتھ جوڑ دیئے کہ چوٹ لگے تو مجھے معاف کر دینا میرا خون رونے والا امامؑ کہتا ہے دنیا میں قتل کے جتنے طریقے رائج ہیں اب اس سے زیادہ کیا سناؤں تمہیں۔ فرمایا سارے کے سارے استعمال ہو گئے میرے مظلوم بابا پر، پردے میں دونوں پردہ دار میری گواہ خون روتے ہوئے بیمار کمر بلا کہہ رہا ہے میرا بابا تلواروں سے مارا گیا میرا بابا پتھروں سے مارا گیا میرا بابا نیزوں سے مارا گیا میرا بابا تیروں سے مارا گیا، میرا بابا لکڑیوں سے مارا گیا (اللہ اکبر)۔ نہیں ہے مجھے خبر کہ کون برداشت کرے گا میں اگر کتاب والے جملے پڑھ دوں یا یہ مرجائیں گے یا مجھے مار دیں گے۔ لہذا میں اشارے میں گزرنے کی کوشش کرتا ہوں ۲۸ رجب کی رات سے جب سے امام حسینؑ نے مدینہ چھوڑا

کسی نے تربت چھوڑ دی تھی کس نے؟ جس نے چکیاں پیس پیس کر پالا بتوں
نے مزار چھوڑ دی کر بلاء تک قافلے کے ساتھ بتوں پیدل چلتی رہی کبھی بیٹے
کی سواری کے ساتھ کبھی بیٹی کے حمل کے ساتھ (اللہ اکبر) میدانِ کر بلاء میں
تین موقعے ایسے آئے بتوں پیدل نہیں چلی بتوں کو دوڑنا پڑا۔ (اللہ اکبر)
ذوالجناح دوڑ رہا تھا ایک حرامی نے اکبرؑ کے باباؑ کے پہلو پر نیزہ مارا، حسینؑ
نے زین چھوڑی، لیکن پاؤں رکاب سے نہیں نکل سکا۔ مرتجز اپنی رفتار سے
دوڑ رہا تھا چشمِ فلک نے دیکھا ایک کالے کپڑے والی پردہ دار ہے جو دوڑ دوڑ
کر کہہ رہی ہے مرتجز میں نے حسینؑ کو چکیاں پیس پیس کر پالا ہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
الا لعنة الله على القوم الظالمين

سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی
کی زیر طبع کتب

مروءۃ مقطوعہ

معصومین کے علم غیب پہ خمسہ مجالسِ عزا

سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی
کی زیر طبع کتب

توحید